

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228566

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP-67-11-1-68-5,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

۹۵۵۷.۲۲۶۱

Accession No.

~~۹۵۵۷.۲۲۶۱~~ P1225

Author

لکھن نرائین شنیک

Title

سبا لوالغنام

This book should be returned on or before the date last marked below.

لَيْسَ الْإِنْسَانُ إِلَّا نَسِيحٌ

سلطنتِ مہاراجہ کے تفسیری افکار کارناسیو جی کو جنک فتوحات کے نقشہ

عنے:

بساط الغنائم

المعروف باسم تاریخی

نیپان مرشد

تصحیح و اہتمام

لوئی غلام علی صاحب گوہر مولف تنک محبوب پیریاض آصف وغیرہ

مطبع دار نظام المطابع طبع شد

نچر و نستینہ

تاریخ نزل کے دیباچہ میں ہم نے قلمی کتابوں کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا سال پورے طور سے قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پر سنجو بی ظاہر ہے۔ چنانچہ اسی تلاش کا ثمرہ یہ دوسری کتاب ہے۔

یہ ان اولوالعزم روساء مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنگوں ایک زمانہ میں دکن کے معاصر وہم پہلے ہونے کا فخر یہ دعویٰ تھا۔ چنانچہ مرہٹوں کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہیں۔ اور انکی جرات و بہادری کے فسانے ضرب المثل ہیں۔ ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہوگی کہ جس میں اس بہادر قوم کی شجاعت جو انہری تذکرہ نہوگا۔ مگر خال خال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات صراحت کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔

یہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اس میں اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور انکی شاخیں۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً ترقی کے حالات مقبوضہ قلعوں کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ قواعد اوج وغیرہ پوری پوری صحت کے ساتھ درج ہیں۔ اور ضمناً حیدرآباد دکن کے امرا اور دکن کے روساء کے واقعات بھی شامل ہیں۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس نمایان ہیں۔

اسکی ہی عبادت مثل تاریخ نزل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیبس

اور عام فہم جس کے سائنڈ سے عام معلومات کو وسعت اور سچرہ کو ترقی ہوگی
 اور پچھلے واقعات اور قدیم کارناموں کا فوٹو نظر آئیگا۔
 اسکا تاریخی نام مصنف نے بساط الغنایہ رکھا ہے جس کو ہم خیابان
 سے موسوم کرتے ہیں۔

ناظرین! اسکے دیکھنے سے مرہٹوں کے سلطنت کی وسعت اور انکی ریاست کے
 مدخل و مخارج کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ وہی مرہٹے ہیں جنکے زبردست ہاتوں سے ایک زمانہ میں سلاطین عبادل شہ
 و نظام شاہیہ سخت تنگ آگئے تھے۔ اور جن کا استیصال شہنشاہ عالمگیر جیسے
 فریس روزگار و مدبر زمانہ سے ہو سکتا تھا۔ آخر اس قوم نے استقدر عروج و
 رفعت حاصل کی تھی کہ آگے میں دار الخلافہ دہلی پر چڑھائی بھی کر دی۔
 افسوس ہے کہ آج وہ قوم جسکے عظمت و جبروت کے تقارے تمام ہندوستان
 گونج رہے تھے صفحہ ہستی سے معدوم ہے۔ فاغبر و یا اولی البصائر

دارالشفاء - حیدرآباد دکن

الہدیچہ ۲۲ ۱۳۰۷ھ

بندہ احقر

غلام صہرائی خان گوہر حیدرآبادی

معنون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فرما راجہ
 راجپشور راوہیادریستان وکنڈہ کے نام نامی سے
 اس اعانت و امداد کے شکر یہ میں معنون کرتے ہیں۔ جو
 راجہ صاحب معزز نے ہمارے ساتھ قلمی کتب کے
 تلاش و جستجو میں فرمائی ہے۔

گرتبول افتد ز ہے غر و شرف

بندہ احقر

غلام صمدانی خان گوہر حیدر آبادی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

P. G.

اللہ اللہ این فوج پید آمد بکوش میرساند مژدگان تازہ سرو

درین اوقات ہمایون واعیان مسرت مشحون کہ از شہور سنہ یکہزار و دو صد و
چہار و ہجرت مقدسہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ثلث حصہ سال منقضی گشتہ
لچہی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را کہ روشناس ارباب کمال است و
لیل و نهار در تسوید و تبیض اوراق حالات ہر ناحیہ و دیار مصروف۔ در خاطر گذشت
کہ نمودہ جی در احوال مرہٹہ تا کہ شریک غالب روسار دکن بلکہ کل رئیس اند پرودختہ
آید۔ و کار نامہ مصفا بہارت سادہ و شستہ در کیفیات نفس الامر می ساختہ گردد
تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد۔ از اینجا کہ این خیال از مدت پیرامون دل
میگشت شادمانی پر اوقت خوش شد و خورمی بر خویش بالید۔ آستین ترودہ بر ساعد
شکستہ و کمر ہمت بر میان جان بستہ۔ چون این نامہ بذکر غنیم است بہ بساط الغنائیم کہ
از سنہ تالیف خبر میدہد موسوم کردوم باللہ ولی التوفیق۔

مہتید سخن در تالیف کتاب بیان قوم مرہٹہ

بر سپاہ طرازان سررشتہ اخبار و روزنامہ پردازان و فاقتر لیل و نهار اظہر من الشمس

و امین من الامس کہ شیوہ تواریخ نویسی از شیوہ نامے عمدہ روزگار است و طریقت
 و قایع نگاری واقعی یغایت دشوار۔ چه مورخ امین مومن صادق القول گزیده سخن
 باشد و بامید نفع و خوف ضرر و تعصب ملت و رعایت طرف از جادہ صداقت کیشی پا
 فراتر گزاشته تا بویل و حق پوشی نگراید حسن معاملہ بہ قبیح بدل نہ نماید و رعایت تفصیل
 یکی بر دیگری منظورش نباشد و در اوقات اقبال تعبیر سخن تریبتی نہ کند و ہنگام اہوار
 بقصور و تفصیر نسبت نہ دہد و از صراط المستقیم راستی تجاوز نہ سازد و از نفس الامری و
 بیان واقعی نگذرد و تحقیق را تحقیق و داہی را داہی و اند و بنا بر جلب منفعت کار
 منہرا جہاری و خوشامد نفرماید۔ و بسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبا
 نشناسد **ابیات**۔ اہل ہنر گریہ شامی و رند ڈالی ہنران نیز بکار سے درند۔
 نے کہ ہی برود از طرف زود ڈو گرنہ ہد باد سراپد سرود ڈو قہقہہ زد و یکب بر فگار
 زاغ ڈو گر چہ ہی کام پریشان بیاغ ڈو زاغ بد و گفت کہ پرواز کن ڈو گر کرد از من
 بہری ناز کن ڈو ہیج کسی بہت زیبا و زشت ڈو کش نہ حکیم از پے کار سے سرشت ڈو زشت
 نہ پے مصلحت آراستہ ڈو مصلحت است اینکہ چنین خواستہ ڈو آرباب نظر
 میدانند کہ تواریخ نویسان اسلامی در تحریرات خود طرف ممانعت را بچہ تحقیق
 نی نگارند۔ و چہا کلمات نا طایم و الفاظ رکیک نسبت یا جانب بزبان قلم می آرند۔
 و از امور دنیا تعصب دینی را دخل میدہند۔ و ہنر را بر طاق بلند گزاشتہ عمیب
 می نمایند۔ و حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خدا صفا و خد ما کدر از خاطر محو
 میسازند۔ نعمت خان عالی غزلے طولانی در مواضعی گوید و بر راہ حق بودہ باطل را

نیز یہ خیال مولف کا غلطی پر مبنی ہے۔ خود مولف ان الفاظ کے کہنے سے آپ خود تعصب دینی کو دلہل میں
 پیش کرتے ہیں شاید مولف کو نظر سے موزن اسلام کو مستتر کہ نہیں گزری۔ در نہ یہ پیش قدمی نکر تا ۱۲ گوہر۔

نی جوید۔ ازان جملہ است این ابیات ابیات چون نیست بہرہ بیشتر از قیمت
و نصیب؛ و بر خلق رشک و شکوہ قسمت براسے چہ؛ و امیدوار کردن ارباب
احتیاج؛ و بروعدہ زیادہ زطاقت براسے چہ؛ و ہرگز نگویید از کس اگر راست و
گردوغ؛ و غیبت چہ نفع دارد و محنت براسے چہ؛ و در روز نگاہ سنجیدہ باید قیاس
نیست؛ و نادیدہ جنگ لاف شجاعت براسے چہ؛ و تالیف قلب اگر چہ بچرف
خوشامد است؛ لیکن فزون زرتبہ و حالت براسے چہ؛ و باور نشد اگر سخت کوشو
چہ پاک؛ و ہر جا قسم بغیر ضرورت براسے چہ؛ و بہر مصاحبت نہ بود قحط گفتگو۔
حرفی کزد است بیم مضرت براسے چہ؛ و دشمن یک سخن کہ درشت است کاغیت
و شنام و لغزہ وقت خشونت براسے چہ۔ کار نامہ نامے کہ مرہنہ نامہ در اقتدار خود کردہ
اند فارسی نویسان متقدمین و متاخرین یک قلم ترک دادہ و حمل بر استغراق و مبالغہ
می نمایند۔ و کسانیکہ بہ تحریر پرداختہ اند حرکات لغوی را با صفات مرقوم ساختہ اند۔
راقم سطور حالات این کردہ را کہ با قوام مختلفہ مشہر اند و تعداد از ہفتاد و متجاوز میگویند
از زبانہ انان و واقف حالان ہر قدر بہ تحقیقات رسید بہ تحریر می آرم و از امور عجیب
و غریب و معلومات دیگر مبنی گذرم و مبنی گذارم۔ مخفی نماند کہ در کیش ہنود اصول چارگونہ
قرار دادہ اند۔ و آن را چارچو ترن نامند۔ برہمن و چہتری۔ بیس و سودر۔ فرقہ اول
یعنی برہمن مخصوص است ہشش چیز خواندن بید و دیگر علوم در موزش و دیگران
و چاک کردن یعنی براسے دیوتہا نقد و جنس دادن و دیگران را بران داشتن
خیر دادن و خیر گرفتن۔ دومین یعنی چہتری کہ بہتری بدل شدہ ازان شش سہ
کند خواندن و چاک کردن خیر دادن و خدمت گاری برہمن و پاسبانی عالم و گرفتن
دست برد آن و نگاہبانی دین و تاوان گرفتن از بدکار و اندازہ آن نگاہ داشتن
و سزا خورد نمودن و زراعت و دوز و بجان سپر کردن و فیل و اسب و گاؤ و بندگان

خداوند متعال را بتیاری کردن و بجا آوردنش نمودن و ناخواستن از مردم و اعتبار نمودن نیکوکاران و مانند آن استیون که بس باشد نیز آن سه کار برهن کند لیکن پرستاری و کشاورزی و بازرگانی و کاردانی سر بازی - و از هنگام زیتن تا زمان سپین ده کار گفته آمد هر سه که شد چنانکه در این که سود راست جزئی که می هر سه سزاوار بود و پیشینه و پس خورده و آنها چو شد خورد و دیگر نگاری و زرگری و آهنگری و در و در و در و سود است نکند و مشهور است در دهن و غله خاص او باشد - پنجمین را برون از دین شماره دین مسلمان و ترسا وجود و نصرا و آنها را آنچه گویند - از آنجا که این تقسیم را مدتی سپری شد از امتزاج با هم شروع بر آوردند و هر کدام را در رسم پرستش تفاوت بسیار است - و هر یک را به نسبت جا و پیشه و بزرگی بزرگان شاخه بر شده و شماره آن از بیان بیدون - الفقه قوم مرهطه که عبارت از سکنه سرزمین مرهط است و این خطه در زمان حال بصورتی خسته بنیاد اورنگ آباد نامزد و قلعه دیوگیر یعنی دولت آباد از مصنف آن است مهتا و قسم از اقوام مرهطه معلوم گردید و سولک آن هم هست احاطه آن دشوار و هر یک در رسوم و عادت خویش متفردی باشد و در بعضی چیزها متحد - اگر چه در طعام خوردن شریک بندگان اما اجتناب از قرابت و مصاهرت دارند و در یک رکابی بجز بهجنس و قرابتی هم طعام نمی شوند - حال آنکه تحریر خصوصیات دیگر اینها و گذشته بتفصیل اسمهای اقوام ایشان پرداخته سخن را ایجاز میازم

اول بهوسله - دوم سرکے - سوم کهور پری - چهارم بجاری - پنجم ریکاری
 ششم پاٹن کر - هفتم موسی - هشتم بریکلی - نهم پاکر - دهم سیندی - یازدهم
 دیرگر - دوازدهم بیابے راؤ - سیزدهم کدم - چهاردهم جلبه رانی - پانزدهم
 سردکر شانزدهم باهرے - هفدهم پارتے - هیجدهم بهوزی - نوزدهم باکھر

ہشتم کہا رکی - بست ویکم کا یکوار - بست ددوم جادو - بست وسوم و برول کر بست
 چہارم رن دیوی - بست و پنجم اوی جاری - بست دہشتم بارکل - بست و ہفتم
 جا بے کر - بست و ہشتم کرمی نکر - بست و نہم سروے - سیم سد دس کر - سی ویکم
 مونتہ - سی و دوم سکی - سی وسوم کان نے - سی و چہارم بانک موزی - سی و
 پنجم کوجر - سی و ششم کولے کر - سی و ہفتم سور کر - سی و ہشتم گنگ - سی و نہم
 دلور - چہلم مانے - چہل ویکم انٹوے - چہل و دوم جہاوک - چہل وسوم راسے
 حاجی - چہل و چہارم چومان - چہل و پنجم وان موری - چہل و ششم پنوار - چہل و
 ہفتم کرک ولے - چہل و ہشتم کہان ویل کر - چہل و نہم رولے کر - پنجاہم سال
 کہی - پنجاہ ویکم وانگری - پنجاہ و دوم بہا بکر - پنجاہ وسوم موری - پنجاہ و
 چہارم بہیر راؤ - پنجاہ و پنجم باکمال - پنجاہ و ششم مان کر - پنجاہ و ہفتم سر سبھی
 پنجاہ و ہشتم بہاندول کر - پنجاہ و نہم ماندولی - شصتم دہوے - شصت ویکم
 کالے - شصت و دوم مادہو - شصت وسوم بنا کر - شصت و چہارم ہروی
 شصت و پنجم پنبلی - شصت و ششم سوتے - شصت و ہفتم لو کہدا - شصت و
 ہشتم پان دمار - شصت و نہم سولہی - ہفتاد و م بہاندیہ - آزا سجا کہ تشریح احوال
 بہ فریق و وجہ تسمیہ ہر کد ام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود و ہم کما مینوی
 بہ تحقیق نرسید فقط بر تخریر احوال بہوسلہ کہ ریاست ددان خاندان است -
 اکفایا میازم و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب اظہار معتبرین بقدر معلوم
 می پردازم -

بیان وجہ تسمیہ بہوسلہ و شروع احوال نسب او

پوشیدہ مانند کہ در وجہ تسمیہ بہوسلہ اختلاف است یعنی بہوسلہ و اکثرے کہوسلہ

و بنده بهوسره می گویند و وجه آن با همین دیگر بیان می نمایند آنرا که بهوسره می مانند
 چنین تقریری کنند که بهوسره زبان هندی یعنی زمین و سله یعنی خار و بیجان آمده
 سله مخفف سال است و این لفظ در نامهاست راجها اکثر می باشد چه سنجی و چه در
 و درجن سال و شتر و سال نام راجهای کوه است که بقوم باثرا مشهور است بهوسره
 و درجن و شتر و هر سه لفظ بزبان سنسکرت یعنی دشمن آمده و سله خار دشمن و
 موجب لقب باثرا اینکه باثرا یعنی استخوان است از نیاکان آن راجه نامها سخن
 حکم مرشد پرستش باثرا کرده صاحب ولد گردید بالجملة چون مقتداست بهوسره قرائن
 و صحرا نوردی و اعدا کشتی داشت نامش بهوسره گذاشتند یعنی فلش زمین و کشتی
 به کوه سله تقیر می نمایند معنی کوه سله بزبان عربی آشیانه کوچک می دانند برگزیده
 اینها بنا بر عشق زنکه ظاهر از غیر قوم بشهرت بخار باشد جائی مکانی مختص ساخته
 پیمان بتوسیت داشت به کوه سله مشهور شد و گرهی بهوسره نسبت می دهند
 تو جیبی عجیب بیان می کنند که بهوسره در هندی یعنی نسج است از آنجا که مشغول
 عشق زن در شب در روز بود هم قومش نسبت او بفرج داده از راه استهزا
 یا هم تنگ می کردند تا آنکه رفته رفته راه مصلحت موافق قاعده هندی مثل کوارن و
 کوالین تبدیل به لام یافته بهوسره شد و الله اعلم بحقیقت الحال هر دو وجه اول
 تاریخ نویسندگان نوشته اند وجه ثالث زبانی شخص ثقه واقف خاندان اینها
 شنیده بقید قلم آورده صاحب تاریخ باثرا لام را بر جبریدی لایسید که راجه بهوسره
 بهوسره از سله راجه بلکے چور است که سوسه و به انداز نیا کانش راجه سورین
 نام بنا بر وجهی از چور بدکن رفته چندسے موضع بهوسه علمه پرگنه کرکتل سرکار پندیا
 صوبه خجسته بنیاد سکونت گرفت و نسبت به آن موضع خود را بهوسره لقب
 ساخت انتهی کلام چون بوضع پیوست که نسبت بهوسره بر راجهای او دیور که

سمودیه اندمی رسد۔ وراجہائے اودیپور فوق جمیع راجہائے سرزمین راجپوتانہ
 انداز راجہائے دیگر برراجہائے کہ نور مسند راج می نشیند راجہ اودیپور قفقہ
 برائے اومی فرستد داد آن قفقہ افتخار راج بر پیشانی ادب می کشد داد اراقفقہ
 از خون آدمی می کشند۔ و لقب راجہ اودیپور رانا است و او نسب خود بنوشیروان
 عادل می رساند۔ اگرچه کیفیت اینها در دفتر سوم اکبر نامہ و دیگر تواریخ بہ تفصیل
 مرقوم است۔ و قلعہ سلطان علاء الدین و فتح چتور مشہور۔ اما الحال انجی
 بتازگی زبان باد و نشان صادق القول معلوم شد۔ نوشته می شود۔
 اودیپور سنگہ پسرے بنام پرتاب سنگہ بر راج گذاشت و از دام سنگہ
 و از وراج سنگہ و از دستکرام سنگہ از وجکت سنگہ و از پرتاب سنگہ
 دوم و از وراج سنگہ ثانی بر مسند راج یکے بعد دیگرے نشسته وفات یافت
 بعد راج سنگہ آڈسینہ پسر خود وجکت سنگہ مذکور تمکن گزید بعد چندے پسر
 راجہ امید سنگہ اورا در شکار گاہ گشت۔ پسرش براودیپور قابض ماند۔
 در تن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشته
 در کوہ پلیمیر نشو و نما یافتہ ہنگامہ آرائی استدعاے راج است زیادہ ازین تحقیقا
 شاخہائے شجرہ اینها و کار نامہ ہائے ہر کدام پر داخلین از مطلب باز می آرد۔
 برہمان قدر پسند نمود و چون بالاندکور شد کہ سمودیہ نسب خود بنوشیروان
 عادل می رسانند۔ شہمہ از احوال خاندان کسرے بنا بر شادابی کلام نوشتن
 درین مقام مناسب افتاد۔

احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آنها را اکاسرہ نیز گویند می آرند کہ

ایشان طبقه چهارم از بادشاهان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کبان
 بوده و اکثر ممالک با ایشان باج و خراج داده اند اول ایشان را نوشیر یا بیکان
 و آخر ایشان یزدجرد بن شهریار بود سبب و شش تن از ایشان در سده چهارم
 و سبب هفت سال بادشاهی کردند ظهور دولت ایشان در سده پنجم و هشت
 و سبب و یک از تاریخ آوم است و انقراض دولت ایشان در سده سی و یک هجری
 بوده مذکور اینها بشرح و بسط تمام در شاهنامه فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است
 این باب احوال نوشیروان بن قباد بن فیروز که ملقب به عادل است اجمالاً می
 پردازم. **نوشیروان** چنانکه آر بود عادل با ذل گواه عدالتش بهین بس که پیش
 آن زمان صلی الله علیه و سلم سبوت در زمانش شده او را عدالت یاد کرده و نیز
 فرمود که نوشیروان بنابر عدالت و حاتم طائی جهت سعادت با وصف بودن
 در کفر از حرارت آتش و وزخ محفوظ خواهند بود. الحاصل با کمال عدالت و
 نصفت چهل و هشت سال بادشاهی را نزد جمیع بلاد ترکستان و ماوراءالنهر
 و چین و مصر و یار عرب و اکثر بلاد هند وستان زیر فرمان خود آورد. و سلاطین
 روزگار فاشیه اطاعتش برودش کشیدند. در ابتدا سلطنت خود خوابی
 دید که خوک با او در یک کاسه شراب می نوشد. از تعبیر آن تعبیر خواست هیچکس
 زبان به تعبیر نکشاد. سوید موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر لگویی
 بقتل رسانم. سوید موبدان منادی داد که هر که تعبیر خواب کسری کند یک بذر
 زر سرخ از من گیرد. این خبر به بزرجمهر رسید و او در مرد پیش استاد خود
 درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک و انم. بشرطیکه مرا پیش کسری
 برند. سوید موبدان عرض نموده بزرجمهر را پیش کسری طلبید. بزرجمهر گفت
 در شبستان بادشاه غلامی است که با یک از اهل حرم نزد مباشرت می بازو

کسری همه زمان و کنیزگان را پیش بزرجمهر گذراند. مردی ظاهر نشد. آخر همه را
 بگفته بزرجمهر برهنه کردند. فرو - غلامی پدید آمد اندر میان و بیالاجوس و بچه
 کیان - گویند که پادشاه حاکم جاج مختلط نوشیروان هر دو را بقتل رساند. فردوسی
 طوسی این قصه را حواله به مادر نوش زادمی کند که دختر قیصر بود و بعضی موزین
 برآند که غلام پادشاه میر جاج مختلط بود. واضح آنست که کنیز که بود بعد ازین
 بزرجمهر را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاند و پایه او
 از سکنان مرتفع گرداند در عهد نوشیروان مزدک زندیق که دعوی نبوت کرده
 عالمی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نو دویشت هزار کس بودند بقتل رسید
 و در زمانش نوش زادمی را که از بلطن دختر قیصر بهم رسیده بود از دین مجوس
 برگشته بدین ترسایان گردید و بالشکر خود به هند وستان رفت و در آنجا سپاه گران
 جمع نمود و خواست که بایران رود. نوشیروان رام بر زمین را بالشکر عظیم بگ
 سپر فرستاد و نوش زادمی را از محاربه بقتل رسید و از دور هند وستان اولاد بماند
 میگویند که راناراجه او دیو پور از نژاد نوش زادمی است و در عهد نوشیروان خضاب
 موبهم رسید و ایضا در عهدش افسانه های سندی را بزبان فارسی ترجمه کردند.
 و خاقان چین نیز دختر کبیری داد و در جهاز و خت را سپه با سواران از جواهر آبدار
 ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم در ملک روم نمود و بالاخر در سنه شش هزار
 و یکصد و شصت و هشت هرگز آنکه از دختر خاقان بهم رسیده بود ولی عهد نموده
 خیمه بدر باقی زد چون در آئین مجوسان لاش میت را امانت در وحش ما
 میگذارند. می گویند قالب نوشیروان بدستور تا حال سالم است و خستکی در آن
 راه نیافتند ای بابا شیر عدل یا از حکمت حکما چین است - آمد من را حال از
 بن شهریار بن خسرو پردیز بن هرمن بن نوشیروان که آخر ملوک عجم است. اندرا

با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد. رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکراو
 بود بجنگ سعد و قاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه
 پانزده هجری مقتول شد. و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه
 سی و یک هجری منقرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد مدت سلطنت
 یزدجرد و هفده سال واکتشته نوشته اند که چون سعد و قاص با رستم فرخ زاد نبرد
 آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر رستم روداد و
 رستم فرسخ زاد بدست هلال بن علقمه کشته گردید. اگر چه فردوسی در شاهنامه
 گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاتل رستم هلال
 بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر
 گشتند و چندان سیم و زر و اتمشه و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب
 اندیشه در شمار آن عاجز است و بعد از آن جارجان که افسینه از امرایان
 عمده ایران بود شکست فاحش یافت و ز بهیر بن قیس جارجان را بکشت. و
 پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت سمعیبر
 علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد و قاص کوفه را بنا کرد و درین سال
 میمونه زوجه رسول خدا صلی الله علیه و سلم وفات یافت و در سنه هفده هجری
 بعد کشته شدن رستم فرخ زاد مداین مفتوح گشت و غنائیم آنقدر بدست
 اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متحیر است. گویند عرب طلبا را
 با نقره بمبادات بیع و شکر میکردند. و جنس غنائیم به مدینه آمد. حصه هر یک
 از اهل بدر پنجاه دینار رسید و حضرت فاروق بعباس بست و پنجاه دینار
 و دینار و هر یک از ازاواج رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضا درین سال بو موسی اشعری اهوراز
 را بهریر را تسخیر نمود و هر فرسین علم نزد جود را تسخیر نموده با دختر آنزد حضرت فاروق و یکدیگر تزویج فرمایا

امام حسین علیہ السلام داد و دستبرد گیرا در ابراهیم محمد بن ابی بکر ثغوب
 ساخت **ایات** بیابگویی که پرویز ازین زمانه چه خورد و خورد و پیرس
 که کسرے ز روز کاچه برد پاگر این نهاد خست این بدگیرے گذاشت و دراد
 گرفت حالک بدگیرے بسپرد - تا اینجا از تواریخ بختوید مسیبتا بناظر این
 اوراق محنت تحقیق بظهور میوند - صاحبان دین زردشتی در ضبط تواریخ و
 قید سنین و شگاہ تمام دارند - و مدار زندگانی آنها برد ریافت حالات سلف
 و احکام نجوم است و کتاب نامه اینها مانند کتب اهل هند اجباری از گذشتگان
 دوسه هزار ساله میکند - آورده اند که چون در دولت یزدجرد تفرقه روداد
 اولادش انتشار یافتند - از آنجمله سه دختر او آوارگی گزیدند - دختر متوسط
 مسمیه بشهر باکو در جباله نکاح حضرت امام حسین علیہ السلام آمد و بعد شهادت
 امام بهمان زمان از خیمه اهل بیت دو شادوشش ملایک بخلد برین رسید
 و صبیہ صغیره یزدجرد که بفارس بانونا مزد است از دستبر سواران عرب
 بدربسته در کوه چک چک که از نیردسی کرده فاصله دارد بمناجات الهی متواری
 گردید چنانچه تا حال زیارت گاہ پارسیان است و اهل اسلام آنرا نهادخانه
 عفت آب میگویند و در آنکوه مذکور نشین نامه مستوده مختصر ساخته اند -
 و صلحای اهل پارس بهنگام مجمع آنجا که در بهمن ماه قدیمی روز اشتاد ایرد
 که عبارت از تاریخ سبت و ششم شهر مذکور است - می شود در نشین مقام
 نموده بعبادت می گذرانند - می گویند - آب از کوه می تراود و هر روز بقدر
 نوشن و صرف دو کس مجاور آنجا که از پارسیان ندانم در آنجا حاضر میباشند
 می چکد - و هر گاه مردم زایرین که قریب به ده هزار مجتمع می شوند آب موافق کفان
 آنها می افزاید و بعد بشت روز بر اے سیرابی دار بست که از بهار نامه انگور

در دامنه کوه طارم مستطیل طرح داده اند و زیر سایه آن فرودگاه متفرقین
 است حسب طراوت آن ریزش می کند و هرگاه در آن مجسمه کسی محتمل
 یا حایض شد همان زمان آب از چکیدن می آید مجاوران ندای می کنند
 که هر که حایض یا محتمل باشد از کوه فرود آید - چون فرود آید باز بدستور آب
 تراهدین گیرد اینست از عجایب آب آنجا - دختر سیومین نیر و جرد که آنرا مهین
 بانو گویند و بنوعی پارسسیان منقود الخیر است و کتب سهندوان بوردان در
 سهند گواهی میدهد و از نسلش قوم مسودیہ دانند - از اینجا دریافت شد که دختر
 و دین نیر و جرد چگونه به محمد بن ابی بکر رسید - شاید نیر و جرد چهار دختر
 داشته باشد که پارسسیان را بر آن علم نیست - یا سهندوان را بر و رود دخترش
 اطلاع کماهی نبوده - یا اهل اسلام دختر اجنبی را بمخالطه نسبت به نیر و جرد
 می دهند - بهر حال قوم مسودیہ از اولاد نونش زاد سپر نوشیروان یا از
 اخلاف صبیبه نیر و جرد بنیره آن است الحال به ترجمه کتب مرهٹی که در ملک
 پونه قلمی شده و نام محرریافته نمی شود و ایماے ازان در تواریخ ماثر اصفی
 نموده ام میگرایم - از تغیر و تبدیل کارنداشته بے کم و کاست ترجمه می نمایم

شروع احوال مرهٹہ از تاریخ مرهٹی که نام مولف و سنہ

تالیف ازان پیدا نیست

راویان روایت اسماء عالم و حاکیان حکایت اخبار بنی آدم که چهره شاہد
 مقال شان از خال و خط مبالغه و فضول مواسست و از گلگونہ صداقت و تحقیق
 جلوہ افروز و رونق افزا چنین آورده اند - که راجارانا بهیم از اخلاف مسودیہ

او دیور مصافح صوبه اجیر بود فرمگشت و ثروتش انصاف داشت بکمال اخلاق
 ستوده و ناموری علم اشتهاری افزاشت در شبستان دولتش و دینش و قبال و با
 تابانی و دو اختر اجلال را در خشتانی بود. و در کبیرش با هم رام سنگه رویشناس جهان
 و خلف صغیرش از نام باکبه سنگه مشهور زمان فرود. دو بهرود و پنجو و دو بهرود از
 بدیدن هر دو چون بادام توام؛ هر گاه بهیم سنگه آجهانی شد رام سنگه را نظر بکالی
 قشقه راج کشیده بر مسند نشاندند. باکبه سنگه کلمه ای که الا ما کنزل من السماء
 نظر بطینت شتری که اطاعت حبلت آن نیست شکی غیر مزاج بود بمقتضای این
 معنی که ده درویش در گلیمی نسیند و دو بادشاه در قلیبی نگنجد متابعت برادر
 ناگوار دیده روزی بتقریب لشکر برآمده بدر زد و جانب دکن شتافته متصل
 در یای زردار سیده توسل ابی موهن مرزبان آبخاگزید. و چون علو نسب
 و سمو حسب او حاجت اظهارنداشت بکمال احترام و تقرب متاز گردید. تا
 آنکه در حیات راجه مختار مالک در راتق و فائق مہات او گشت و قسی
 بتنظیم و تنسیق ملک پرداخت. و معندان و متمدان را مغلوب و منکوب
 ساخت. که به باکبه سنگه بهوسله مشهور گردید. چه بهو مینبی زمین و سله یعنی خلش
 است. بعد وفات ابی موهن تاجوان شدن پسرش تشیت امور ریاست نمود
 و هر گاه وارث ملک لیاقت ملک را نی بهرساند. بمقتضای کلمه ذاتی و حق
 شناسی تسلیم راج با و کرده پہلو تپی نمود و از آنجا کیفیت کرده وارد دیول گالون
 گشته سکونت گزید. و بجهت طے مسافت زندگانی مشغله گشت و کار مزد و عیالت
 که بعقیده ہنود بہتر ازین روزی حلال نیست اختیار نموده چه ضرب المثل
 ہند است **۵** او تم کہیتی مدہسم بان؛ کشت جاگری بہیکہ ندان۔
 یعنی افضل ترین معاش زراعت است و متوسط تجارت و بدترین پیشہ نوکری

کہ ہمیشہ گدائی می باشد۔ آورده اند کہ وجہ برآمدن باکہہ سنگہہ از دیار خود توسل
 بابی موہن و بعد ازان توطن در دیول گانون بنا بر عشق دختر بخارے بود از اسجا
 کہ عشق پنجه در دامن حالش زده گریانش کشید۔ دختر را بے عقدہ و اخل حرم
 ساخت۔ و از خویش و بیگانہ واپرداختہ اسیر دام زلفت گردید۔ ہر کجا
 سلطان عشق آمد مانند قوت بازوئے تقوی را محل پک دامن چون زید بیچارہ
 تا گریبان اوقادہ در دجل۔ از بسکہ با عنبر کفو بلکہ فروترین قوم نزد توصل باخت
 مطعون ہم قومان و اقارب گردید ناچار چنڈے اورا در ہنہا سخانہ داشت۔ بعد
 از آنکہ دختر مذکور حاملہ شد۔ بیرون شہر در مزرعہ از نظر مردم خویش و تبار
 پنهان نگاہ داشت۔ و کلبہ مختصرے کہ آنرا کہوسلہ یعنی آشیانہ کوچک تعبیر کردند
 ترتیب داد۔ آنکہ لقب کہوسلہ شد۔ چون صاحب ولد گردید و طشت رسوائی از
 بام افتاد۔ بنا بر کد خدا ساختن او در ہم قومان متامل گردیدہ نظر بہ محبت زنکہ و غیرت
 مزاج و خوف طعن و تشنیع ہمجنسان با بدخولہ و لوہنال جانب دکن رہگرا گشتہ۔
 توسل بابی موہن حبت و آن ولد را در قوم مرہٹہ منسوب ساخت زیرا کہ راجپوتان
 صحیح النسب نہ پذیرفتند۔ ناچار بغیر قوم کتھا نمود۔ و بطویل محبت زن خود را نیز
 از کیش ابا و اجداد فروتر نشانید۔ عاشقی چیت بجان بندہ جانان بودن
 دل بدست دگرے دادن و حمیران بودن پڑ سوے زلفش نگہے کردن و ریش
 دیدن پڑ گاہ کافر شدن و گاہ مسلمان بودن۔ این ماجرا را خانی خان در تاریخ
 خود بطور قبیح بیان کردہ چنانچہ نقلے ازان در ماثر آصفی آورده ام و اینجا حسب
 ترجمہ ہندی گذارش رفت نوجہ انقطع از ابی موہن و ورود در دیول گانون
 چنین گویند کہ چون پسر ابی موہن بحد بلوغ رسیدہ شعور بہرساند اکثر گاہ باتفاق
 پسر باکہہ سنگہہ بیرون کار میرفت۔ وقتے چو پے خوش رنگ مصفا جہت شہر عارت

از جنگل آورده بودند و پسرانی موهن با حاضران تماشا می کرد - در شناخت
 آن چوب عاجز ماندند - و ندانستند که از کدام درخت است - ناگهان بزبان پسر
 ابی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه با که سنگه به نیکو وجه خواهد شناخت
 چون او از شکم خسته بخار بود - این سخن بد گذشت - در دل داشته بعد دو سه روز
 بمعلوم از آنجا بر آمد راه دیول گانون گرفتند و بعد فوت با که سنگه به کشتکار
 پرداختند - الحاصل پسر اول به بابوچی و دوین را به بنوچی موسوم ساختند
 از صلب بابوچی که پیوند بر همه دارد و پسر بوجو آمدند که شهابی و دوم
 شرفاچی - و از بنوچی هشت پسر با اسم کهلوجی و بناچی و غیره متولد شدند و آنها را
 عالمگیر بادشاه بنابر جریمه در تخت کشید - و بابوچی بهوسله و بنوچی بهوسله هر دو
 برادر بنابر مناقشه زمینداری ترک دیول گانون گفتند مع آل و عیال در موضع
 دیونده متصل دولت آباد آمده بزراعت مشغول شدند - و بهانجا رنگ تون
 رنجینند و خود را برای گذر معاش در قصبه سنده که پیر پیش لکهوچی جادو را
 و سیکه سرکار دولت آباد که از پیشگاه نظام شاه منصبی و سرکردگی دو از ده
 هزار سوار داشت رفتند - و بصیفه بارگیری نوکر شدند - از آنجا که فرزندش
 بودند و سواری اسب متعذر بود - به نگاهبانی دیوڑهی تعیین گشتند - چون شهابی
 پسر بابوچی طفلی وجه زیبارو بود و آثار نیک سخی از جیش لمعانی داشت - روزی
 جادو در آن روز نعلی جشن هولی صبیح خود را که حسین بود بر زنان نشانیده و بر
 زنان دیگر شهابی را گرفت در حالت مستی شراب از راه شفقت بزبان
 آورد که چه باشد فها بین هر دو عقد مناکحت بسته گردد - تا اولاد حسین تشکیل بوجود
 آید - همین که این سخن از زبان جادو بر آمد - بابوچی حضار مجلس را با اشاره گواه گرفت
 و گفت که از امر و ز اقتران این دو کوکب متحقق گردید - جادو در آن - بجواب خست

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد تمام مجلس نشاط
 جا دورای به مجلس رفت و شهابی را که همیشه با خود میداشت همان روزها سجاگذاشته
 صبیبه را با خود همراه برد. مستورات خانه او برین ماجرا مطلع شده بشورش آمدند که
 این فرومایگان خانمان آواره را چه در سرافتاده که از ما وصلت می جویند خود برای
 شکم پروری از وطن سرگردان آمده در بدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این ما
 ظاهر است. آری **مصراع** غوک لب جوے هم دماغی دارو۔ لعل را
 با خیزف چه نسبت و زال را پیش گوهر چه عزت **فردو**۔ اے شیشه مزین لاف
 نزاکت امروز با انصاف کن آخر که بهمان سنگ نئ۔ جا دورای جواب داد که
 سرسری بر زبان من حرفی گذشت هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام۔ حالا
 اینها را بر طرف می کنم از همچنین کلمات مستورات را تسلی ساخت و روز دوم برادرت
 قدمیه شریک طعام خود نکرده خوردنی پیش ایشان فرستاد۔ آنها آن خوردنی را
 واپس داده گفتند که انشاء الله تعالی این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد
 جا دورای ازین سخن بر آشفتہ بعد سراغ از طعام در دیوانخانه برآمده محاسب را طلب
 داشته حساب سخاوه هر دو برادر نموده بر طرف ساخت۔ و وقت رخصت گفت که
 شما را با من هیچ قرابت نیست۔ و من سرسری بشما گفته بودم۔ رسمیات قوم خود نداده
 ام۔ خواه میخواه گلگوگیر شدن خوب نیست۔ معلوم شد بد معامله و مقبول هستید۔ اولی
 اینست که شما مو قبائل از اینجار حنت خود بردارید۔ و هر جا که دانید بروید بدون ^{غمان} دین
 آبادی نامناسب۔ آنها اجمال و اثقال بار کرده بهما نوقت مکان قدیم خود یعنی دیول
 گانون رفته قیام گرفتند۔ و بدستور ماضی دوسه سال بکشت و کار پرداختند۔ هر روز
 پرستش سدا شیو یعنی جهاد یو که بتی است بزرگ ترین بت نام دین هینود۔ مظهر
 نامه میداند۔ لصدق نیست و خلوص اعتقاد میگردند و تا که از عبادت او فرائضی حاصل

منکر و ندای طعنه بیان می گذاشتند. و بروز کایاوسی و غیره ایام صیام روزه می داشتند
 تا آنکه از تاثیر اعتقاد ایشان غنچه مراد شگفتن گرفت **س** می ستانند اعتقاد آخر زاد
 دل ز سنگ و بر همین مقصود خود را می کند حال ز سنگ. شب از شبهای چهاردهم
 ماه که آن ماه بزبان مهند ماکه گویند بطریق معهود آن هر دو مزایع در مزرعه خود طاری
 که جهت نگاهبانی زراعت تعبیری سازند نشسته بودند. بنوحی رانی جمله غنودگی باوجها
 را چشم بیداری بود که یکایک پنجه دستی باز یورود دست برنخن مرصع بکمال روشنی و سوز
 از سوراخ زمین بلند گردید و بر سر باوجی سائبان گردید. باوجی این را از خیالات
 تصور کرده بنوحی را بیدار ساخت چون باوجی سزنجواب گذاشت سری دیوی حیو
 که بزبان مندی قدرت کامله از دی را گویند شکل بصورت زنی سفید پوش
 مجلسی بزور مانع بقیمت در آنجا نمودار شده نداد و داد که من معبود تو ام و از پرستش
 تو نیایت مخلوط و مسرور گشته ام. و مهربان بر شما شده می فرمایم که همین جا بر
 زمین گنجینه عظیمی مدفون است و بر آن مارے موکل تو سجده نموده. این زمین را چتر
 کن. و آن گنجینه بردارد و ماتر اراج سبت و هفت پشت بخشیدم از کس اندیشه
 و وسواس کن هر اراده که در دل تو جا خواهد گرفت باخجام خواهد رسید. باوجی
 و بنوحی بعد بیدارے شکریه این عطیه عظمی بجا آورده زمین را کنده هفت کلاه
 آهنی پرا از زیر آوردند. و در پرده شب همه را بر عرابه نابار کرده بخانه بردند و در
 عقب خانه میان مفاکے که بر اے داشتن عکمی باشد دفن کردند و آهسته آهسته
 همه کار ملے زراعت را یکطرف داشته و طبعی نمودند و بعد چندے در عقبه
 چهار کوئده آمده از سیونانایک نامی مباحن که دولت بسیار داشت و از سابق
 تقاروف بود. همه احوال خود را بے کم و کاست بیان کرده استمداد خواستند او
 انگشت قبول بر دیده نهاد و کریم نمود و گفت که هر گاه حق تعالی راج که است کند.

از ما چه مراعات خواهند کرد - گفتند فوطه داری یعنی خزینیه داری ملک مسخره از آن
تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد - این خدمت عظمی متعلق یکسان
تو خواهد ماند و بر این اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند - هاجن مذکور سببا
ضروری از سواری و پارچه برائے آنها مهیا کرده بخردی هزار راس اسب تیز و قوی
هیکل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده بجهت
بهم رساندن آنها از بنا لکر - ساکن بیل تن کر که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه تهر
داشت و کیل فرستاده در خواست موصلت کردند - و بعد قول و قسم مضبوط
ملاقات کرده مافی اهنیمه پیمان نموده و هزار سوار از دادم خواستند و قبول نموده
همراه داد با بوجی کتفین بار نموده و بنوجی را بر جا بگناه خود گذاشته مع جمعیت خود
و تعییناتی که مجموع سه هزار باشد - جریده اسب قبیله گهاط سماویت عبور کرده دریا
گنگ را از راه نیوسا گذرانده متصل ایوره فرود آمده شبی چند خاک را فوج کرده
در مسجد روضه منوره که نزدیک دولت آباد پای تخت نظام شاه است انداخت
و عرض داشته باسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوے خاک مرده بسته گذاشت که
لکھوجی مخاطب جادو راعے و سیکه در ایام هولی رو برو مجمع عظیم دختر خود را با پسرین
منسوب ساخته از مشورت نسوان برگزیده است و ما را از نوکری بر طرف نموده
اخراج دیار کرد بنا بر آن استمداد بنا لکر خواسته درینجا جهت استغاثه آمده ایم - و
باین جرات میادرت نمودیم امید داریم که برحق خود فایز شویم - عرضی به مضمون
مرقوم صدر گذاشته مراجعت بقصبه بیل تن کر نمود - چون علی الصباح آن
مجاوران و خادمان در گناه برین ماجرا واقف یافته خاک کشته را مع عرضی بنظر
نظام شاه گذرانیدند - نظام شاه مطلع شده جادو راعے را طلب داشته تهدید کرد
که این حرکت بنا بر امر بیل تنسخت نیست - باید که دختر خود را موافق اقرار با پسرین لکھوجی

کہ خدا بایں ساخت - و بدلا سار او پر داخته پنج قندہ و فساد بایں کند - جادو رائے عرض
 کرد کہ اگر جان بخشی فرمائید التماسے دارم - نظام شاہ فرمود کہ آمان بخشیدم آنچه باشد
 گذارش نماید - معروضداشت کہ بارشاد والا جیجانی نام دختر خور با پسر باوجی کہ تھا
 میکنم - لیکن امید وارم کہ از راه بندہ نوازی باوجی و بنوجی حضور طلب شد منصب
 و سوار سرفراز شوند - التماسش بدرجہ اجابت مقرون شد - جادو رائے رامو رو
 آفرین و تحسین نموده مردم راست کردار باقول نامہ مضبوط فرستادہ باوجی و بنوجی
 رامو شاہی پسر باوجی بہ دولت آباد طلب داشتہ جادو رائے استقبال رفتہ
 جلاز مستہ نظام شاہ رساند - شاہ از دیدار شاہی کہ بسیار حسین بود مخلوط و
 منصب گشتہ از خلعت و شمشیر و فیل سرفراز نموده منصب و جاگیر لائق نواخت و
 حکم کرد کہ جادو رائے قبایل خود را طلبیدہ در دولت آباد حضور خداوندی شادی
 کہ خدائی ہر دو نہال نوحیر نماید شاہ الیہ حسب الامر قبایل را در آنجا آوردہ جشن
 شادی را با انصرام رسانید و جہاز بقدر استداد دادہ رخصت کرد و کوجا ہی تا یک
 بائس بل نامی کارکن را برائے خبر گیری و خیر ہماہ داد کہ ہمہ وجوہ خبر گیری ان باشد
 باوجی رفتہ رفتہ ہمہ قبایل خود را بدولت آباد آوردہ سکونت گرفت چون زمانہ
 اقبال و ستگیری کرد - او میگویند کہ از آغاز اقبال مدار الملہام خانہ او بود - مختار
 محمات غطیر گشت - خزائن غیب را از بطن زمین بر آوردہ خیرتہ اوحسان
 آغاز نمود - ویر کوہی کہ مکان شنبہو نہا دیوست تالابے ساخت و جا بجا بتخانہ
 بنیاد نہادہ باغ و تالاب و چاہ تعمیر کردہ نیکنامی اندوخت تا آنکہ باوجی و بنوجی
 پیمانہ ہستی پر شد - و زمانہ بکام شاہی گردید و اورا از بطن جیجانی پسرے تولد
 گشت نامش سنبہاجی گذاشتند و در ہمان زمان نظام شاہ شتقار گردید
 و از دو و پسر خور دو سال وارث تاج و نگین ماندند - بلکہ زمان یعنی والدہ اطفال

تربیت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمه افتاد - براسے کارروائی نکاش آدم
 فہمیدہ فرمود - سا باجی انتہ نامی زنا ردار کہ از قدیم کارکن دیوڑھی بود تعریف
 لیاقت شاہجی کردہ بر دیوڑھی حاضر ساخت و نظر بیرون و پیشانی و تائید بخت یکم
 شاہجی را بجلعت دیوان نواخت - شاہجی شاہزادگان را بر زانو نشاندہ امور
 سلطنت سرانجام میداد ہمہ ارکان دولت مجرا بجای آوردند - و شاہجی از طرف
 شاہزادگان دست بسر می شد - جادو و اسے خسر شاہجی را خارجہ در دل خلیدہ
 و دست نگر داد شدن غیرت نہ پسندید - چون انجا ہمہ ما از حسن سلوک شاہجی
 راضی و متفق بودند و بیگم رامیلان طبعی بآن جانب بود - نیش زنی جادو و اسے
 در حق شاہجی فایدہ نہ کرد - بنا بران و کیلے کجنور پادشاہ وہلی مخفی فرستادہ
 استمداد خواست - و از بیتگاہ خلافت میر حبلہ با شصت ہزار سوار تعین شد
 جادو و اسے بعضے سرداران را با خود یکدل ساخته تا کنار دریائے نریدہ استقبالی
 فوج بادشاہی نمود - و ملازمت میر حبلہ حاصل کرد چون پردہ این راز بر افتاد
 و بر شاہجی متحقق گردید کہ این نایرہ بلا از خانہ ملید شد - شاہجی ہر دو شاہزادہ را
 مع مادرش قلعہ ماہولی بردہ متخص گشت و با استحکام قلعہ جات دیکر مثل
 کلیانی و بہیری وغیرہ پرداخت - جادو و اسے جمعیت بادشاہی را رفیق کردہ
 قلعہ ماہولی محاصرہ نمود - و چون مدت شش ماہ منقضی شد - ذخیرہ قلعہ
 کمی پذیرفت - شاہجی با بادشاہ بیجا پور پنهانی ساخته بر احوال خود اطلاع داد
 کہ این بلا از سبب خسر من بر دولت نظام شاہیہ برخاستہ است - و جادو و اسے
 مصدر این ہمہ فساد گشتہ - اگر مارا پناہ دهند و از منصب و جاگیر نوازند ما بکویت
 خود حاضر زندگی می شویم و این بلا ازین خاندان دور می شود - بادشاہ بیجا پور
 معرفت مرا راجد یو کہ دیوان او بود قول نامہ فرستادہ مطلقن کردانید - شاہجی

با جمعیت پنجنار سوار معہ قبائل و سہنہاجی پسر خود وقت سہ تلعہ ماہولی آریہ
 و بر مورچال جادو رائے زد و خورد کردہ راہ بیجا پور گرفت۔ دران وقت زوجہ اش
 حمل مہفت ماہ داشت تاب سواری اسپ نیاوردہ سہ چہار کردہ مسافرتی
 کردہ بی طاقت شد۔ شاہجی از اطلاع این احوال صد سوار تعین نمودہ ہماگجا گذشت
 و گفت جادو رائے پدرتو از عقب جی آید۔ توقف من درینجا صلاح ندارد ترا کہ
 دخترش سستی باک نیست۔ این بگفت و روان شد۔ جادو رائے میر حملہ را از فرار
 شاہجی آگاہ نمود۔ مہتاب ماروشن ساختہ بتقا قب شتافت کہ جیانی دختر
 خود را در راہ یافت۔ پانصد سوار گماشت کہ اورا محفوظ در قلعہ سویری متعلقہ
 نظام شاہی کہ در قبضہ شاہجی بود رسانند۔ زوجہ شاہجی در آن قلعہ رفتہ
 مقیم گردید۔ و چون دران قلعہ بہوانی با سم سیوانی جلوہ افروز پرستش بود عہادت
 دوام آن التزام گرفت۔ و نیت کرد کہ ہر گاہ پسر تولد شود۔ بنام ہمین بہوانی
 موسوم سازد۔

ولادت سیوا جی بہوسلہ

چون میعاد تولد منقضی گردید تاریخ پنجمی سودی گیا کہ ماہ مہندی روز دو شنبہ
 یکیزار و پانصد و چیل و نہ ساکی سالباہن مولودی اقبال مند متولد شد۔ وقت
 قرار سیوا جی نام گذاشتند۔ آدم براحوال شاہجی۔ جادو رائے تا احمد نگر جلوریز
 تعاقب شدہ تا کام برگشت۔ و شاہجی بہ بیجا پور رسیدہ ملازمت سلطان سکندر
 والی بیجا پور دریافت۔ مرار جگدیو مدار کار آنجا با کرام پیش آمدہ از پیشگاہ
 خلافت بخلعت و اسپ و شمشیر و فیل سرفراز کنانیدہ کرناٹک بیجا گیرش
 تخواہ نمود۔ و برائے نگاہداشت دو از دہ ہزار سوار حکم کرد۔ چون مواد فساد از

رفتن شاهجهی است - افواج بادشاهی از محاصره قلعه ماهولی برخاسته
 مراجعت شاهجهی آباد نمود - سا باجی اننت بیگم و شاهزاده مارا از قلعه ماهولی
 بر آورده در دولت آباد رساند - و برای سرانجام کار سلطنت ملک غنبر نام چشمی
 که تازه وارد در دو کانی فرود آمده بود - آثار نیکبختی ملاحظه کرده تجویز نمود و او را
 بر پاگی نشانیه بخانه خود آورده قسم دهم مضبوط گرفته بملازمت شاهزاده ناد بیگم
 رسانیده خلعت مدار المهای دانیه ملک غنبر انتظام ملک و سپاه قرار واقعی
 داد تا آنکه میر حبله باز بهم دکن مامور شد با او نیز ملازمت و زخم با برداشت و
 افواج بادشاهی را تا نزد انهرمیت داده مراجعت مدار المقر خود یعنی دولت آباد
 نمود و مهم بیجا پور پیش نهاد بهت کرده تا موضع مها سور که مکان شنبه و بهادری است
 جمعیت شصت هزار سوار تاخت آور و از آن طرف مرار حبله یو و شاهجهی و شتره خان
 و غیر هم سرداران جمعیت هشتاد هزار سوار برای مقابله بر آمدند ملک غنبر از استیجا
 روگردان شده تا موضع پوره گانون و تلی گانون عنان باز کشید و چون دریای بهیرا
 طغیانی داشت بر کنار آن ایستاده التجا بجناب پروردگار آورده درخواست پایاب
 نمود - یعنی قاهر مطلق در بایک مذکور از طغیانی فرود نشست و لشکر ملک غنبر تمام
 با آب غمر کرد - چون بگی جمعیتش آن طرف آب گردید در بایک دستور سابق موج زن
 طغیانی نشد - در آن افواج بیجا پور که متعاقب ملک غنبر پاشنه کوب می آمدند -
 بر کنار در بایک رسیده اینجالت مشاهده کرد که ملک غنبر همین ساعت عبور نمود و الحال
 در بایک طغیانی است متعجب شده آدم پیش ملک غنبر فرستاده پیغام کردند که
 فضل آبی شامل حال شما است و خرق عادت شما در بایک هم مصالحت و انند -
 ملک غنبر آن طرف کنار در بایک استاده از دور دست بسر همه باشد و سخنان چاپلوسی
 گفته بد دولت آباد آمد - سرداران بیجا پور متقبل سوائی تلی گانون نزدیک احمد نگر آمده

خمیه زدند و مرارجدیو و شاهجی مراجبت کرده به بیجا پور خریدند۔ ملک عمر این خبر
 دریافت از دولت آباد شکیبگیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالای شکست که از سل
 آن تمام لشکر غرق و رطه هلاکت گردید۔ و در آن تفرقه و ازده سرداران لشکر بدست
 سپاه ملک عمر اسیر شدند۔ ملک عمر هر یک خلعت و اسپ داده رخصت کرد۔
 در وقتی که این واردات بر لشکر بیجا پوری گذشت۔ شاهجی در کرناٹک بود۔ از
 اطلاع این خبر مرارجدیو شاهجی را طلبیده با خود گرفته با فوج کثیر بر ناگرگانون تعلقه
 سادس در ضلع پونه خورد که در آنجا دریای بهیما و اندرانی سنگم کرده اند رسیده
 مقام نمود۔ چون روز و شنبه امدس بهادون ماه بهندی سنه یکزار و پانصد و شصت
 پنج از سال باهن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم منو و متبرک می دانند۔ و خیرات
 در آن وقت از حسنات غلیمه می شناسند مشغول بخیرات و مبرات شد۔ و سبت
 و چهار مرتبه خود را در میزان کشیده هموزن خود را اشیا بر بهمنان ساخت مرارجدیو
 راقیل بچه خوش حرکات که اورا بسیار دوست داشته فرمود این را هم موزون نمایند
 همه با حیران مانند شاهجی ظاهر کرد خود متوجه پرستش و پوجا باشند من تدبیر نموده
 این بچه را موزون میکنم۔ حکم کرد که کشتی را در آب عمیق بهیما کنند۔ و بالای آن فیل
 بچه را سوار سازند۔ کشتی بقدر بار آن در آب فرورفت۔ خطی بر کشتی کشیده فیل
 بچه را ازان کشتی بر آورده موافق آن سنگریزه باور آن کشتی پر کردند تا کشتی بقدر
 خط نشان در آب فرورفت۔ پس آن سنگریزه با را ابلا و نقره و مس وزن کرده
 بزئار واران و محتاجان خیرات کردند۔ ازان روز آن موضع که به ناگرگانون مشهور بود
 به تولاپور نامزد شد۔ و آن موضع هم بر بهمنان انعام گردید۔ و موضعی دیگر که بر
 قریب آن واقع هم بخشش آمد۔ چون از خیرات فراغت یافتند با نظام مملکت
 متوجه شدند۔ الا آنجا که در سنه یکزار و دو صد و شانزده سال باهن سال کر نام

سمت سه جامع حبشیان قلعه چاکن را بمجار خود ساخته غازنگری و تراقی شیوه
 داشتند. نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته مقصودش شده بود از نبودن مدار
 کار درست و تفرقه شاهجی باز معنده مجتمع شده سرشورش برداشته و باتفاق
 قانون گویند و سپانڈ به پونه که از نواح بهیما و قفیت داشت گرد - و نادانگنجه
 از احمد نگر تا سرحد واسه و سروای بے چراغ ساختند - مرار جگد پور بے تادیب
 آبنار بے راؤ دیوان را مامور کرد و او در آن ضلع رفته مسمردان را بے نارسا نید
 و مورومان دیوراکه سرمنش فتنه بود و سئیکر کرده میخ آهنی در ناخنهای او کرده
 محبوس ساخت - و قلعه پونه را که ملجائے آن معنده بود مسمار نموده قلبه خزانده متصل
 آن قلعه به مشور مرتب ساخته بدولت منگل نامزد گردانید چون آن ملک ویرانی
 و خستگی کمال داشت و از حسن تردد و شاهجی شهرتے در آفاق بود - مرار جگد یو آن
 همه ملک را از سرحد پونه و قلعه چاکن تا سرحد واسه و سروای و سوبی و انداپور و
 جاوگیر بجاگیر شاهجی متعلق ساخت و شاهجی آن همه ملک به داداجی کوند دیوکلگنی
 یعنی منجم و قانون گوئی پرگنه مکتی و نوردی و هو له کالو که مردے تردد کار دیانت
 مالگذار بود سپرد نمود و یک هزار سوار پاگاه یعنی طوایف خاصه منجمه آن پانصد راس
 تر سوار و پانصد راس ماده سوار تعیین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی
 بلال حبشی را سرمنش آنها نموده خود جانب بیجا پور عطف عنان داشت و بهنگام
 رخصت با داداجی منته اشاره کرد که زوجه ما با طفل نونهال که سیواجی نام دارد
 در قلعه شیونیری است پیش خود طلبیده بجز گیر می و تیمار و تعلیم پردازد چنانچه
 داداجی بر طبق گفته شاهجی سیواجی را در پونه خورد که از سر نو آباد کرد آورده متصل مکان
 خود مکانی علییده ترتیب داده باغز و اکرام نگاهداشت - چون مرار جگد پور از نظم
 و نسق این ضلع و جنبی حاصل کرده جانب بیجا پور راهی شد - از اشنای راه مور و مان

قابویافته از قید کز بخت و در موضع کلکره توابع جیاکن آمده بجانم رکهنه تهنه بهشت زمار
 داری منهنی شد مرا جلدیو بعد رسیدن در بجا پور شاهجی بارلس استیصال مفسده آن
 طرف روانه کرد او با قلعه کنک گیری چسپیده محاربات نمود چنانچه در یکی از معارک
 سنهاجی پس شاهجی بزخم تیر تفنگ کشته گردید و شاهجی ازین سبب پسر مرده دل کشته
 این را آثار او بار از شامت جادورائے تصور نموده زنگه خود را که دختر جادو را میخواند
 خانبا نه طلاق داد و از پسرش که سیواجی نام دارد نیز نفرت گزید و علی الرغم آن دختر
 از قوم مرته مونه که خیل حسین بود با سم توکابانی تلاش کرده در نکاح خود آورد و از شکم او
 پس متولد شد نامش ایگاجی گذاشت و با ادا الفتن مفرط بهم رسانده یک قلم از سیواجی
 و مادرش کنار گزید و اداجی پهنه به تربیت سیواجی سرگرمی داشت و او استادان کاملی
 گذاشت تا آنکه سیواجی در اندک فرصت از فنون سپاهگیری و سواری اسب و جید عصر فنده
 و اداجی پهنه مور و مان دیورا که بجانم زمار داری مخفی بود سراغ یافته بعد پیمان طلبیده
 پسرگنات چاکن و غیره را تقویض نمود و از کمن تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داده
 دیهات را آبادان ساخت و آب رفته باز بجو آورد و از آنجا که خرابه سالها بود جانوران
 سباع مثل شیر و گرگ بسپا پیدا شدند و از اذیت آنها آبادی متعذر شد مور و مان دیو
 قوم ما در آن را که در کوهستان مسکن دارند طلب داشته اجازت کشتن سباع داد و
 متوقع الغامات نمود و در کبتر ایام تمام ملک یخاگر کردید و سباع را نامی نهادند و در آن را طعم
 کرده قول آبادی داد و باین شرط که سال اول فی بیکه یکروپیه و سال دوم سه روپیه و سال
 ششم روپیه و سال چهارم نه روپیه و سال پنجم ده روپیه و سال ششم سبست روپیه و سال هفتم
 بستور و بلیان و سال هشتم موافق تشخیص عمال ملک غیر مانیده باشند و قسمه مال
 و نصف را کار فرمود که تمام دزدان و تهمردان و دران ضلع ناندیسه میکنند کار خرد و خرد و خرد
 دزد چون شخته شود امن کند عالم را و در تقصیر هر یور بازار بی با سم سیواجی قرار داد و باغی

ترتیب داده در ختم کے فواکہ از بلغ بادشاہی طلبیدہ نشاندوان باغ را با اسم شاہی نام
 ساخت و تقید کردہ کہ ازین باغ برگے بے اجازت بہار چہ شکنند و متش خواہند شکست
 اتفاقاً روزے خلدے بہن از دست داداچی پتہ یک دانہ انبہ از شاخ شکستہ شد بہان
 زمان ہوشیار شدہ مستعد بہ بریدن دست خود کردید آخر مردان مانع آمدند پیاس سخن
 خود طوقے از دست ساختہ در گلوے خود انداخت و بعد از نامہ بحضور شاہی نوشت و عفو
 تقصیر خواست شاہی ازین معنی بسیار مخطوط شدہ خلعتے عنایت فرستادہ و لہو بہا نمود
 و بر در ماہہ او ہفت صد ہون اضافہ کرد و متے شاہی در اضلاع بیجا پور با نظام می برداشت
 و مرار جگہ پور واقع و نائق بہات حضور بادشاہ بود تا آنکہ پس از زلمے پیمانہ غیصرے و آ
 بیجا پور رگشت زوجہ سلطان مرحوم بوسواس تسلط مرار جگہ پور روزے اورا بر دیو دہے
 طلبیدہ قید کرد چون اوزنگ مجلس دگرگون دید از آب حوض کہ در صحن دیوان خانہ
 بود غسل کردہ و زنا خود شکستہ موسے سر کلا کہ تہا رہندوان است از دست خود کندہ
 پیاس یعنی ترک ماسوا اختیار نمود این حکمتے کہ برہمنان صاحب ہوش و ہندوان
 آخرت اندیش قریب برگ مرکب چنین حرکت میشوند و پلے خود در آب یا در آتش
 و یا در خاک آمدہ ہلاک گردید چون اجلس سیدہ بود از اشارہ ہیکم یا سار سید از کشتن
 او شیرازہ ریاست بیجا پور بر ہم خود شاہی دین اوقات تا دوازده ہزار سوار انتظام فرما
 ملک کرناتک بود چون راجہ چنجا در راجہ مدہل نظر بقرب جوار مناتہ میکرد و راجہ چنجا در اموال
 اشیر بار نہائے بسیار جمع داشت راجہ مدہل استمداد از شاہی خواست شاہی بمعاونت
 پر و اختہ بعد تردد بسیار قلعہ را کہ شش کردہ ویر داشت مفتوح نمود و خزاین و غنائم
 فراوان بہت آورد راجہ چنجا و مقتول شد و بر اموال و اسباب او شاہی تصرف کردید
 راجہ مدہل شاہی را بر جاہہ راستی ندیدہ نہر و آراست راجہ مدہل کشتہ گردید و دولت نہر
 راج مع ملک چنجا و مدہل بقصر شاہی درآمد و موجب مزید شوکت و حشمت او گشت

شاہجی بران ملک ایکاجی پسر خود را متصرف ساختہ خود کو چیدہ در مہاراج گڑھی شہر
 بالا پور کلہار آمدہ استقامت گرفت ایکاجی را از بلن دیہالی مکتوحہ اثنتیسیسہ بودہ و
 آمدند و ازان با اسم ساہوجی و شہر فاجی لا دلہ از جہان فانی رفتند پسر سومین
 با اسم توکوجی صاحب اولاد گردیدہ بدان مالک متصرف ماندہ و در ہمین اوقات ملک
 غبردار المہام دولت آباد و دیعت حیات سپردہ صاحبقران تلسنہ شاہجہان فوج
 جہار سہ کردگے شاہزادہ جوان بخت اورنگ زیب بہادر با تالیقی میر حلیہ فرستادہ
 انہاد دولت آباد را بجزوہ تشخیر آوردند و بادشاہزادہ مذکور بازار ملک عشر را کہ برہمن
 کہڑی سیرگاہ خود کردہ بود حصار کے کشیدہ باد رنگ آباد نامزد فرمودہ و ان صوبہ
 انتظام واقعی دادہ جانب بیجا پور متوجہ گردید ازان طرف شہزادہ خان وغیرہ سپاہ
 بمقابلہ برآمدند پادشاہزادہ اورنگ زیب طرح دادہ مراجعت باد رنگ آباد کردہ
 بہ بندوبست صوبہ خاندیس و صوبہ بڑاڑ و صوبہ اورنگ آباد قرار واقعی پر و اخت درین
 عصر سیوا جی شعور سے بہر ساندہ کار ہانجاری خود خلاف راسے داداجی پنتہہ -
 اتالیق خود کردن گرفت و موافقتی از شاہزادہ اورنگ زیب با رسال تحایف و اطاعت
 احکام پیدا کردہ و سہ حد اطراف تاختن و غنیمت آوردن آغاز نہاد این معنی موافق
 طبع داداجی پنتہہ نمی افتاد و مانعت بسیوا جی نظر برین کہ نفعت وہ سالہ شدہ بود مفید
 می شد لا علاج داداجی خود را مسموم ساختہ جان دادہ این امر موجب استقلال تمام
 سیوا جی گردید خزائن و اموال شاہجی کہ تفویض داداجی پنتہہ بود سیوا جی متصرف
 گشتہ نگاہ داشت بسیما نمود و بست و پنہزار پیادہ از قوم ماورے نکر داشت گو کہ
 تہورا و روز بروز تزیاد گشت سیام راج نامی زمار دار یا مختار مہامت کردہ و را کہو
 بلال امری را دارالانشا فرمودہ و گنہاتہہ بلال را چو کے نویس تمام ہمیت ساخت
 و مردم متدین را جا بجا گماشت چون رشادت سیوا جی بر شاہجی پدرش معلوم گردید

سه در گذشته سند املک بنام سیواجی فرستاده دلجی اندوخت سیواجی از طرف
 پدر مطن گردیده با نظام مالک متعلقه کیلانی پرداخته پائے استقلال کمال نشود و درین اثنا
 شانزده اوزنگ یب را از پیش آمد دارانگوه سوورظنی با پدر بهم رسید بقصد هندوستان
 تالیف سه داران اینجا و فراهی افواج مرکوز خاطر نمود و بسیواجی نشان فرستاد که بانفعال
 غزیت جانب هندوستان تقسیم یافته او هم با فوج شایسته همراه رکاب شود و اگر در
 رسیدن خود مضایقه داند سیامر ارج را سرگروه جمعیت شایسته نموده تعیین رفاقت سازد
 سیواجی بر مضمون نشان مطلع گشته سر با طاعت فرود نیاید بلکه نشان را بدم گ بسته
 در شهر شهبیر کرد و ویلی را بسنجان درشت که بر پدر تیغ کشیدن خوب نیست مخاطب ساخته
 به بیغزلی رخصت نمود چون شانزده را کار استرگ در پیش بود و بیلغار میرفت تدارک
 این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تعافل فرمود و بعد ملازمت حضرت صاحبقران
 زن او دارام و سیکه را که بعد گشته شدن شوهر مصدر ترددات شایسته همراه او و سه
 گیهان پوسه شانزده گشته بود و خطاب راے باگن نواخته سند دهیلے پرگنه ماہور
 متعلقه بڑا مرحمت نموده جانب سیواجی رخصت انصراف بخشید. اما چون با شانزده
 اوزنگ زیب را در بندوستان کار باے عمده در پیش گردید و ملک دکن دور
 افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاہ شنیده ماسته
 ریز نیلکنه را و نظام شاهی ساکن پورندهر در قلعه کرکوٹه طلبید چندهے آنجا استقامت
 گزید که فیما بین برادران نیلکنه را و منازعت بر خاسته بیلاجی نیلکنه بسنکراجی نیلکنه
 برادران نامبروه که از تسلط برادر کلانے معاش تنگی داشتند مخفی با سیواجی ساخته
 قابوسه وقت می جستند تا آنکه ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنه را و بصلاح
 برادران متافق سیواجی را براسه ضیانت طلبید که فیما بین پدرش و اقربا است.
 بیالی و با خاطر را نداده قصد بیع فرمایند و طعام حاضر تناول کنند سیواجی گفت تنها آن

با بجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا با چند کس معتاد اندرون قلعه رفته با سه روز
 مشغول بعیش و عشرت ماند روز سیوم که نیکو گشته را و از ماندگی ضیافت و شب بیداری
 کوفت بهم رسانده سه بایلین گذاشت هر دو برادرانش قابو دیده سیواچی را آنگاه
 ساختند بجان نیکو گشته را و بے باکانه درآمده او را بر بستر خواب دستگیر نموده و حلقه با
 نقره که در پائے زن او بود بر آورده بجایش زنجیر آهنی انداخته رو بر دسے سیوا
 آوردند سیواچی این امر را منتقم دانست هر سه برادر را نظر برین معنی که سگ زرد
 برادر شغال همان لحظه بجان گشته قلعه را در ضبط خود آورد و همه حرام تکان را که در فساد
 یکیش او بودند از آن قلعه اخراج نموده بجای آنها مادران را در کار داشت و حواله داری
 آنجا بکوه لانی و انباجی رکبنا تمه مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف
 شده محبوبان را بعد سه روز سردا و پس از آن برادر تو کائی را که زوجه دیگر شاهی بود
 بتقریب ملاقات رفته بدست آورد و برسی صدر اسب پاگامش قبضه کرد و قلعه جان را
 که در تصرف کسان و اداجی پشته بود مستخلص نمود و هر کوی تر سال را به نهاداری آنجا گذا
 و محاللات اطراف آن را با کاسی را و ویسپانڈیہ متعلق ساخت و در همان نزدیک راج گده
 و سنجونی و سویلا مسخر کرده بتعمیر و ترسیم آن پرداخت و مورد و بمل از قوم تلنگه را نوکر و آ
 تعیین راج گده نمود و سپس سه قلعه از نظام شاه بنام تورنا و بر چند گده و غیره مفتوح
 نموده بر خزاین بادشاهی دست یافته منجمله آن دو لکبه مہون داخل خزانه کرده باقی تیغ
 بخشید درین اثنا فرمان والی بجای پور متضمن بر تالیف سیواچی صادر شد که بے اجازت
 بر خزاین قلعات متصرف گشتن در عایا را ایذا دادن خوب نیست بهر حال از حرکات
 گذشته تا دم گشته بحضور باید رسید مشمول عوالمف خسروانی خواهی شد سیواچی
 از رسیدن فرمان فی الجمله راغب بر رفتن بجای پور گردیده مشورت از زن خود کاسی بانی
 نام نمود و اصلاح مذا و گفت که با وصف حرکات شیخ مورد مراحم از بادشاه گشتن

و در از عقل است اولی این است که بر مقصوم راضی بوده نمائید از دست
 نباید داد و درین گفتگو خطی از شاه‌جی بایک قبضه شمشیر پیش بها و زره و خود و بکتر مرجان
 سیوا جی رسید و در این تحایف دلیل فیروزی دانسته قوی دل گشته بتسخیر قلعجات
 و تاخت و تاراج مفسده همت گذاشت خطوطه داران سور کرد و کوندور و بجزیره
 کرد و راج پور مشهور باین مضمون رسیدند که اگر جانب کوکن تفتش می آورند ما همه
 متفق شده تسلیم اکنه مینمائیم سیوا جی آن جانب شنافت و باتفاق جامعه آنجا اول
 قلعه کپوسول را مفتوح نمود و در مایا سے سور کڈه و غیره را تسلی داده آبادان سا^{خت}
 و در آن ضلع تها نجات مستحکم گذاشته سیوا پورا آباد کرد و او جی سومنات نامی زنا
 دار را آنجا گماشت و رکبنا تہ بلال را بجا است کوکن مامور کرد و پیلا جی پنته را پیش
 دستی خود داشت و سومنات پنته را نیز قلعه ویری سپرد گویند در آن ایام مقصد
 جوان نجیب تلاش نوکری دارد شدند سیوا جی جواب داد که در سه کار ما گنجایش نیست
 جائے دیگر و ند کوما جی نایک نامی که از مها جان سیوا جی بود گفت سرداران
 اولی العزم را لازم نیست که امید داران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد
 چند سے نوکر داشته بتقریب تخفیف باید نمود سیوا جی را این سخن خوش آمد و همبر را
 و دیگر و نوکر داشت و آنها قبایل خود از بیجا پور طلبیده سکونت گزیدند و آن همه
 تعیین را کپو بلال که بقلع داری کوکن مامور بودند سیوا جی شدند که چند را و مور و پیا
 زمیندار تصبہ جالی متصل مہائیشور از باج گذاران بیجا پور و ختر سے صاحب جمال و آن
 رکبنا تہ بلال را با صد نفر سیاده و بست و پنج سوار سفیر مقرر کرده پیش چند را و فرستاد
 او اول مرتبه بجانہ بنونت را و دیوان چند را و فرستہ قابو دیدہ عین ملاقات فخر
 بنونت را و زده کارشس بانصرام رسانده خود سلامت پورند هر رسید سیوا
 از استماع این خبر سرگشته بخلعت فاحزه نواخت و خود با جمعیت چهل هزار از قوم

مادری و غیره تاخت آورده متصل به این شهر نیمه زود در کهنه تخته بلال با جمعیت دیگر
 از گھاٹ انور عبور نمود قلعه جالی را در محاصره گرفت و در محاصره دو پاس -
 مفتوح ساخته سرداران عده را با سیخ آورده و باجی را بدو کشتن داد که بهر پانزده
 شانزده ساله بودند گرفتار کرده بچگونگی کاذب فرستاده بقتل رساند و چند را بدو
 دستگیر نموده قلعه کلیان را سخر ساخته و انباجی سون دیورا به بند بست آنجا گذاشت
 و دختر سے صاحب جمال را در نیاید بست آورده بنظر سیواچی گذاریند سیواچی گفت
 که اگر مادر من این چنین صورت میداشت چه خوش بودی تا من بسیار خوش میشدم
 آن دختر را بمنزل دختر خود دانسته ملبوس و غیره انعام داده بخانه مادر و پدرش فرستاد
 و از آنجا که چیده بر لے کده آید و ترمیم آن پرداخت و انباجی منته از نظم و نسق کلان
 فراغت بهم رسانده بموجب ایما با نوری چسپید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوجر بود
 نهیب آورده اموال بسیار فراهم نموده کانه رے سردار آنجا را مقید کرده رعایا
 قول آبادی داده بجنور سیواچی حاضر شد سیواچی مع جمعیت انباجی پرده بان کده محله
 نموده قانیہ بر مصدوران تنگ ساخت. کیس سنگ عاریس آنجا از فرقه غیرت قبایلی
 جوهر نموده جان وادارش ضعیف باد و کودک صغیر اندرون قلعه گوشه پنهانی گرفت
 ماند بعد اتمام قلعه سیواچی متوجه سیما گره دید که خارے از خار تل راه بکنج پالکی
 خلید سیواچی در آنجا توقف کرده بچقرآن زمین حکم کرد و از آنجا بست و دو سه پسر
 جواهر و چهار کتر آه آهنی ملو از اشرفی و ہون بر آمد چوکی بران قایم کرده اندرون
 قلعه را رفت نگاهش بر باد کیس سنگ افتاد سیواچی از پالکی فرود آمد سر برایش نهاد
 معذرت خواست و بر پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چند سے شصت سوار متفرق
 داده بمسکنش رسانید در میان ایام کسے ہراج سیواچی عارض شد زیارت مکانها
 متبرکہ آغاز نهاد تا آنکہ مزاجش بر پنج اعتدال آمد ہنگام مراجعت از ہری ہر سیر کو دین

که سادنت که سر لشورش برداشته بود رجوع آورده با سیواجی ملاقات کرد
 سیواجی او را ملازم داشت و بر بنام او بر اکثر قلعات بادشاهی و مسکن صعب المساکین
 دست یافت و راجا پورا که از آبادی عمده بود تاراج نمود سورجی را و زمیندار سنگا
 و کوندالکرتاب استقامت در خود ندیده ماه فرار گزیده در جزایر فرنگیان جا گرفتند سیواجی
 قلعه سیور مارا لقب زده از باروت پراکنده منصرف گشت چون اینهمه اخبار انصرا
 سیواجی بر قلعات معروض در گاه خلافت سیواجی پور شد بر بیخ جهان مطاع بنام شاه سیواجی
 پدرش که در اطراف کرناٹک بود بتاکید تمام صدور یافت که پسر خود را از دراز دست
 گستاخی باز و او شاه سیواجی معذرت نامه مشعر بر شکایت ناهنجار سے پسر و بیزار سی خود
 از دقلم آورد و گویا باین بیت دل آویز گردید **دور باید کرد فرزند سی که ناقابل بود**
 گرچه ناخن جزو تن باشد بریدن لازم است **بنابران** از پیشگاه خلافت عبدالله خان
 بهلوانی با دوازده هزار سوار جبار جهت تنبیه سیواجی روانه شده متصل والی رسید
 سیواجی بدریافت این خبر عیال خود را در پرتاب گده گذاشته با جمعیت مادری با
 و غیره قریب شصت هزار نقاره مقابلت نوافت عبدالله خان گشتاجی بهاسکر دیوان
 خود را نزد سیواجی فرستاده سخنان عدلت نمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل جمعی
 تمام ملاقات نماید و با اتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملازمت دریا بد سیواجی
 جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گده خیمه استاد سیکنم اول درینجا **تفشد** فرموده اینجا
 مابعد و پیمان را سخن مطلق نمایند بعد از آن هر چه مرضی مبارک خواهد بود فعل خواهم آورد
 و نیز گشتاجی را از تخایف و انعام و توقعات بسیار از آن خود ساخت همراش گوی
 ساکنین وری را که متصل سا سورا است از طرف خود پیغمه و کالت داد آنها پیش
 عبدالله خان رفته آمدن به پرتاب گده قرار دادند گویا ناهنجار کارگر شدن انسون
 و قرار مدار آنجا بموکل خود نوشت سیواجی قلعه پرتاب گده را فرمود که بیرون قلعه پرتاب

محاذی دروازه در شیب بروج خیمه استاد سازد و از فرش و پرده و ساکنان
 دریافت آراستگی تمام دهد. و دو اوزه هزار مادران را مخفی اشاره کرد که به
 بهانه قطع جهاڑی در جنگل ره گذر جالبی میان سحاب جمال ستوازی می بوده منتظر صدای
 توپ باشند و چون صدای گوسش رسد همه با برشکرش تا مدت آدرده تاراج
 نمایند و برتقا ایما کرد که هرگاه عبدالله خان در خیمه خواهد آمد ما کار او تمام خواهیم
 نمود قلعه دار قلعه بحر و ملاحظه ملاقات اتواب قلعه سه و در الحاصل عبدالله خان
 بنگاه خود در شکر که متصل وائے بود گذاشته که بند و جی بند کرد که هر اول فوج
 بود با خود گرفت بطرف جالبی روانه شد و بیلد اران را براسے قطع جهاڑی مامور
 نموده قطع مسافت آغاز نهاد که نیل نشان او یکایک خود بخود بایستاد و هر چند مهلت
 جهد نمود حرکت نکرد و قدم پیش نگذاشت مردمان تجربه کار این امر را از نظیر یعنی
 شگون بد دانسته بمناقت پیش آمدند و از موقوفی اراده گفتند از اینجا که قاید تضا از
 در گلوے عبدالله خان بسته می کشید وائے سخن آنها کرده گفت که چشم نیل بهیل
 بر آند و بر نیل دیگر نشان داشته را می شد و از گذر گهاط انور عبور نموده بر
 موضع کوی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشتند و از اینجا کشن حاجی دیوان خود
 را و گوی ناته وکیل سیواجی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام شما
 بد لجمی تمام آمده ملاقات نمایند سیواجی جواب داد که من خیمه نصب کرده منتظر
 قدم و الا نشسته ایم منت بجان گذارند و مجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت
 از اینجا تا اینجا نشوند پیشتر بر چه حکم الحاصل روز دیگر عبدالله خان فاضل خان پسر
 خود را بنگاه بیانی لشکر و بنگاه گذاشته خود جبریده پالکی سواره بطرف پرتاب گداه
 ر بگراشد چون تضا فرار سیده بود و شتر احتیاط از کف داده باسی و دو نفر
 بهوئی یعنی که با بان و پنج خدمتکار و کشن حاجی دیوان و گوی ناته وکیل بر کوه برآمده

متصل بپتاب گڑه رسید سیواچی در غار سے کہ متصل خمیہ واقع بود چهل کس دلاور
 شمشیر زن مثل سنباجی و کاکوچی و سیر و جی و فرزند سورن محالاً و حیو محالاً لکنا بداشت
 تلقین کرد که منظر معامله باشند در وقت از غار برآمده بعد وافی بکار بر بند و خود زره
 و بکتر خود پوشیده نیار حق بجا آورده شمشیر و خنجر و پیله و پنجه و در باتک و غیره حربیه را
 بر خود راست کرده مستعد نشست و همه مردمان را بهوشیاری ساخته خود بخدمت والده آمده
 سر پیا نهاده رخصت خاست و دعائے فتح و فیروز می استماع نمود ادران و
 گوهر مہار و پیلاچی پتہ و نیلو پتہ و غیره شانزده سرداران را طلبیده دست سیواچی
 بدست آنها داده سپرد نمود و حیو معالی نامی دلاور را که بران اعتماد تمام داشت بر در ^{دازہ}
 قیاس نمود و درین اثنا گوی نامہ و کیل آمده طاهر کرد که عبد اللہ خان معہ کشمجاچی دیوان
 در خمیہ داخل شد سیواچی همچنان مسلح بدلیری تمام رود بر و سے عبد اللہ خان آمده سلام
 کرد و چون خان موصوف تعارف نداشت از دیوان خود مکرر پرسید کہ سیواچی ^{ست} ہمین است
 بعد ازان بر زبان آورد کہ ملک را تاخت و تاراج کردن و قلع بادشاهی را متصرف
 شدن از چہ راہ خواهد بود سیواچی جواب داد کہ از سابق برین قلع و دیار مفدان
 و متروان بودند تا آنہا را دور کرده ملک را از خرغہ پاک نموده ایم قابل تحسین و آفرین
 ایم نہ مستوجب غضب و نفرین عبد اللہ خان گفت خوب آنچه شد شد حالاً تلحجات را
 با سپردہ قصد ملازمت حضور باید کرد سیواچی گفت درین باب فرمان بادشاهی کہ نام
 من باشد نمایند تا بر سر گزارشتم اللہ اعانت امر بجا آرم درین اثنا کشمجاچی دیوان گفت
 کہ حالاً در پناہ خانصاحب آمده اید اول عفو تقصیرات کنایت بعد ازان توقع فرمان
 نام خود دارید سیواچی جواب داد کہ من و خان سپرد ملازم حضرت پادشاهیم خانصاحب
 عفو تقصیر ما چہ خواہند کرد ما سے از گفته شما انحراف نیست من سے خود را در کنار خان
 می نیم این گفت و از خان بغلگیری شد بوقت بغلگیری عبد اللہ خان سیواچی را در کنار گرفتہ

خنجر زو چون زده در داشت کار گزشت سیواجی بیچاپ خورد و مسدود سپه
 پنجه آهنی که در دست داشت بر شکم عبدالله خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او
 رها نید عبدالله خان شکم را از شال که پوشیده بود محکم بسته شمشیر کشیده بر سر
 سیواجی را اند خود بود و پاره شد و زخمی سبک بر سر رسید سیواجی جدا گشته بعضی
 پشه عبدالله خان را دو پاره ساخت افغانی که بجز متکثری عبدالله خان همراه بود و پا
 بمقابله گذاشت باناچی بانو خسر سیواجی کارش تمام کرد کشتناچی دیوان از میان این
 حال ضعیف بر سیواجی زده ایساجی مکام رفیق سیواجی او را بر خاک فلطاند که باران بغش
 عبدالله خان را برداشته راه گریز گرفتند مردم سیواجی هجوم آورده سر عبدالله خان
 بریده مع توشه زر که بر سر داشت از دروازه قلعه آویختند ایساجی و غیره جوانان
 که در غار با خرید بودند بدربسته تاختند و درین زد و خورد دست تیر تغنگ بگوبلی نا
 وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشاره جوانان مادری که در سحاب جبال و کرویو
 و سناک پنهان بودند برآمده بر شکر غافل عبدالله خان تاخت آورده غارت کردند
 بنامیم با نهایت تسلیم گردید و دو وارده نیز اراپ و اقیان نشان و تقاره بفضبط در آوردند
 قبایل و سپه عبدالله خان از کدر کوتاراه فرار سر کردند همه بگناه بغارت رفت که شد
 هر اول لشکرش بگاره آمد سیواجی بفتح و فیروزی مراجعت بر پرتاب گده کرده سر بر قدم
 والده گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گوبلی نامته وکیل را در لکه چون انعام بخشیده
 موضع بین در رابطه کردی تهبان مضاف پونه متصل ساسور بجا گیرش تنخواه داد و راوچی
 را بعلت داری را جا پور مامور کرد چون از رقعا و ناروچی نامی قوم پر بهور که خوشنویس خط
 مرستی بود از زود خواست نمود او عذر سے اندیشیده نفرستاد سیواجی بتقریب شکار سوار
 شده بخانه راوچی رفته ناروچی را همراه خود آورده اسپ رخلعت بخشیده دارالانشاء
 خود با متعلق ساخت و کانهوچی نامی قوم ڈالیا را بجد و کاری او بقر کرد و ناروچی در

چند ایام از رسائی خود داخل در مزاج سیواجی کرده محسوس و اقرار گشت سیواجی ادر از آمد
 و شد جایا و در خورد باغبان حاجت کرد تا محفوظ ماند ولایت را و نامی و سکه قصبه ^{یکال}
 که از مدت بیدخل بود خود را در پناه رائے باگن کشیده او را بحایت خود خواسته مستعد
 شورش گردید سیواجی از اطلاع این معنی جمعیت برگذر با فرستاده طرق را محکم ساخت
 و پور کرد و راج نامل و حیوت را و دماناجی و بسواس را و و نکر را و و و پیک را و و غیر هم زمینداران
 اطراف را مهربانی و محبت از ان خود ساخت تعیین نمود که برگذر عمر کمند مستعد بوده ننگ
 که رائے باگن قدم گذارد چون رائے باگن در ان نواح رسید احدی را با خود موافق
 ندیده زبون گردید همه با متفق گشته صحرار آتش از چهار طرف زدند و رائے باگن را اسیر
 نموده نزد سیواجی آوردند سیواجی پاس منصب خاندان او منظور داشته با احترام رخصت
 موطنش داد و نامدار خان نامی افغان از رفقائے رائے باگن ازین حادثه راه فرار
 گزیده خویش را پیش بلیپ رساند الحاصل ستاره اقبال سیواجی هر روز در ترقی بود
 جمیع سرداران و زمینداران دکن امن و متابعت دیده بناکے موافقت گذاشتند
 ستاره و چندن و دندان و غیره گڈه هانا سرحد و سال کڈه و کهل گالو گورا کتا و پسر
 بهیل گڈه تا سرحد و سیواجی در آمد و مقر خود بنا لا گڈه قرار داد پسر
 عبداللہ خان مقتول که از پرتاب گڈه راه گریز سپرده بود بلباس درویشی پیش والی
 بیجا پور رفته احوال تباهی معروض داشت حکم شد تا که عیوض خون پذیر کند خواب و خوراک
 حرام شناسد سیدی بیلال با جمعیت هشتاد هزار سوار بهر اهی افضل خان پسر عبداللہ خان
 بقصد استیصال سیواجی تعیین گردید چنانچه به یلغار رسیده بنا لا که سیواجی در انجا استقامت
 داشت محاصره کردند سیواجی بوقت شب با جمعیت هشت هزار سوار شیخون نوعی زد که شیر
 بیست مجیمعی آنها گشت آخر بفاصله هشت گرده از قلعه خود را مجتمع کرده خیمه زدند که بوجی
 کوچی از دلاوران سیواجی چون در ان شیخون تردد هکے رستمانه نمود و داد و تورداد شیواجی

سیواجی اور ابہ تاب را و مخاطب ساخته صاحب نوبت گردانید و بسیار کمرت فرمود
 افضل خان و غیره بشکر سیجا پور از مقابلہ سیواجی طرح داده بیرون گد و چسپدند و بر گوی
 کہ متصل آنست متصرف شدہ تیرے بستہ توپ گذاشتند گولہ توپ اندرون قلعه رسیدند
 تزلزل در آبادی آن انداخت سربیک جی اعلیٰ قلعدار آنجا بود و خواہان کمک شد
 سیواجی ہشت ہزار سوار ماران را در گدہ مضبوط کردہ خود بوقت شب با جمعیت چمن
 سوہو پور چال حریف زد و خورد نمودہ جانب و سال گدہ روانہ شد چون فیما بین ناوان گدہ
 و و سال گدہ روانہ شد فاصلہ نیم کا دست و کا در اصطلاح اینہا مسافت چہا
 کردہ جریہی را سیکونید بقدر و نیم کا در زطلہات شب طے کرد و فوج سیجا پوری ہتھیار
 و مشعلہا روشن کردہ در تعاقب بو و تنگناے از کوہستان کہ در اصطلاح دکن آنرا گدہ
 گویند پیش آمد و سپیدہ صبح آشکار گردید سیواجی با جی پر بہو را مع جمعیت ہشت ہزار سوار
 برسہ آن تنگناے قایم کردہ خود باطمینان تمام مسافت چہا رکروہے قطع نمودہ داخل
 و سال گدہ شدہ از آنجا توپ سردار با جی پر بہو کہ تا یک و نیم پاس بمقابلہ فوج سیجا پوری
 پائے استقلال افشردہ بود بر داخل گشتن سیواجی اندرون قلعه مسر و گشت افضل خان
 و سیدی ہلال و شرزہ خان و غیرہ سرداران سیجا پور پیش مردانہ کردہ نوبت جنگ بگوتہ
 یراتی رسانیدند تا آنکہ درین نبرد ہفت صد کس از طرفین ہشت ہرگ چسپدند با جی پر بہو
 زخمی ہر داشتہ در جنگ گاہ افتاد و رفتاے او اورا در کوہستان بردہ متوازی ساختند
 فوج سیجا پوری آن تنگناے را بدلاوری طے کردہ متصل و سال گدہ رسید چون دران
 نواح آب بقدر شکر نبود یا راسے قیام در خود ندیدہ باز گردیدہ بنا لا آمد و محاصرہ بنا لا
 عیث دیدہ ناکام مراجعت جانب سیجا پور نمود و سیواجی را چون از فوج مخالف و لجنی
 بہر سیدہ تیمار زخمیان خصوص با جی پر بہو پرداختہ در آبادی رعایا توجہ گماشت و را گہو
 منتری را کہ بند و بست آنجا مقرر کرد ظل سبحانی عالم گیر بادشاہ بر خیرہ دستی سیواجی اطلاع

بیاض شایسته خان صوبه دارد کن با براسک تنبیه آن خود سر امر فرمودند و او با جمعیت هشتاد
 سوار در ملک سیواجی درآمد نموده اکثر قلاع خفیه را مفتوح ساخته و برپوش آمده سیان راج
 باڑی که محل سکونت سیواجی بود فرود آمد و سیواجی در راج گداه قیام داشت از استماع این خبر
 برنجی پجید و با جمعیت ششصد جوان دلاور قیصر راج باڑی بفاصله چهار که و ه وقت شب
 رسید و بر شاخه های گاو ان هزارها مشعل بسته و سیامراج را با جمعیت دوازده هزار سوار
 پشت گرمی آنها گذاشته خود نزد بانها را بر دیوار راج باڑی چپانده باششصد کس بر
 وقت شایسته خان که مست خواب بود رسیده شمشیر راند که ازان ضرب انگشت های
 شایسته خان قلم گردید عورات محل دو شاووش برداشته و در مکانه محفوظ پنهان داشتند
 سیواجی از انجا بدجسته قاضی زاده را بگمان شایسته خان از هم گذرانده مشعل بار
 که بر شاخه های گاو ان تعبیه کرده بود در روشن کرده جانب شکر شایسته خان سرداد
 چون بگمان شیخون تفرقه در شکر افتاد و مردم متوجه روشنی شدند و از ده هزار سوار
 که پنهان عقب گاو ان بودند بر شکر افتاده تار تار ساختند سیواجی منظر و منصور جانب بلبل
 رفت و جمعیت او هم موافق اشاره اش بهانجا فراسم گشت شایسته خان ازین شکست ناختر
 که دوباره زندگی یافت استقامت متعذر دیده راه شاهجهان آباد گرفت سیواجی برزنده
 ماندن شایسته خان متاسف گشته بیلغار جانب بندر سورت دویده آن آباد را تاراج
 ساخت و فرادان امتعه از زومروارید و دیگر اجناس غنیمت کرد درین اوقات والی بیجا پور
 فرصت مغتنم داشت سیامراج را براسک تسخیر ملک مامور ساخت او تا مهار کوری گاون
 قیام در زبیده موجودات جمعیت دید سیواجی را در همان ایام خیالے مرسم خاطر گشت که جهان
 فانی است و مستلذات دنیوی سریع الزوال اولے اینست که بر راه راستی سلوک باید کرد
 و خود را در زمره پستریان که اسلے ترین اقوام نبود اند داخل باید کرد چون این اندیشه تصمیم
 یافت رگناعت را و نامی ز ناردار را که بهره از قابلیت داشت خطاب پنڈت را و داده

ممنون گردانید و سیواچی پنتبه را بنائے یعنی عدالت گستر مقرر کرد و در بهمنان کوکن را بقدر وقت
 معاش قرار داده هر یک را برائے عبادت رخصت خانه با داد و در بهمنان زیارتگاه مثل باران
 و غیره امکان متبرکه را بقدر احتیاج و گذران معاش تعیین نموده سیواچی مقرر کرد و در
 بخانه با مصارف چنانچه در کل و غیره سامان پو جائی یعنی پرستش قرار داد و در باران روزگار
 همیشه را بقدر حوصله و حال کار و خدمت فرموده ششتر و فاتر بهر بهمنان یعنی اقوام کایت
 متعلق گردانید و سر بیلهای ذی شخصیت را از علم و آفتاب و نوبت نواخت و انطاق نامهای
 و مالک باین بهمن نمود سر کردگی ده نفر بیک کس متعلق کرده نایک نام نهاد و بر سر
 نایک یک جمعدار که خبر گیران سی نفر باشد مقرر کرد و همراه جمعدار یک نفر مشعل می تعیین خست
 و بر چند نفر جمعدار چون نویسی از قوم کایت گماشت و تعمیر شکست و ریخت عمارت که طبری و قلم
 و حصار دیهات بهر بهمن فرمود و سر کردگی آنها بهر دو بی فرزند خود نامزد کرد و در سپه سالاری
 فوج بانکوچی خست متعلق گردانید و یکی را بر دیگرے سلطه داشت که در وقت بغاوت سر کوب
 بهر گیر باشد درین اثنا محکم سنگه نامی را چپوت از منصب داران بادشاهی جمعیت ده هزار سوار
 قابودیده بر سر سیواچی تاخت آورد و سیواچی مطلع گشته پرتاب را و بخشی را جمعیت بهشت هزار سوار
 بر سرش گماشت چون التفائے فریقین شد کشش و کوشش فرادان بکار رفت آخر محکم سنگه
 بقتل رسید و اسبابش با اسپان پایگاه دست خورش پرتاب را و گشته داخل سکاره سیواچی
 شد از استماع اخبار غلبه روز افزون سیواچی عالم گیر بادشاه فکر استیصالش مصمم نموده تو
 شایسته بسر کردگی مرزا راجه سنگه و دلیر خان افغان تعیین نمود آنها بلیغار رسید و در پرتاب
 قیام گرفتند سیواچی از دریافت این خبر خواست که بصلح گراید و اینجه سرداران را که اکثر جمعی
 اند ملاقات کرده با خود متفق سازد چون امرے از پرده غیب ظاهر شدنی بود اینخیال در اول
 مرزا راجه سنگه نیز گذشت پیغام فرستادند که اطاعت نعل سبحانی موجب از دیاد اقبال و
 سعادت است باید که بدل جمعی و الهینان بوساطت ما ملازمت حضور را مستعد باشد که ما دشما

بند و هم مذہب ایم دنیا بین پاس و ہرم و آئین خود است سیوا جی بر این سخنان کہ خالی از سائل
 بود راغب مصالحت گفت دلیر خان برین مشورت راضی نشد و خود پیش قدمی کردہ پوزندہ ہر را
 گرد گرفتہ علم نمود از اسجا داد انامی پر بہو کہ با جمعیت دو از دہ ہزار سوار حارس قلعہ بود ہفتصد
 کس جبار را ہمراہ گرفتہ از قلعہ برآمد و با مورچاں دلیر خان آویخت و بحدی شمشیر راند کہ تا خیمہ
 دلیر خان رسیدہ پانصد تن مغلیہ را از نیزہ و شمشیر بر خاک غلطاند دلیر خان از خیمہ برآمدہ
 گفت آفرین ہزار آفرین من از ملاحظہ تہورتو ملاحظہ شدم اگر مسلمان میشوی امان میدہم
 داد اجی جواب داد کہ ما را امان شما بچکار می آید اما آفرینندہ باید از خداوند نعمت قدیم برکشتن
 و برائے زندگالی سہل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی **۱** کہ خصم بشمار شود و آنروی تہرتو
 آنکس کہ جان ستاند و جان میدد بیک است **۲** این بگفت و قدم بیشتر نہاد و خواست کہ ضربے
 بد دلیر خان رساند دلیر خان سبقت نمود و تیرے بر زردی گیران ہم ریختہ کارتس تمام ساختند و در آن
 معرکہ سی صد جوان دلاوری پہلوے یکدیگر نفس سہل نمودہ خوابیدند - دلیر خان تعاقب فراریان
 نمودہ بدر و از قلعہ رسید و بمحصوران پیغام فرستاد کہ چرا جان رایتگان میدہند و بے
 سردار تہ کے جنگ خواہید کرد و ہمہ ہا از بالائے فصیل بہانک بلند گفتند کہ با یک یک و آ
 نبات خود قلعہ ایم سیوا جی اندیشہ را در خاطر جا دادہ ہمان وقت ایندراؤ و پیراجی ہنہتہ
 و ناگو جی بکشا جی جوسی و بسواس راؤ کہ از سمت ان او بودند ہمراہ گرفتہ و آنہارا از مالائی
 مر وارید و حلقہ ہائے مر وارید و طترہ **۱** و جامہ ہائے زربفت و کراہ ہائے مرصع و جواہر
 بسیار آراستہ و باشخاص و دیگر نیزہ خشیدہ و پو شائیدہ و ہراسپان پرسی پیکر ساز و سامان
 مرصع انداختہ و زین ہائے زرد و زرد پاکھر طلا دکنڈہ و پٹہ طلا کار بستہ سوار کنایندہ -
 و خود جامہ و دستار سفید پوشیدہ و بسواس بارادہ طاقات مہاراجہ جے سنگر روانہ شد
 چہر ان نزدیک رسید و در لش انڈیشہ گذشت کہ بے اطلاع میروم اگر کسے باستقبال
 شیر وازدہ عالی از خدمت نیست و خداوند کہ طاقات چگونہ صورت بند و درین اثنا شیر راجہ

باستقبال برآمده با غز از تمام برده بر سینه بر او نشاندند. اندر او که یکی از
 سرداران عمده بود و هفت پاپوش سیواچی در بغل گرفته بر لب فرش استاد و تمام
 مجلس از مکتل پوشان چهرای رشک کان بدیشان گردید. رفیقان میرزا را چه چه
 ندانیدند سیواچی بر خاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط
 خاطر خواسته و بدلیرخان مطلع کرده بنائے مصلحت گذاشتند و پیرخان از محاصر
 قلعه پوزند بر خاست سیواچی بست و هفت قلعه بدلیرخان و غیره سرداران بادشاهی
 تفریض نمود و استدعائے قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام شده بود کرد و چنانچه
 همان زمان سیدی سندروس و سیدی یاقوت را طلبیده تاکید کردند که همه قلاع
 جزایر سیواچی را گذارند. آنها عذر فرمان بادشاهی آورده منحصر بر صد و در جواب عرض
 داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز مقبول نیفتاده سرفرازی فراوان بحبشی با فرموده
 بجایگزین و خطاب نواخته حکم تیاری دو منزل چهار سو غراب فرستادند و پاسبان
 قلاع و ولک رویه تنخواه بر محاصل بندر سورت سیواچی استدعا نمود که بعد ملازمت نقل
 را جیور بجایگزین مرحمت شود و همه بپذیرفتند آخر الامر سیواچی پس خود را با خود گرفته بهر
 راجه رام سنگه روانه حضور شد چون نزدیک دارالخلافت رسید به زبان آورده که من گویند
 نخواهم کرد. رام سنگه فهمانید که این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم سیواچی
 سکوت نمود و پادشاه باستماع چنین کلمات بے باکانه نظر احتیاط محراب پاس
 سردار قبال کوتاه و تنگ بر دروازه بارگاه نصب گنابند. و اخبارت رفت که برنگاه
 پاسبان درآمدن سیواچی سفر و کند نسبی صدائے مهربان آوردن بلند ساز و الحاصل چون
 سیواچی بر دروازه کوتاه رسید و دروازه پاس تنگ و کوتاه دید یک پا اول گذاشت
 بدون خم کردن سینه اندرون رفت و در وقت دار و فرقه اتهام مقابل شده پاسبان گنابند
 سیواچی دست بر دروازه قدم پیشتر گذاشت و سردی دست بسته شده نزدیک تخت

رفت رام سنگه اشاره کرد که بر پایه امر اسکے عظام بایستد سیواچی منفس شده بر پنا
 صدر اسلے بحضور حضرت نشست رام سنگه و دیوان اسلے سیواچی را پشت داده رو بر
 پادشاه استاند و معروض داشتند که چون در بار ندیده است تاب بیت سلطانی
 نیا در وہ حالت بیجا کرد و ہم قولنجی در شکم دارد که وقت بیوقت او را میتاب می سازد
 بادشاه فرمود رخصت شود بعد روانگی او سیدی نو لاد خان کو تو ال را اشاره
 که نظر بند دارد سیواچی رنگ حضور و مال کار در یافته از ہا وقت در پے تدبیر خود
 شد و معرفت رام سنگه معروض داشت کہ چیزے تحایف از دیار خود آورده ام میخواہم
 بحضور بگذرا نم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید کہ در باب رسانیدن
 بہ امر اچہ حکم امر شد معنایقہ نذار و بجانہ ہر کد ام بفرستد شاہی پدر سیواچی از استماع
 این خبر کہ سیواچی مقید شد سخت متالم گشتہ دست از لذات دنیا برداشتہ بخواب خود
 گردید کہ سیواچی عموزادہ شاہی کہ بخدمت راہ کھل کرن بود و بعد وفات راہ تار کن نیا
 شدہ انزو اگزیدہ بعبادت ایزدی میگذرا نذ احوال شاہی شنیدہ خود را بخدمت
 شاہی رساندہ تسکین بتلی او پرداخت و بر سوچی پس خود را بخدمتش گذاشتہ
 خود با خزائن فراوان بے معلوم راہ شاہ جہان آبا و گرفت تاراہ متا ص سیواچی تدبیر
 کند شاہی بر سوچی را بجمیعت سی ہزار سوار بہ تنظیم کرنا تک گذاشتہ خود بر کنا کرشنا
 سخی پرستی مشغول گشت و ریخا سیواچی از ارسال پشتارہ ہاسے شیرینی بمیوہ منصب
 و نوکران پادشاہے را غافل ساختہ راہ آمد و شد تحایف و پٹارہ ہا مفتوح داشتہ
 و خود را بہ تمارض زدہ تمام تمام روز بہ بستر افتادہ ماندن آفا نہا و چون یک دور
 برین وتیرہ بگذشت لگا بہا نان را گفت کہ من طاقت شور و غوغائی شما ندارم دورتر
 بیرون از اینجا قیام نمایند تا دم زاست کنم دآب و طعام بملق من برود پاسبا نان
 برین سخنان جبہ و نرم فیہ خوردہ تغافل گزیدند از انجا کہ از آمد و رفت مسجد پٹارہ

به بهانه تخفیف و هدیه از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور قرار گرفت
 و پاسبانان را نظر بکرم حضور بجای تعویض کمتر مانده معتمدان را که از سابق ایما و اشاره بود
 روزی در وقت داده و پیراجی نامی را که بر و اعتماد کلی داشت از مکانی مطلع ساخت که منتظر
 باشد چون از همه سو دل جمعی حاصل گردید وقت شام که در بازار با کثرت آمدند مردم
 و از دوام نام می باشد خود همه پسر در پشمار باشند بر آمد و بیرون شهر از پشمار هاندرسته
 با پیراجی ملاقی گشته راه غیر متعارف که در حقیقت پیش گرفت و بوقت بر آمدن از مجلس بهر جوی
 نامی را که آمده و شد او در آن حالت بود بجای خود بر پلنگ خوابانیده یکی را بخند متکار پیش
 گذاشت بهر جوی قیاس بسفیده صبح معتمد متکار بعبادت مهبود و بحلیه قضایه حاجت بر آمد
 پس از آن پرسیدند که سیواچی در چه حال اند او جواب داد که در خواب اند تمام شب در دوسر
 بسیار مانده غل و غوغا کمتر کنند که لحظ چشم ایشان گرم گردید این بگفت و راه خود پیش
 گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون صدای برخواست چون کیداران از سر کار
 آگاه گشته معروض داشتند احکام شدید فشر نفاذ یافت که راهداران و گذر بانان طرق
 و شوارع خبردار بوده نگذارند که برود الحاصل هر چند سعی کردند اما فائده مترتب نشد مرغ
 از تقصیر حسته باز بدام نیامد سیواچی طے منازل شبانه اختیار کرده در روزانه در غار
 و با دید بسد برده بلباس جوگی و اقیانان بهتر رسید و بهر نهالهای پیراجی که رفیق حالت جبر
 و بلا سفید بود بکشناچی و کاسی جی برادران او که در اینجا بودند و در خورد و سنبهاچی پسر خود
 که بنا بر سفید سن طاقت پیاده روی نداشت سپرد آنها نمود که با خود محفوظ داشته مانند
 بر همین پسران تربیت نمایند و خود سیواچی در بنارس آمده از راه کوندوانه بهاک نگر را
 که الحان بحیدر آباد شهرت دارد دیده در مالک خود داخل گردید و چون براسه فرستادن
 سنبهاچی پسرش بکشناچی و کاسی جی عنوان باگفتند بود بعد چندی آنها بهمان دستور
 محفوظ رسانیدند اگر چه در راه مخاطرات چند در چند رونمود و اما حافظه حقیقی سلامت گذراند

چنانچه جاسے گدر بانان آثار متول بر پیشانی سنبها جی دید متعرض متفحص مشدند اما
 همراہیانش کہ ہمہ زمین بودند رفع مظنہ از ہم طعمای کرده و سبز آنہا را خشتو و گروانیدہ سنبھا
 محفوظ بپدرش الحاق دادند سیوا جی بر وصول پسر شاد و بانیہا نمود چند روز شاد و یا نہ سرور
 نواخت و آن ہر سہ برادر را بخطابت لایقہ و الفام یک لک ہون سہ فر از ساخت
 و خود بنگاہ داشت سوار پیادہ متوجہ شدہ در قلیل ایام بہست و بہت قلاع کہ بمیرزا
 را جہ گذاشتہ بود متصرف گشت و بہرست و استحكام آن پرداخت چون اینخبر بمسابع
 عالمگیر پادشاہ رسید نفل در آتش شد سہرین اثنا منہیان خبر رسانیدند کہ کہیا جی عموی
 سیوا جی در تہرہ مقیم است اورا مع عیال و اقارب سزا ولان شدید فرستادہ طلب جفتہ
 نمودند او جواب و سوال تند و درشت کرد ہمہ را در تختہ کشیدہ گشتند سیوا جی در کوکن ^{قلعہ}
 نو یکے با سم من رنجن و دیگر بنام سہری در وہن بنا نمودہ از سامان رزم مرتب
 ساخت و در بان ایام خیال تخت نشینی بطور راہا سے ہند نمودہ از بنا رس کیسا
 منجم را طلب داشتہ در ساعت مختار در را سے ہند گڈہ بہ تخت نشست و آن مکان را
 براج گڈہ موسوم ساخت و بہر دم دیگر پروانگی داد کہ عمارت پختہ احداث کنند و براے
 خود بہت منزل کہ ہر یکے نام علیحدہ دارد تعمیر فرمود و بیتل پور سے نام در ویش ہند
 کہ آنرا سنیاسی گویند و در بنارس پست نشین ریاضت بود طلب داشتہ مرید
 و برائے سکونت سنیاسی مذکور مکانے دل حسب در سنگم ایشور ترتیب دادہ و جبہ
 معین کرد درین اثنا سنبھا جی پسرش از در تہجدہ باد لیر خان کہ از امرائے عمدہ
 بادشاہے است بخیاں اینکہ خود جوہر شادت بظہور رساند پیوست و لیر خان بجز
 ملاقات دستگیر نمودہ بجنور بادشاہ عرضی نمود بادشاہ باحضار آن تاکیدات
 نوشت درین اثنا او بر حرکت لغو خود نا دم گشتہ قابو دیدہ بہرست و خود را پیشین
 رساندہ بدستور دور رعایات گشت سیوا جی را کہ ازین ماجرا کلفتی رسیدہ بود بد

بالفت شد از اجتماع اخصا فراتاب سلطان بر دلیر خان نازل گردید دلیر خان
 تاب تهر نیاورده خود را مسموم ساخته جان داد پادشاه بنزاده شاه عالم بر اسے
 نظم دکن دستورے یافت و میرزا راجه سنگه و راجه بها سنگه و غیره سرداران
 راجپوت همراه تعیین شدند و سیواچی مطلع گشته پیراجی را آورنگناست دیوان و
 ایساچی بخشی و پرتاب را و کو جر که هر یک صاحب نوبت بود بخدمت پادشاه بنزاده
 فرستاده معرفت میرزا راجه که از سابق معرفت داشت بناسے معالحت گذاشته
 بست و هفت قلعه بلا زمان پادشاه بنزاده تسلیم نمود و تا سه و نیم سال بر عهد خود مستقیم
 ماند بعد ازان برسم خورد و پرتاب کو جر و پیراجی که بحضور شاه بنزاده صیغه و کالت سر انجام
 مے دادند معامله برعکس دیده بتقریب زیارت برآمدند کسان سیواچی بر قلعات
 در عسے قلیل دست یافتند بلکه تمام ملک بکلانہ بتسخیر آوردند سیواچی راجه روزی را
 بران قابض ساخته تقید نمود که همه افواج متعینند خاندیس و بڑا بفاصله پنج کر و سه
 سورت فراهم شوند و خود بر روز موعود ویلغار کرده در انجا رسیده بلده سورت
 تاراج نمود و اموال بسیار ضبط آورد و به عالم گیر پادشاه عریضه بکمال شوخی و
 جسارت نوشت که ملک دکن از سابق مورد فرزند ان نظام شاه است و پادشاه
 بند بند و ان میرسد آنحضرت عبت عبت بملک غیر نظر و دخته تیضع اوقات بینا بند
 تسخیر این مالک آسان تصور نخواهند کرد گویند عالم گیر پادشاه بمقتضائے وقت
 ملاحظه عرضی نموده در تدارک تغافل فرمود و چند عرائض مرقومه سیواچی در سفاین مر
 یافت میشود ازان جمله نقل عرضی که در باب معانی جزیه بند و ان نوشته و شهرت تمام
 دارد در اینجا بقلم مے آید تا معلوم ناظران شود که چها کلمات ناما ایم بجناب نخل سبحانی
 بر زبان خامه می آورد

عرضی سیواچی بعالکیر بادشا

شکر عنایات الهی و توجہات بادشاہی کہ انہر من الشمس والقمر است بجا آورده بعض
 شائبہ نشاہی میرساند کہ اگر چه این خیرخواہ محب طالع خود از حضور والا در کنار آمدہ اما
 در لوازم سپاسداری و خدمتگاری ہمہ وقت چنانچہ باید و شاید حاضر است و حسن
 خدمات و نیکو تر دوات خیرخواہ بر سلطان و خانان و امیران و میرزایان و راجہ ہا
 و رایان و رانائے مملکت ہندوستان و ولایت ایران و توران و روم و شام و کنا
 ہفت کشور و مسافران بحر و بر ظاہر و باہر شاید بر خاطر دریا مقاطر نیز پرتو افگندہ باشد
 لہذا حسن خدمات خود و توجہات والا نظر داشتہ سخنان چند کہ بر دولت خواہی
 و خیر اندیشی خاص و عام متضمن است معروض میدارد کہ درین ایام بظہور پیوستہ کہ بتقیب
 ہم خیرخواہ زرہا بر باد رفتہ و خزانہ بادشاہی تہی گشتہ بنا بران فرمودہ اند کہ از فرست
 بند و مبلغی بعینہ خزیہ تحصیل نمودہ سامان سلطنتہ سرانجام دہند حضرت سلامت بانی
 کشورستانی حضرت عرش اشیانی اکبر بادشاہ تاج پنجاب و دو سال بہ استقلال تمام
 وادفرماز واسے دادند و بادین و آئین گروہا گروہ مختلف از عیسوی و موسوی و دوا
 محمدی و فلکیہ و ملکیہ و عصریہ و دہریہ و برہمن و سیورہ طریقہ اینقہ صلح کل اختیار نمود
 رعایت و حمایت ہر یک پیش ازہا و خاطر دریا مقاطر ساختہ بقطاب مستطاب جلالت گرد و معرفت
 و موصوف گردیدند و بیامین این نیت علیا بہر جانب کہ نگاہ میفرمودند فتح و اقبال
 استقبال می نمود و اکثر مالک دران زمان بحیطہ تسخیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورانی
 جہانگیر بادشاہ بست و دو سال بر تخت ددلت و اقبال ملکیہ زودہ دل با یار و دوست و کار
 کامرانی فرمودند و حضرت علین مکانی صاحب قران ثانی تاسی و دو سال سایہ فیض پایہ
 تاج مبارک بر تارک جہانیاں گسترده عمر قرن ثانی و حیات جاودانی کہ عبارت از نیکی

و نیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آثار کردند و اندازۀ شان و شوکت و صلاحیت
 این بادشاهان عظیم الشان درینجا قیاس توان کرد که بادشاه عالم گیر و پیردی و
 نکادداشت دستور آنها در مانده به تمجید است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند اما تحت
 ایزدستعال را شامل حال جمیع مذاهب و مشارب دانسته غبار تعصب را گرد خاطر راه
 نمیدادند و خلق الله را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان با مرعی داشتند
 که بر صحیفه روزگار باقیست و دعائے و شائے آن پاک گوهران تا ابد الهی بر دل روزگار
 صنیر و کبیر جان گیر است ازان جااست که از برکت نتایج نیت مدارج دولت و معارج
 عظمت آنها روز بروز در افزونی و افزایش بوده و خلق الله در ان عهد با امن و
 امان فارغ البال و آسوده حال در کسب و کار خود اشتغال میداشتند و در حضرت
 الشریک و قلعت از تصرف رفته و باقی عنقریب میرود که در خراب نمودن و ویران
 بر چهار طرفه تقصیر نمیشود در عایا یا پامال و حاصلات هر محال در پایه احتمال بجای
 صد بنر ایک بنر دشوار دار و بر گاه که فلاکت و افلاس در دولت خانه بادشاه
 و بادشاه بنزاده خانه کرده باشد احوال امیران منصبداران معلوم و متعنه است که
 سپاهی در شورش و سوداگر در زناش و مسلمانان گریان و بیهودان بریان و اکثر
 مردمان بنان شب محتاج اند در و بطیای پنجه می نمایند قوت سلطانی چگدیه تقصیر
 که تکلیفات جزیه ضمیمه این حالت پر ملالت گرد و در از مشرق تا مغرب شهرت میرود
 و برکت به روزگار ثبت میشود که بادشاه مندستان بر کچکول گدایان رشک آورده
 از برهمنان و سیوره با و جوگیان و بیسراگیان و محتاجان و مسکینان و در ماندگان
 و افتادگان جزیه می گیرد و بر کیسه گداسے جو انفرادی میکند و نام ناموس تیموری را
 فرود می اندازد و حضرت سلامت در اصل کتاب ایمانی و کلام ربانی را اعتبار نمایند
 رب العالمین فرموده اند **لَبَّ اَلْمُسْلِمِیْنَ وَ كَفَرُوْا اِسْلَامُ** که نقطه مقابل اند بزرگ

آمیزی و طرح انگیزی نقشند حقیقی است اگر مسجدی است بیاداربانگ نیزند و اگر
 بت خانه است بشوق او جرس می بیناند تعصب بر دین و آئین کسی نمودن از کتاب
 منحرف گردیدن در نقش نقاش خط کشیدن و خط خطا چیدن است شورش است عزیمت هر چه
 بینی دست روبرو سه منتهی به منوت هر که گیر و غیبت صنعت گراست هر عالم عدالت
 عالیه جز به هیچ وجه جایز نیست و از روی حکومت بشری درست تواند بود که رعایا
 از جمیع تکلیفات محفوظ و محفوظ باشند و ضبط و ربط یکدیگر باشد که زن جمیل تنها
 با زور زیور از ملکه بلکه امانت و سلامت برسد تواند بود و درین دور که شهرها
 بناخت و تاراج میرود از صحرا چه گوید قطع نظر از سخن الضاف و عدالت آهنگ جزیه
 بر قانون مبنی سازاست و در زمان پیشین سلطان احمد گجراتی را که روزی با
 تیره از شاه راه حقیقت بر آورده در خارزار چنین خیال باطل افکنده بود زود
 مستاصل و مقطوع النسل گردید در برابر زبان واقع گرفتار شدن مراد بخش نام
 بجز دین اراده فاسد غیرت نامه است برائے ظالمان و جزوی مصلحتی منجمه خزان
 صیغه مذکور که از احمد آباد در خانه مراد بخش بنام داراشکوه رفت چون شعاع آتش
 خانماش گرفت **آتش سوزان** نکلند با سپند **انچه** کند و و در دل در **منده**
 بهمه حال صلاح دولت موافق وقت آنست که خاطر دریا مقاطر را از کدورت تعصب
 مصفا ساخته آزار مردمانی که حلقه اطاعت و انقیاد بگوش دارند منظور نظر محبت **بفرمان**
 اگر دین داری بجزیم آزاری و صواب در عذاب بندوان منحصر و تصور فرموده اند
 از انا و بی سنگه باید گرفت که سه گره بندوان اند بعد از آن از خیر خواه بگیرند
 چندان مشکل نیست برائے خدمتگاری حاضر اما موران و گلسان را آزریدن از عالم
 مردی و مردانگی بعید خواهد بود و عجب از آنکه از کی **دیو** تخوابان است که از حق نفس الامر
 باخاض میکنند و آتش پاره را خنجرش بینایند زیاده چه عرض نماید آفتاب عمر و دولت

از مطلع سکین نوازمی و غیره پروری تا بان بود خشان با دانتی عبارت عرضی
 در همان ایام سیوا پانامی ساکن روزگرا از قوم یالیکران که از ضلع کرناٹک اقامت
 داشت جمعیت بهم رسانده مصدر نسا و گردید سیواجی عزیمت تنبیه آن پیش نهاد خاطر داشت
 بتخل تا ام و آراستگی فوج قبایل هم با خود گرفت متوجه آن سمت شد و بعد از چند
 که زود خود را عامله یافت روانه بمسکن نمود چنانچه در ایام موعود سپه آورد نامش
 راجه رام گذاشتند سیواجی متصل سمندر درک رسیده مادران را جلبیده تباری
 جهازات نموده بر جهاز سوار گشت و در بدو نور پطیه رسیده با برادر سیوا پانایک آونتر
 کرده اورا گشت و با فرزین بسیار منظر منصور مراجعت کرده برائے گده رسید سیوا
 نایک سر اسیمه و لا علاج بمصالحه گرانیده سه لک هون سالانه بسم باج بر ذمه خود
 قبول نمود سیواجی او ماجی را بتفصیل آن مامور فرمود در همین ایام والی بیجا پور از تسلط
 روز افزون سیواجی و تنظیم قرار واقعی بر سوجی برادر زاده اش در ملک کرناٹک متوهم
 گشته یا جی نامی که پور پتره ساکن بدیل را برین داشت که بهر حیلہ و عذر بر شاہی دست
 یافت اورا مقید سازد با جی مذکور حسب الاشاره با و شاه شاہی را که بر کنار کشنا
 ترک یاست نموده مشغول عبادت بود و بهانه ضیافت طلبیده دستگیر ساخت والی
 بیجا پور بران مطلع شده حکم نمود تا شاہی را زنده و زیر زمین کندرن دولہ خان نواب
 صوبہ بیجا پور که با شاہی بیچمتہ داشت بجز و شنیدن این حکم استغفاسے نوکری
 در حضور بادشاہ فرستاده و در روز روشن مشعلها افرختہ بر دیو پترہی حاضر آمد
 و رخصت کعبہ پیشہ خواست والی بیجا پور بوسواس بلواسے و کنیان و نظا ہر پاس خاطر
 برن دولہ خان داشته حکم موقوفی قتل شاہی نمود و فرمود کہ رن دولہ خان پیش خود
 طلبیده عفو تقصیر التشن کناندرن دولہ خان همان زمان قاصد سریع السیر مع حکم نام
 نام کہ پور پترہ با جت یک من طلا بر قتل شاہی فرستاد و قاصد در آنجا وقتے رسید

کہ شاہی راتا گلو دفن کردہ بود چون از جیانتش باقی بود از ان مہلکہ بر آوردہ بیجا پور
 آوردند رن دولہ خان حسب احکم باستقبال شتافہ بلازرت شاہی رسانید و بتیاً
 خلعت و قیل و شمشیر و غیرہ سر فراز گردانید و پانزدہ روز نزد خود داشته و بصیافت
 ہائے غیر مکرر پرداختہ خصدت کرنا تک و ہانید شاہی از انجا اجازت حاصل کردہ در
 گوہر مالاکر انت آمدہ سیوا جی را بسزائے کہوڑ پڑہ مدہل کر نوشت چنانچہ اوسیلغار بر سر
 کہوڑ پڑہ رسیدہ ہنگامہ کارزار گرم نمود آخر بعد کشتش و کوشش بسیار بکشتہ شدن سپہ
 کس طرفین کہوڑ پڑہ دستگیر گشتہ مقتول گردید و اہل و عیالش اسیر سیوا جی شدند مگر
 ایک جی پسرش کہ در ان مجمع نبود بدست نیامد سیوا جی زنان جلد را رہا کردہ ہمہ را
 بقتل رسانید چون این ماجرا بشاہی معلوم شد سرور گشتہ بر سو جی را ہمراہ گرفتہ
 بارادہ ملاقات سیوا جی کہ در پونہ اقامت داشت از راہ پر نالہ رہا شد سیوا جی استقبال
 نمودہ سعادت ملازمت پذیرد دریافت و بعد داخل شدن در مشکوئے خاص ماور سیوا جی
 کہ از مدت متروک و طلاقے بود بملاقات شاہی رسید الحاصل شاہی دو ماہ جہان پسر
 ماندہ معاودت بکرنا تک کرد چون رن دولہ خان در ان اوان ہمہ شوندہ بد نور
 توجہ داشت شاہی نظر با حسان جان بخشی در اداد او کوشید و مکرر بملاقات ہائے
 یکدیگر نشا طہا اند و خند رونے شاہی بعات مستمرہ اسپ سوارہ بشکار رفت و بے
 بر فرگوشے اسپ تاخت کہ ناگاہ ہائے اسپ در کوسے فرو شد شاہی بر زمین آمد
 پائے اسپ بشکش افتاد و کارش تمام گشت رن دولہ خان بر سر وقتش رسیدہ ہمراہ
 منزل رساند و بر آن زمین بانے ترتیب دادہ آن موضع را بمبارف مدفن استخوانش مقرر
 نمود و اہل بیجا پور ہائے ضلعی اموال شاہی بر چند خواست اما بر سو جی بجائے خود مستقل
 بودہ سالم مع اطفال و اطفال نزد سیوا جی رسید سیوا جی اور اقوت بازوئے خود دست
 آفرین باگفتہ سرکردگی لشکر خود دانستہ داد و بختاب سینتاپتی تاخت تا آنکہ ہر سو جی

اطمینان بجهت رسانده دست به نسیب نواح بیجا پور کشاد و پیٹھہ شہر غارت کرده برینا خیرالام
 والی بیجا پور تدارک دشوار دیدہ سہ لک ہون سالیانہ قرار دادہ ملک را از دست سیہ
 محفوظ داشت سیوا جی سیام جی را تحصیل آن امر کرده خود جانب حیدر آباد و
 شہر را محاصره کرد تا نا شاہ عمدہ برائے دشوار دیدہ بصوابید ما و نا دیوان نہ لک ہون
 سالیانہ قرار دادہ و مجموعی اندوخت سیوا جی را روز بروز استقلال تازہ نصیب شد و
 متواتر دست داد و زرباے خطیر تحصیل نمود و با دیانت رائے مقصدی بیجا پور ترمیم
 ساخت کردہ و اورا ہشت ہزار ہون سالیانہ مقرر کردہ خود از پرگنات بیجا پور بسیار
 بسیار بوصول آورد و خداوند پور را تاراج نمودہ فراوان غنیمت اندوخت و از انجا
 کوچ کردہ بر ملک ہزار پورش نمودہ متمولان کار خجہ را در دست آوردہ نہ بسیار فرا
 چنگ آورد و پیلاجی پتہہ را دو لک ہون دادہ خصمت کرد کہ در کوکن رفتہ خیرات تمام
 و خود غراہا تیار کنانیدہ و بریشن پور رفتہ متصرف گشت و لکھا ساونت را کہ از کوکرا
 نظام شاہ بود سی صد ہون در ماہہ کردہ رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سدراہ
 آمدن او کردید اما حرکتش مفید نیفتاد سیوا جی سیامراج و با جی کہولارا در راجپور
 پیش یوسف خان پیر زاد خان فرستادہ پیغام کرد کہ ہمہ جزایر مقبوضہ را و الگذا رند
 و عیوض آن زو جا گیر خاطر خواہ بگیرند آنها قبول نگردہ ہر دو کس را محبوس ساختند
 مشا را ایہا بقسم و سوگند از بلا بر آئند و بحضور سیوا جی آمدہ ظاہر کردند کہ درخواست
 جزایر ہا مناسب نیست زیرا کہ ما قسم عدم درخواست خوردہ آمدہ ایم سیوا جی گوش
 بر سخن آنها نداشت لہذا سیامراج استغفائے نوکری کردہ گوشہ گرفت سیوا جی پیش
 پیش یوسف خان فرستادہ پیغام مذکورہ کرد چون جواب با صواب نیافت دریا سار
 بود دولت خان و مانا جی بہانگرا و ارمانان را با جمعیت معقول تعین نمود و آنها از تری
 و خشکی یورش کردہ محاصره نمودند لیکن افتاح قلعہ صورت نیست بنا بران نیلو پتہہ مورچا

قاجیم داشته خود پادشاه سیواچی رساند عاریس قلعه فرصت یافته نزد والی بجای آورد
 طالب ملک گردید و از آنجا درستی کرده معاودت نمود و نواح سیواچی هر چند حایل را
 داشتند اما او محفوظ بقلعه داخل گردید سیواچی در گرفتن قلعه جهد فراوان بکار برد
 و اسباب قلعه گیری آماده ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و نواح را
 تصرف آورد و بتعمیر و ترسیم قلعات اطرافش که تصرف آورده بود امر نمود و جهت همیا
 داشتن ذخیره در هر قلعه تقید بلیغ کرد و مور و پنبه و نیل و پنبه که از مصاحبان او بودند
 گذارش نمودند که در احداث و تعمیر قلعات خزائن بسیار بخرج آمده و بر قلعهها
 بسیار متصرف شدیم حالاً صرف زربان چیز باعث است سیواچی ازین سخن رو
 در هم کشید و گفت که درستی قلعات موجب آبادی ملک و اطمینان رعایا و براس مخالف
 است خدا نخواسته اگر عالم گیر باشد در استیصال ما کمر بندد و بدتها باید که از تسخیر
 یک قلعه برآید پس مدته العمر او در همین تردد و سرسنگ زدن آخر خواهد شد و ملک
 و در دست از تصرف او خواهد رفت اولی اینست که در همه قلعات عمده ذخیره و اذوقه
 و سامان بسبب و ضبط آنقدر مهیا باشد که دو از ده سال وفا کند الحاصل از این
 روز در استیقام بر مکان قرار واقعی کوشیدند درین اثنا خبر رسید که سیدی سندر
 بر نواح سیواچی که قلعه را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواچی انصرام آن مهم
 منحصر بر ذات خود دانسته در صد و غنیمت آن سمت گشت چون موسم برسات بود
 فی الجمله توقف نمود و بر لیس قطع جهاڑمی از کلیانی تا به میری و پاک نمودن راه هاست
 تبر دار و خارا اشکاف بهمراهی مور و پنبه گذاشت چنانچه او روانه گشته ترودات خوب
 نموده قلعه جو را تصرف گشت و بکر م شاه زمیندار آنجا دستگیر کرد و بنا بر آن دهان
 و میران نایکو اڑمی شیوه سفیدی گزیده قطاع الطریق پیش گرفتند مور و پنبه به
 پنبه آنها پرداخته مومن گداه را که دارالمقر مفسدان بود و غیر مفتوح کرده تاراج نمود

د بکره شاه محبوس را بقتل رساند و بارها را در دیران نایک و ارضی تاب مقابله نتوانید
آوارگی گردیدند مگر راجه رام نگر که قدم استقامت انشده و دستگیر شد همه ملکش
بقبضه مور و پنتبه در آمد سیواچی درین ایام جانب سالیبری و مالیری که از قلع مستحکم
بودند فوج کشی کرده محاصره نمود و بهلول خان نویدار لمانجا با جمعیت خود در
شعباعت داده آفراده گردید گرفت و شکرش لغارت آمد سیواچی از انجا مطلق
و منصور بر نعل گداه یورش نمود و مفتوح ساخت و مرست آن به آنجا پنتبه و انجا
سپرده جانب کر نایک رخت کشید و بر هر مکانی که گذر کرد پیشکش سنگین بدست
آمد چون برگزگهاٹ راجپور گذشت شهره خداپرستی بابایا قوت در ویش شنیده
بلاقات پرداخت در ویش مذکور که حالت جذب داشت یک موسے سفید از برد
خود شکسته بترگا بسیواچی داد سیواچی آن موسے سفید را تقاضا و انست دانسته
تفویض گویند بشناخته نمود که در طلا گرفت بطور تقوید ساز و اتفاقا موسے مذکور از
بیش بر زمین افتاد و گویند این معنی موجب بد آمد مزاج سیواچی گردید گویند بشناخته
نور و غتاب نموده از خدمت نوحه داری معزول ساخت و از انجا برائے ملاقات
را داس نامی فقیر مندوسے مراض بنیت امداد تسخیر راجپور رفت فقیر آگاه دل بر زبان
راند که فتح قلعه بتر و بسیار خواهد بود بعد از زیارت فقیرے دیگر که پرمانند نام داشت
رفت معروض داشت که اگر همین جهت و الا فتح قلعه راجپور می شود سرپرگنه یک موضع
جهت مصارف جناب مبارک خواهیم گذرانند در ویش مذکور بر زبان آورد که این همه
دیہات از نواح حیدرآباد و ٹراڑ و خاندیس و بکلانہ و مالوا و گجرات باید داد سیواچی
این ارشاد را از تقاضا دل عظیمه دانسته مسرور گردید و یقین دانست که اینهمه ممالک بر
زبان فقیر صاحب کمال گذشت مسخر خواهد شد چنانچه در قلیل ایام ارشاد در ویش
بطور پیوسته سیواچی پنتبه را برائے دستگی بناست مودت پیش ابو الحسن تانا شاه

والی حیدرآباد فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خواهان ملاقات گشت
 و همه جمعیت خود را بیرون شهر در سوادگوشه محل گذاشته جریمه بلاقات پرداخت
 و تا سه روز در دولت خانه شاہی مہمان ماند و قسمی در عیش و عشرت مستغرق شد
 کہ مردم دورباش او از عدم برآمد متوہم گردیدہ اطراف دو تہمانہ بقصد دیدار فرہم
 شدند سیواجی این معنی را خیال کردہ خود را در حجرہ کہ نمایان ساخت و موجب تشکیں
 متوہمان گردید تا نا شاہ از ملاحظہ حالت لشکرش کہ سبہ خدا سے آقاہ دلاور و شیر
 شکار بودند بغایت محفوظا شدہ فرمود کہ آیا ازین دلاوران کسی ہست کہ با نیل لہا
 مقابلت نماید سیواجی ایسا جی نامی روئین تن را اشارہ کرد ایسا جی بچہ دایما از اسپ
 فرود آمدہ رو بروی نیل مست کہ در جلو خانہ حاضر بود قدم افشرد و بہر چند نیل چلما سے
 خشم گین کرد اما از جانرت آخر الامر غلبتہ از تیغ بر خرطوشش زد کہ دو پارہ گردید و
 نیل گرخت سیواجی مرجا بانگ بلند گفتہ کڑہ مرصع کہ در دست پوشیدہ بود بطریق
 انعام از حجرہ کہ بر تانت و سلطان نیز در ابا انعام لایقہ نواخت الحاصل سیواجی بعد پذیر
 تواضع جواہر نیل وغیرہ از نا شاہ مرخص گردید چون درین محبت با جوہر لیاقت بالاج
 منشی کہ ممتاز اقران بود نا شاہ را معائنہ شد و درخواست او از سیواجی کہ بوقتش ناگوا
 دیدہ پذیرفت سیواجی سہ لک ہون بمرہم پادشہا بخشیدہ دہ ہزار سوار و دہ ہزار
 پیادہ تعیینانی ہمراہ گرفتہ جانب کرناٹک کوچید و چون زیارت گاہ بلکا ارجن کہ از
 معابد معتبرہ است فایز گشت خواست وقت پرستش خود قطع کردہ شاربیت ساد
 رفیقانش بمبالغہ مانع شدہ ازان ارادہ باز داشتند الغرض از اینجا جانب چینی نشا
 ہا آن ملک را کہ دران وقت شخصت لک ہون حاصل داشت سخن نمودہ در اینجا قلعہ ہا
 احداث کرد و بعد ازان تراجعت نمودہ افواج حیدرآباد را رخصت دادہ بکرناٹک رسید
 و از ایکاجی براور خود خواہان زراین و خزاین پدہ شد او متوہم گردیدہ فرار گزید سیواجی

از اسنجا پنجا در آید آن الکه که چهل لکبه سون محاصل بود متصرف گشت در کهوناته
 دیوان ایکاچی را بدان ممالک قایم کرده فرمود که ایکاچی را و جمعی نمود و به ملک
 قدیم و جدید سلطه داشته خود به نیابت پردازد از اسنجا بر مالاداری تاخت آورده
 غنیمت بسیار جمع کرد و بر فیغان گنج شایگان داده به نیاز ساخت چون رگهونا
 از ایکاچی بر جاده درستی نذید تمهید نوشته ایکاچی را مستقل ساخت و رگهونا ته را
 بدستور قدیم بر دیوانی او مامور داشت چون از همه سو فراغش دست داد خیال بجز
 شدن در سرش گرفت کیکا بخت را که از چند تان مشهور بنا بس بود طلب داشته
 طریق عبادت بر همان آموخت بر همان دیگر بر این اراده واقف شده بخت مذکور را
 مخفی مانع آمد نذید و اچی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم بر اینه را از کار و خدمت موقوف
 داشته گفت که این گروه بد طینت گدا پیشه نظر به بزرگ نهادی واجب است خدمت الهی
 اما این با توقع خیر سگالی و آقا پرستی هیچ نیست و بجای آنها قوم بر بهوان یعنی کاینا
 مامور نمود هر چند مقربان در سفارش بر همان و بجالی تعلقات کوشیدند پذیرا نفرمود
 بنهاجی پسرش نیز با اطلاع این معنی نیلا پنته دیوان خود را که از قوم بر اینه بود تغییر ساخت
 بجایش یک کس کایت را مامور کرده بر بهوپال گداه تاخت و آثر اجبر او تهر مفتوح نمود
 پانصد ایراد است و پاشکته گشت سیواچی خبر شادت فرزند در یافته مشتاق ملاقات
 شد و در راه گداه آمده از دیدار فرزند از جند ذخیره خرسندی اندوخت و وقت
 ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و نیز خنجر و اسنجا کویید و بر جاننا پور که بست گرو
 او در ککاباد جانب شرق واقع شده دیده دست تاراج کشاد چون تکبیه شاه جان
 که از کلمان زمانه بود آب و بخش آبادی است مردم آبادی آن مکان را مان و پنا
 دانست و در آن خزید نذید سیواچی تسایر را کار فرموده و پاس ادب نموده همه را غارت
 کرد بلکه اشجار تکبیه هم بریده نسبت بشاه مذکور بآبادی بار و داشت و این وقت

آغاز ادبار او گشت نخست خان منصبدار بادشاهی را که با جمعیت جزوی متعینه جانان
 بود همان شب بشاره غیب شد که بر کیمیت فوج خود نظر نگردد و با سیواچی مقابل شود که
 بلاشک فوج از دست چنانچه صباح این رویا نخست خان خود را بے باکانه پشتکری سیواچی
 زد و پا و صف قتل جمعیت غالب آمد مردم بسیار از سیواچی باسد و بی سردار عمده
 بقتل رسیدند نریت بر شکرش افتاد و سیواچی را با از جازنت و یار لسه قیام در خود
 نیافت تا راسه گداه باز پس ندید و بالاجی او چی که بر او زنگ آبا و تاخته بود نیز از آنجا
 گریخته سیواچی ملحق شد سیواچی در راسه گداه رسیده شادی که خدائی را حرام
 پس با دختر پرتاب کو بر مقرر کرده جشن عظیم نمود در همان ایام مور و پشته از ضلع کون
 پس بکرم شاه زمیندار را که با اتفاق دبار اگوی شیوه تطلع الطریق اختیار کرده
 بود اسیر نمود و پیش سیواچی فرستاد سیواچی اشاره بقتل کرد و اراکوی بی گشت
 مراناید گشت که در خون من فتنه عظیم است و تداک آن دشوار خواهد بود سیواچی
 اظهار او بصیرت دانسته علی الرغم سرش بریده بر دروازه شهر اوخت همان شب
 خانه سیواچی را آتش گرفت و بجای مشتعل شد که اطفال آن از مقبور بدر رفت
 سیواچی از مشاهده این حالت بدرگاه و اسب العطیات رجوع آورده نیت خیرات
 بجزایر کند و غلبه با کین و غراب نمود تا آنکه ببرکت این حسن نیت شعله فرو نشست
 و اید آن بجال احدی راه نیافت سیواچی صباح آن ادا نیت بمل آورد
 و بعد از آن بکنار گنگ آمد خود را در میزان بازر سنجید و هزار ماده گاو خیرات کرد
 لفظ کهنی که بالامزکور شد عبارت است از نیت من غله الحاصل و بین اشک
 از غمازان و من نشین سورا با بی زوجه سیواچی که مادر راجه رام است سادت که سیواچی
 سنباجی پس خود را که از زوجه دیگر است میخواهد ولی عهد سازد چنانچه او را باین
 اراده از بنا لاطلبیده است و اغلب که عقیده در رسد و مختار ریاست شود و زنگه

ازین کلمات سه امیده شده زهر در طعام سیواچی انداخت تا آنکه او قالب
خاکی گذاشت کار پردازان باهم تفرق شده آتش داوند و راجا رام رلبه کردگی
بر داشته و ز فکر و نصیحه سنبهاچی افتادند و خطوط و سازش شعر بر دستگیر ^{فقره}
بارکان او فرستادند و خود جانب بنا لا حرکت کردند تا آنکه سنبهاچی برین داعیه ^{کلی}
یافت و در محافظت خود کوشید و بقیل ایام در تالیف دستکین ارکان دولت
مخفی پرداخته راجا رام برادر خود را مقید کرد و بنا بران مادرش بفریب نخر خود را کما
ساخت و نوالا بانی در آتش غم سوخت و فات سیواچی بست و چهارم ربیع الآخر سال کنه
و نو و یک سحری وفات نوشته اند.

کیفیت آغاز ریاست سنبهاچی بعد وفات سیواچی پدرش

چون سنبهاچی از طرف برادر و هلاک مادرش و بمعنی حاصل کرد و برسد حکومت
متکمن گشته توجه بر دغیه مخالفان گماشته بازاریاست گرم ساخت بانوچی بهنا
و او داعی گنگ را که مصدر فساد بود و بدقتل رساند و وابستگان سو باچی نایک را از مالک
خود بدر نمود و شفاعت هتی را از بهارک و کنوسه کی و نو کوچی سو لکر و هدی بنا لکر
جان بخشی مور و پنته اناچی پنت کرده خانهای آنها را ضبط آورد و محتاجی با باراک
از کاطان فن خود بود و حق تربیت برگردن سنبهاچی داشت از بنارس طلب داشته
و خطاب گیتی گلشن مطالب نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت
باتفاق او نشسته قانون چه انتظام ملکی قرار داد تا همیشه اجرائی عمل بدان دستور
باشد گنگاچی پر بهو و بالاجی موجه دار و بهیر و بی پنته و غیره سرداران صداقت کیست
مشیر تدبیر شبانه روزی خود مقرر کرد و برسد ریاست بر خا مندی خلاق و دولدار
رعایا نشسته موجودات کاو خانجات پذیرذات خود گرفته سپرد اشخاص متدین نمود

اگر چه در مآثر آصفی بیان اجمالی آن بر لوک خامه محرر سلور گذشته است اما اینجا
 بر طبق فرموده آبر موافق ترجمه بندی بکلمه اینکه الما مور معد و بتفصیل هر کدام می
 پردازم و الفاظ هند می را بدستور محاوره هند بنویسم می سازم از نقدیات و غیره
 چون پنجاه هزار لکبه زیور طلا چهار پله نه کنده می رسد میزده پله سه کنده می آهین آلات
 بست هزار کنده می سه آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کنده می بست آلات چهار صد
 چهار صد کنده می نفره چهار پاد کم شش کنده می برنجی و صد و هفتاد و پنج پله خشت
 فولاد چهار هزار کنده می مرادی یعنی ننگی مس شصت لکبه حواله صوبه داران مابست مصلی
 سه لکبه چون در قلعات پنجاه و چهار صوبه هزار مبول که مجموع بست و سه لکبه مبول
 می شود تمام شد موجودات خزانه تعجب که از اشرفی و روپیتج تقلیم نیاد در قشاید تحویل
 دیگران باشد همیشه جمع خرج آن ملاحظه میکرد و جواهر خانه از الماس و ماسک و پسته
 دیگر ارج در مرادید و مرجان و لیسینه و نسیم و کوسیدک و انگشتیرها و پرتله مرصع
 و پدک یعنی از لیسر و طره موارید و سه بیج مرصع و چند رکبه و سیس مبول و یک پتی
 باز و بند بیان کرن مبول لول کل کنگن با تکیا و چندی بلا قید شمار و قیمت تخمینا شصت
 مال مینویسد و در موجودات تو شک خانه که آنرا جا دار خانه میگویند پارچه پستی زر
 و دوزی یک لک تمان دستار و سیله زر و دوزی و ساده از جا های مختلف پنج لک
 پارچه ابریشی چهار لک شان باب پنج لک کمر بند گجرات و غیره پنجاه هزار کتاب پنج لک
 یعنی گنواب هماده یک هزار سفر لاطایک لک طاقه قرطاس سی هزار و دو دسته از آن
 افغانی و پیشه پانزده هزار بالا پوری هشت هزار دولت آبادی هفت هزار و دو دسته
 موجودات خوشبوی خانه ^{دخول کنند} و غیره قر نفل بست هزار پله بست کنده می جو تری یعنی بسباسه
 سه کنده می جابے پهل یعنی جزر بویه سی هزار کنده می زعفران چهار کنده می همبرده هزار
 کنده می ارگه دو کنده می چند پنجاه هزار پله پانصد کنده می کشنا کر چندین یعنی مندل

پنج کهنڈی کا فور چار کهنڈی عود یعنی اگر وہ کهنڈی گلال بست ہزار کهنڈی منقہ
 پنج کهنڈی اگر دس یعنی چار ہفت سے پہلے کهنڈی با دام دو کهنڈی خراسی ہزار
 کهنڈی کچور یعنی خراسی تر چار ہزار ہندسی مغز نار جیل پنجاہ کهنڈی الاچی سے کهنڈی
 روغن خوشبو چار کهنڈی روغن سنگدہ رای دو کهنڈی روغن جیلی پنج کهنڈی روغن
 پنجاہیل دو کهنڈی پیاری یعنی قوئل ہفت ہزار کهنڈی گوگل یعنی مثل پنج کهنڈی
 زر و چوب پانصد کهنڈی ہلبہ یکصد کهنڈی رنگی بر دو ہزار سی صد کهنڈی مغز و شتر
 بست ہزار شیشہ مرج ستر چہ ہزار کهنڈی خشک صد کهنڈی سیاب دو کهنڈی موجود
 مود پنجاہ و مطبخ شمالی ہفتہ کهنڈی کورم یعنی گندم دو لکھ کهنڈی نخود پنجاہ ہزار کهنڈی
 ماش دو از دہ ہزار کهنڈی مونگ بست و پنجاہ ہزار کهنڈی اور ہر کھنڈی کهنڈی روغن
 بست و پنجاہ ہزار کهنڈی روغن تلخ ہفت ہزار کهنڈی انگوزہ سے ہزار کهنڈی زیرہ دو صد
 کهنڈی صمغ سی صد کهنڈی کوی چندن دو صد کهنڈی گنجد سفید دہ ہزار کهنڈی برتال
 دہ ہزار کهنڈی ابرکہ دہ ہزار کهنڈی نیل دہ ہزار کهنڈی کسرت دو صد کهنڈی شنگرف
 سی کهنڈی کاسے پہل پنجاہ کهنڈی رنگار دو کهنڈی پیل دراز دو کهنڈی پیلامور دو
 انیون صد کهنڈی اجوائن یکصد کهنڈی شہد یکصد کهنڈی نوسادر یکصد کهنڈی برادہ
 آہن ہفت صد کهنڈی گنجد سیاہ دو صد کهنڈی رانی ہوک یکصد کهنڈی برنج لالا
 یکصد کهنڈی برنج ملباسر یکصد کهنڈی برنج مور یکصد کهنڈی برنج صری سال چار صد کهنڈی
 دال اور بست ہزار کهنڈی دال مونگ دو صد کهنڈی عدس صد کهنڈی شکر سفید کھنڈی
 و پانصد کهنڈی نبات سی صد کهنڈی نمک پانز دہ ہزار کهنڈی سپر شک پنجاہ ہزار کهنڈی
 پیازی صد و پنجاہ کهنڈی قد سیاہ کھنڈی شش صد کهنڈی موجودات سلاح خانہ شمشیر
 سی صد تفضہ کہا تھا در صد آہنی ہفت صد ہر چہ چار ہزار چہ ہر دو ہزار پتہ دو ہزار سپر
 کھنڈی روسی صد چہرہ دو ہزار تیر چہ ہزار کھنڈی چار ہزار چلتہ مٹی پنجاہ ہزار خود چار ہزار تیر ہزار

حلقه کمان بست هزار اسبل بود هزار سما ساسه هزار کردت پانصد باروت رکاب
 دو لکبه کهنده پانکی سواری سه هزار آفتاب گیسوی دوازده هزار ولو آب کشتی یک هزار و
 پانصد پنجه بنت هزار کهنده می موم سینزده هزار کهنده می ران یک هزار کهنده می گو له آسبی یک کت
 دف نه صد نفاره یک هزار و دو صد شاخ یعنی ز سگکاشت هزار موجودات دواب اقبال
 پانصد زنجیر اسپان عراقی شش هزار اسپان ترکی هشت هزار اسپان دکن ده هزار
 ادریان اسپ نه هزار اسپان محسن بنت هزار با بود ده هزار ششتران سه هزار ماده کا و کهنه
 جاموس پنجاه هزار کا و میش پنجاه میش و گوسفند ده هزار زگا و ان پنجاه اسپان حواله بار گیسوی
 پنجاه هزار نیل حواله جامه داران یکصد و بیست و پنج زنجیر غلام و چلبه یک هزار کهنه ان ششصد فرست
 قلعبات متعلقه از قدیم و جدید که بنظر سبها می گذرسته اینست راست گداه دو کانه کرماله مدبر گداه
 سبک گداه در دهن گداه سبک گداه کویل گداه الکاک گداه الکاتی سودا گداه پر بل گداه متهن گداه
 بست گداه الکبا گداه بنا لار سال گداه تیر گداه نار این گداه سور گداه سارنگ گداه کور که گداه
 کلن گداه کورنگ گداه در و گداه قلعه تانیه بار کا گداه کوزنگ قلعه رکهای سورنگ گداه بهیر گداه
 کال گداه جونت گداه ماون گداه میان گداه سان گداه بلونت گداه ستاره خور دستاره
 قلعه باهولی کا و راسان گداه بهاند گداه دیو گداه قلعه موکری مولا گداه اسپر گداه بطف گداه
 اوجب گداه پال گداه کلیان اودوت گداه برسد گداه دسال گداه بهو پال گداه نامی گداه
 قلعه نامری کوعل گداه موند گداه تیب گداه کشان گداه رتن گداه بهر گداه نسینگ گداه بی گداه
 ویران گداه منوهر گداه بهو دسر گداه کنگ گداه راجندر گداه راج دین گداه من موهن گداه قلعه
 گوبیالا و هر دی گداه بر شش چندر گداه جیون گداه دندان گداه چندن گداه بیجا گداه رام سین گداه
 ستیا گداه پنکا گداه قلعه اجیل مل بهان دسر گداه قلعه بهادی ماین گداه متبر گداه یکی درکن کو ویا گداه
 سبت گداه بهار گداه سه و گداه قلعه تهنیری قلعه که در قلعه بلن قلعه ناری ویا کهر گداه راجا
 کرن گداه قلعه لو پانالا خور و جو پر پور قلعه سو بهاسو بر گداه زنگ گداه بچر گداه مر و گداه کهنه

او سید را و تا گدازه تیس گدازه و چند گدازه از آن گدازه مالو کهنده الوشت گدازه او جا کر گدازه تر گدازه
 قلعه کاویل بهیم گدازه کبیرا گدازه پاندون گدازه چیتن گدازه سیدی درک قلعه کند و رسو درن
 درک مالون جیون کو تون قلعه مرخ بالامار و نما گدازه قلعه کر بار کو تال اکول قلعه مانویر
 ملک پور جالی سبت گدازه سند گدازه جادن گدازه چندر گدازه بهندار گدازه مدن گدازه قلعه
 قلعه کاکوری مشکل گدازه سرام گدازه چیتن گدازه قلعه روان تها قلعه کپیو اهری گدازه مرک گدازه
 قلعه ویشاپور پرتاب گدازه سبک گدازه قلعه ماکن کو تها گدازه قلعه کورنده قلعه رود رمال مستانه
 قدیم سنگار گدازه قلعه درک کبار لری رتن گدازه و کر و قلعه کلیان قلعه کوسس قلعه سررام
 قلعه داهول قلعه راجپور کبار ندیری قلعه داهی قلعه چندیر قلعه جو قلعه خاندیس و غیره -
 چندی ویرول سا جرا کو جراجیر مانک گدازه چون سنبها جی بر این همه مالک و ثروت پورست
 یافت غیره سرتی پور نسبت بعالم گیر پادشاه بجال داشته اداها سے خارج آنک
 بنظیر آورد و با وصف سرفرازی منصب که شش هزار می شش هزار سوار از پیشگاه شاه
 داشت تصد حضور نگرد و نشتر بساط بوس ندر یافت و شاه نبراده محمد اکبر که از پدر نسی نموده
 بدکن رفت پناه داد لہذا بادشاه را استیصالش مرکوز خاطر بود تا روزی شیخ نظام
 آبادی لقب بمقرب خان قابو یافتہ از کوراپور بر سر وقت سنبها جی کہ مع کلبکس مشغول ^{بعب} بود
 و عیش طبع بود تا تحت آورد و مسافت چهل کرد و عتبه سر برید قطع نموده و جنگل با سے
 صعب المسالک و کتل با سے دشوار گذار نور دیده و رسید سنبها جی الملائم یافته با جمعیت
 موجوده معدودہ مقابل شد جنگ سخت و پیوست قنار اور اول زد و خورد و التهاب
 نابره پیکار تیر سے کلبکس دیوانش رسیدہ بر زمین آید و دستگیرش کردند سنبها جی
 تاب ثبات در خود نیافتہ پناه مجوط چار دیواری گرفت الملائم ولد شیخ مذکور دیوار جنگ
 قدم جرات پیش گذاشت بر آن بے بال و پیرا اسیر نمود آخر الامر حسب الطلب بادشاه
 بحضور آید و ندو حسب الحکم سلطانی کہاں تادیب مع کلبکس بقتل رسا نذم میگردید

وقتیکه سرد و بجنور بادشاه رفتند زبان بنفش لایسنه کشادند و بیچ از درشت گوئی
 با آن نگذاشتند و تا که جان در قالب بود آنار عجز از سرد و معاینه نشد سر و اران سنهاجی -
 بر این ماجرا توقف یافته با خود اتفاق کردند و برادر کوچکش را در راه سری قایم مقام کرد
 شیوه و سرد زیاده از سابق گزیدند چنانچه از تواریخ اسلامی دهم از جلد اول و ثانی -
 ماثر آصفی پیرایه ایفناح می پوشد نظاره کلام اینکه عالم گیر بادشاه بعد قتل سنهاجی در
 اواخر عمر خود از نسا در مرثیه بر آمده مصاحبت فرار داد این شرط که سر رسید از محصول
 ملکی در پویه بصیغه سردیسکی حصه مرثیه مقرر شود چنانچه احسن خان عرف میر ملنگ را
 با اسناد سردیسکی نزد سرداران مرثیه فرستاد از آنجا که آنها را استدعاست تفویض
 راجه ساہو پے سنهاجی که در قید عالم گیر بادشاه آمده بود و بادشاه نظر بصغیر سن از
 قتلش گذشته بتبریت پرداخت و متصل خرگاه خاص در کشک داشت نمودند و بادشاه
 شاه عالم را با استقبال خواستند بادشاه نظر بوسواس بدعبدی آنها از ان اراده باز
 آمده میر ملنگ را پیش خود طلب داشت و فتح صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سر صد دہ ترو
 سردیسکی از حصه رعایا بمرثیه مقرر شده سند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کاش
 بخش در ۲۱۰ هجری یکپزار یکصد و سبت و یک بر کاش بخش مظفر گشته معاودت بندو
 نمود صوبه داری دکن با سیر الامرا ذوالفقار خان مرحمت فرمود و او داؤد خان پنی را
 نیابت خود داده در دکن را گذاشت داؤد خان بمرثیه موافقت تمام کرد و قرار داد
 که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سر کار بادشاهی باشد و چهارم حصه از مرثیه سوا
 و سہم حصه سردیسکی از حصه رعایا که بالامر گور شد اما سند حواله نشده بود که صحبت -
 محمد فرخ سیر بادشاه از سادات بارہہ یعنی عبداللہ خان و حسین علیخان که وزیر
 بخشی کل بودند بر ہم خورد و حسین علیخان بدکن آمد بادشاه در باب گوشمال حسین علیخان
 بساہو راجہ که ذوالفقار خان در اقتدار خود از تہہ بآوردہ بر راج دکن و سرکردگی

مرثیه با قایم نموده بود متواتر نوشت حسین علیخان این معنی را در یافته توسط محمد انور خان
 و شکر اجمعی لها بشرط عدم تاخت و تاراج ملک و عدم قطع طرق و لنگا داشتن پانزده هزار
 سوار در رکاب ناظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهم رساند و اسناد چوتبه و
 سه و سیکس شش سو به دکن بهم فرود با تنخواه گوکن و غیره ملکی که راج قد میس نامند
 حواله نمود و بالاجی بن بشنو ناته از برابمه گوکنی و کیل سا سو راجه را با اتفاق شکر اجمعی
 لها رسد کرده جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گذشت و در اندک ایام هر دو را بعد
 غزل محمد فرخ سیر و اجلاس رفیع الدرجات رضت و کن داده تصین عالم علیخان نمود
 آدم بر احوال سما سو راجه آن اقبال مند الی همراه پر با سیر آمده در حضور
 عالم گیر بادشاه آمد منظر نظر بادشاه گشت بادشاه نظر کیم عمری او از سر خویش گذشت
 همت به تربیت او گذاشته متصل بارگاه عام در گللال بار فرود آورد و منصب هفت هزاری
 هفت هزار سوار و خطاب راجه سو فر از فرموده و بعد پندس حسب التماس ذوالفقار خان
 تقویض کردید در همان نزدیکی انتقال پادشاه سرداران بلند بخت بر چهار بالاش
 راج نشسته سروران مرثیه و اسلام را با خود گردیده ساخت و به پیری عقل خدا داد
 کار و بار ریاست خود به هشت کس که آنها را داشت پرده مان یعنی هشت وزیر گویند
 سپرده بفکر شد و بر سزاستر و نشاط و عیش و انبساط مکن گزیده و فاشیه اعلا
 سلطنت پر دوش کشیده فراغت تمام گزید از آنجا که ستاره اقبال او در ترقی بود
 هموم انقلاب و اختلال سلطنت روز بروز زیدین گرفت اول حال عالم گیر بادشاه
 رخت لبر لے خاموشان کشید و ثانیاً شاد براده محمد اعظم شاه با گو کبه سلطنت وارگان
 دولت از دکن سمت دارمخلافت و ملی شتافت و با بهادر شاه برادر خود که از لا سو
 بقصد مقابله سیر سعید در سواد جا موجوده گردید و سپه اکبر آباد تیر و آراسته گشته گردید و ثانیاً
 بهادر شاه بتالیف امر لے دکن قدم در دکن گذاشته کاشمش با در دوی خود را

که رونق افزای حیدرآباد بود و در سواد قلمه گویا کند و جنگ کرده زخمی شده و دستگیر کرد
 و در بهمان اوان سند دیسکی پیشه و طسرسند ده روپیه از حصه رعایا پادشاه مرحوم فرمود
 را بقا امیرالامرا ذوالفقار خان که مرلی ساموراچه بود صوبه بار زین شفته داؤد خان پستی
 نائب گذاشت و داؤد خان را نظر بچراست رعایا و خود داری خاطر داری مرسته مقدم شد
 تا آنکه از تهمان بهادشاه رونمود و برین مرج تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و
 وزیر با خاطر بیخ نقاض گسترده گردید حسین علیخان و در دکن آمد با داؤد خان جنگیده
 اورا گشت و با ساموراچه موافقت بهم رسانده سند چهارم حصه محاصل ملکی سپرد و دیسکی
 بهر خود تسلیم نمود و نوبت از و همراه گرفت موافقت دوره نکل موجب ترقی اقبال ساموراچه
 شد و او بظاهر جمعی تمام در انتظام ملک پرداخت چرخس و خار دکن از توجه عالم گیر پادشاه
 برنت و در رب آمده بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی نماز که خار او در دل باشد
 را به ساموراچه ملکی از صاحبان فرج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر نفاق امیران غیبت
 دانسته بفران خاطر قدم در پیش و کامرانی گذاشت و در هر بگنه و در نائب مستقل یک
 مکا سدار که تحصیل زر چو ته بگند و دوم سر و سیکه که وجه رسوم آن وصول نماید مقرر کرد و اقربا
 خود را تقویت تمام بخشید بر سوجی را بر ملک کرنا ملک و بزاز مامور کرد و دامابی کایو اژرا
 رفیق پمانته بگجرات فرستاد کانهوجی و دانهوجی و سیتاجی هر سه برادران برادران بر سوجی
 در کولکت حاکم گشتند بر سوجی را دیباجی نام فرزند شد و از او گهوجی متولد گردید و او
 چهار پسر یادگار گذاشت جانوجی مور و حاجی ساماجی دنباجی اولین یعنی جانوجی بر حکومت
 بر ارجلوه گزید اما حاصل ساموراچه آسوده حال فارغ طالبان زندگان با انصرام رسانید گویند
 سخت ترانی و حرام کار بود بر جان جمیل از رعایا و سپاهی می شنید بزر و زور طلبیده
 مباحثه نموده سر میداد اگر اوقات بنام کسانیکه زن تشکیل می یافت خود رفته و ارشاد
 بیخف و عذر بد کرده شب پیماندر و زنه غیر یافت که سپاهی زن زیاده و دار و دار

تمام شب و صبح و استاده آن زن عصمت سست شش شهر خود را ازین اجرا اطلاع داد
 شوهرش آشکاره کرد که بگر و حیل و درقی و مدارات با در خانه طلب نماید و خود شهرت سفر اسباب
 بر آورد و هر روز آن کوچ نمود و شب بزمی میماند آمده سوار می نشست تا آنکه ساپورا چه تنها با یک
 خدمتکار و دو حصه جوان چوکی وقت شب موافق و عده نماز سپاهی آمد بسیار طاعت است
 گستر و جوانان را بر در و از راهی نفلت قیام داشته خدمتکار را طلب شراب و غیره از
 طلب فرستاد زن عصمت آب موافق ایستاد شوهر ساپورا چه را از جامه های تو تر شراب
 مدیوش نموده شوهر را مطلع گردانید شوهر از کین گاه بدربسته در و از خانه اندرون می
 ساخته دست و پایی آن مخور بر سیمان بسته با ستونی بند کرد و پاسبانک منظور
 قتل نکرد اما کفچه رنگ را در مقعدش خلاصه در و غن زردی باقیله در کفچه انداخته چهل
 افر دست و آنرا همان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت -
 و منقود الخبر گردید چو کیداران بگمانیکه راجه مشغول عیش اند بے فکر نگاهبانی آخر رسانند
 تا آنکه صبح شد و آن آب طلیده نور آشکار ساخت چون دیر بسیار بطو ظا گردید و از راه را
 اندرون آمدند و ساپورا چه را نیم جان گرفتار این حالت دیدند مخفی در پانکی انداخته سخانه
 آوردند و در سراغ مرکب این حرکت شدند آخر از و نشانے یافتند و ساپورا چه از غیرت
 یا با لم ضرب کفچه در همان دو سه روز قفا کرد و در قفا در اخفای این امر کوشیده بمنزل
 رسانیدند تاریخ وفاتش در ۶۳ هجری بکنز از و یکصد شصت و سه هجری نوشته اند چو
 ساپورا چه لا ولد بود رام راجه پسر راجا رام خلف سیواهی را بسرداری بر داشتند و
 دستاره که دار الاماره مرهه است مسند نشین ساخته بند دست آنجا بقصد خود آوردند
 چنانچه تا حال همان جا توالد و تناسل راجه های مذکور است و بر احوال تفصیلی اولاد ایشان
 اطلاع نیست مگر نام تونکے باقی و کامیابی پردهان برسم ظاهرا خلعت و غیره از انجا مسلم
 چون القراض دولت مرهه از ساپورا چه شد در دو سه سردار مرهه که در ابتدا نوکر سیواهی

بودند و بعد از آن دامن دولت آصفیه بدست آوردند و نا حال اولاد آنها فرود گشتن از سخنان
 دارند بقلم می آرم تا نام آنها نیز بر صفحه روزگار لطیف احوال هر سه ثبت باشد **راج**
چندر سین جاو و پدرش دیناجی جاو از سرداران معتبر سمرقند و منبهاجی بود
 بود و همواره با فوج بسیار بتاخت و تاراج ملک می پرداخت بعد وفات ساسورا جبهوگری
 پادشاهی امتیاز یافته بهالکی و غیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار
 نوکری میکرد و در تعلقه پنج محله که در جاگیرش بود سه کوه و سه کشتنا بالائی کوچکی قلعه فخر
 ساخته بچندر گده موسوم نموده آصفجه مغفرت آتاپ پاس او بسیار میکرد و در میگویند و سقته
 باجی را و با نواب مغفرت آتاپ بعد محاربه مصالحه شد و با چند فرار داد و سنجای شرایط صلح -
 این هم بود که دیناجی جاو سخنانه اش نهانند قدح منجم نماید نواب براسه پذیرا که این امر
 خود سخنانه دیناجی جاو و تشریف برده اظهار باجی را و در زبان آورد و دیناجی گفت نام برده
 از اذن نوکران این کس بود و گویا اتفاق نگردد که سخنانه اش رفته باشم نواب فرمود
 تشریف بردن آقایان سخنانه ملازمان و کبیران موجب منقطع سرداری نیست بلکه باعث افزایش
 آبرو و ملازمان خود است و ما این شیوه اکثر داریم و نوکران را می نوازیم اصحاب دیناجی
 جاو و بر طبق فرمود نواب سخنانه باجی را و رفت باجی را و چهار گروه پیاده با استقبال شرفانت
 کنج پالکی گرفته بهمانه را برد تا در دست بسته پیش او استاده ماند خوشامیله باجی را و که
 بر خود غلط نشد و زینسے تمکین دیناجی جاو که متر لزل نگشت هر گاه نواب سخنانه باجی را و بتفر
 ملاقات میرفت دیناجی جاو و همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرفه بر نیل منتظر
 قیام میداشت اصحاب سمرقند بگری بگریز او و یکصد پنجاه نفر سمرقندی پس از فوت او پسرش راجه
 را بچندر بجای او فرار یافته بمنتصب بخت هزار سه و خطاب به راجه سر اعتبار برافراشت -
 اما از نادری در خانه او را بیدار سپاه طلب خواهد بود و در عمل مصلحت جنگ بنا بر بی رغبتی
 او اکثر مالش بعبط درآمد و باز بتفریبه بحال شد گایه بنوگری میرسد و گایه تغافل

میکرد در ایام ولیعهدی نظام الدوله آصفیاه که شکر اسلام در ملک مرشد درآمد نمود و
 هر روز ستیزه آویز بود با آنها در سائت شبانه با جمعی برخاسته روت چون متلون مزاج بود
 و قبادت نمیی اهلان داشت پیش آنها هم ساقط الا اعتبار گشته بعد چند سیه در دولت آباد محبوس
 گردید و بواسطت بعضی از انجمن رهایی یافته بعد صبح جرایم مداومت گویان پیش نظام الدوله آصفیاه
 آمد و بحالی منصب و جایگزین دستور سابق مورد ملاحظت شد چون آخر با انوار حکامت نامناسب
 سرزده الطینان از میان رفت آصفیاه او را نظر بند فرموده در قلعه گول کنده محبوس ساخت
 در انجا در گذشت و و پس از باقی مانده بجایگزین قلیل از محلات ارضی بسر می بردند آنهم در گذشتند
 حالانام و نشان از آنها یافته نمی شود **راجہ سلطان جی** از قوم مرشد ملقب به بناگر
 بجای نایک نیره انگ پال که از اعظم زمینداران دکن است ابتدا بنوکر می راجہ ساہو
 می پرداخت و بپیشکر سے او معروف بود در عمل نظام الملک آصف جاہ امتیاز برگرفته منصب
 بقت هزار می و بتولدار می سرکار پیشتر و از بعضی محلات سرکار فتح آباد صوبه خجستہ بنیاد
 در پکنه حویلی پاتهری صوبه غزالیه بلند گردید با سه هزار سوار نوکر می سیکر و سالک که نواب
 مذکور بر حمت حق پیوست بفاصله چند ماه سال هزار و یکصد و شصت و یک بگری او هم فوت نمود
 پس از ان ناصر جنگ شهید در ایامی که عزیمت پہلی جوی نموده قریب سکنش رسید بنونت
 پس او با فوج خوب برآمد در کناری شکر اسلام خیمه زد ناصر جنگ مراعات سرداری او نموده
 اول بسم لغزیت بنزل گاه او شتافت و بیان متن منصب و خطاب ارضی و تقرر محلات بد
 در جایگزین آرزو سے او سر نیز شد در عمل مملات جنگ لفظ و ہیراج بر نام او افزود
 در سنہ بگری هزار و یکصد و ہشتاد و کسر سے بیست و نسی سر او شد پسر صغیر سے کہ از دمانہ بود
 جائے او سرداری چہرہ برافروخت اما چون پاسے دیرینہ در میان نبودند و بست محلات
 و رسیدن بنوکر می بیج صورت بست لهذا بعد یک دو سال قلیله از جایگزین برگذاشته باقی
 بقبضہ درآمد چون پسر مذکور کہ بہت را او نام داشت قریب بشاب رسید محلات دیگر از

خطاب صیونست ناموری اندوخت و در جنگ سپهر لیری با توین مزبور معده در تروانت نشا
 گوید اگر چه در انصیه قمره یونانی متشکل شدن از بنام نامسوره هم انا و سال مزبور
 و بنقا و ویشل جبری بدار عدم ششماقت پس کلا نش را یومونت که آثار رشادت از چهره
 لایح بود و در حین حیات او در گذشت الحال پس کوجکش مهاباد و در او زنبها پس بیونت
 مزبور نظیر این ارشاد بجا گیر او کامیاب گشت بنو کرسی سرکاری پرواندر او زنبها سے کو
 جوانی است فوشه در جوانی و با محبت و دلش درین ایام که خزان سرداران تدیمی است
 آیه نورنگه دیگر دارد چون بتقریب تسوید این اوراق تحقیقات قوم بنجارا که رسد رسان
 بلاد و مساکر است اتفاق انا و نظرتانگی سخن اینها مظهر از آنکه غالی از معلومات نیست -
 قوم بنجارا این گروه را در فریق است یکے را بهو گیا و دوین را بهر تیا گرسند بهو گیا است
 بنفست پانزدهمین قسم دارد و بر قسمی صاحب گاوان بسیار داین قوم در آفاق گروی و آذوقه
 مسانی بلاد و مسکر بهر سمت که قصد نماید بے نظیر است و سوائے آنها کسی متکفل این امر
 نمی شود و بهر بیب قول سه دار فوج آمد و شد و فراموشی گاوان دارند و بر فریق صاحب بلبل
 نشان و علم و زبان اینها نیز صاحب سلاح می باشند و فرودگاه و بود و باش اینها را
 مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه واری همراه دارند و شبانه در بادیه فی و در
 آب و کاه ویده فرود می آیند و سواش از جانوران درنده و در بزین و در دندارند و گاو اینها
 شمشیر نایب میکنند گویند از قوت سحر دبان شیر دافنی و دست دزد و بزین بند سازند بلکه
 زنگوله کردن گاو که مقدم گاوان دیگری باشد از سحر تعبیه کنند که هر جا صدائے آن
 میرسد دبان موزیات بند میشود و فریق دیگری که با سسم بهر تیه است اگر چه تمام شیوه مذکور
 دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پارچه مغز بنجر ضلع مخصوص خود بکاک و در دست نمی رودند
 در نواح اورنگ آباد و پوند و غیره فریق بهر تیه سایر و دایره از مالوا و کوکن و خاندیس و
 نواح دیگر غله رسان و فریق بهر تیه در صوبه حیدرآباد تا ضلع ناگپور و پراژ و کنار کشنا

نگاه می نماید نام سردار قوم بهوگیا بهنگلی است و نام سردار قوم بهرتیا لجهن اگرچه
 اینها در سلف گذشته اند اما در اولاد آنها سر که پیدا میشود تا زود ساز تمام اجداد خود است
 و شماره گاو ان اینها بر وقت تا لگوک میرسد و ملازمت نیما بین سرد و قوم بنا بر ضلع نورجیا
 بابرک مرحوم قومیت دست میدهد و عند الفتر دست سشدر کین بلشکر هم میشوند و جنگ می کنند
 چنانچه که نواب آصف جاه ثانی متصل و بارور در بر و مرطبی بی مصلحت مغلوب گردیدند و مرطبی
 خواستند خود را تا نیل خاصه رسانند بنجار با سه بهنگلی گاو ان خود را که قریب پنجاه هزار گاو
 پراکنده بود گرد پیش نیل خاصه کرده حصاری بر منبسط نمود و چپ قلش مردانه بعل آورد
 که رسائی نوج مرطبی تا نیل نشد و نیما بین سرد و فرقی شادی کتختائی میشود اما رسم که خدائی
 طرفه دارند که هر کس خواستش زوجه داشته باشد تن تنها در جوت فرقی هم چشم برود و خود
 خواستگار سے نماید آنها او را مانند همان داشته بسر انجام شادی بر واخته و ادنی موافق مقدر
 داده رخصت سازند بعد از آن او ممتاز است که در قوم خود رسیده ضیافت قوم کند اما
 صاحبان دختر شریک ادنی باشند و مادر پدر شوهر شادی فرزند خود نمی بیند زمان سرد
 قوم زیور سنگین از بنج در پا دست دارند و جوڑه عاج از پنجه تا نیل می پوشند بلکه دختر
 نو که خدا بگوشه معجز چند تا چوزه آویزان سازند معنی لفظ بهوگیا موافق قیاس بد و وجه
 معلوم میشود و یک اینکه بهو یعنی زمین است و گیا یعنی کنده کردن یعنی تمام زمین را طی
 می کند دوم اینکه بهوگیا لفظ مرکب یعنی گرسنه است یعنی از گرسنگی جاها میگرد و معنی
 بهرتیا اینکه بار کنده است امحال سطرے چند در احوال **رقعای سیواچی بهوسله**
 می طراز که سرداران قدیم این فریق در ابتدا دهنابی جادو و دنا جی که بر رپڑه است -
 که همواره نوج کشی با میگردند و بناخت و تاراج ملک می برداختند احوال اولین بال ^{مستقل}
 ذکر یافت دوین را که علم نخوت می افرافت پس از را ما پس سبنا بگفته زوجه او که بتونکے
 پس خورد سال خود کار فرما بود دهنابی و غیره کشتند پسرش را نو که بر رپڑه چند عبارات

بجائے پدر می پرداخت و از دهم نامور تر گردید اولاد و اقوام هر یکی در دکن موجودند
 از سرداران مذکور و بهاریه اند که در ملک گجرات در آمد کرده اکثر صوبه مذکور را بتصرف
 آوردند دیگر از سرداران رگهوجی بهوسله است که باراجه مذکور نسبت هم قومی نیز داشت
 صوبه برامشلیق باد بود و ملک دیوگده و چاندا نیز بدست آورده از راه گنگ بملک بنگاله
 رفت و غیوض چوتبه آنجا صوبه ادلیسه گرفت بعد فوت او با نوجوی پسد کلانش بجائے او
 چون فوت نمود چندے میان برادرانش نزاع بود آخر برمود سوچی بن رگهوجی مفرگشت
 و او سند نطقه بنام پسد خود رگهوجی حاصل کرد دیگر از همراہان او مرار را و کپور پڑہ است
 که نطقه دار سرد غیره محلات صوبه بیجا پور بود و نامے بسمر کردگی بر آورد و قلعه کیتی و غیره محلات
 بسیارے در تصرف داشت حیدر علیخان مطابق سنہ ہزار و صد و نودم در قلعه مذکور محصور
 نموده دستگیر ساخت و در قید او بعدم خانہ نهاد و سرداران جزا از اندازہ تخریر بیرون -
 مخفی نماند کہ از تاریخ سرہٹی تا احوال ساہو راہہ ترجمہ نموده شد و بعد از ان ورتے چند مشر
 بر احوال سرداران کہ از راقم سلو ر ربط مو رتے داشتند و ملاقاتہا فیما بین می شد تا اینجا
 از خود گذارش یافت حالتمہ احوال بنا بر تمیم کلام برسم اجال می نگاریم زیرا کہ کیفیت
 تفصیلی این گروہ در تواریخ اسلامی مثل تاریخ خانینان و خزانه عامرہ و ماثر آصفی کہ از تالیف
 محررات بشدح و بسط تمام مندرج و بعضے سوانح کہ بعد اتمام کتاب مذکور بدریافت رسید
 نیز شتمہ بنوک قلم می آرم -

آغاز کیفیت مداخلت براہمہ کوکئی در دولت مرہٹہ
بہوسله و برکنار گذاشتن انہارافقط بنام لوتڑ

ناقلان صادق بقول می آرد کہ بالاجی بن بشنا تہہ کہ نامش در احوال ساہو راہہ ذکر یافت

اول حال در ملازمان دیباجی بجای دو سزای پستی سحر خط بر در چون جوهر لیاقت و کار دانی و آ
 ی شد می بصر سائده قدم در سوال جواب امور نظمی گذاشت و از طرف راجه ساہو بھیشہ و کانت
 و خدمت امیر الامرا شیخ علیخان بیویست و در وقتیکه امیر الامرا عالم علیخان برادر زاده خود را
 بصورتاری دکن گذاشته حسب الطلب عبدالعزیز خان قصد شاهیجان آبا و کرد بالاجی مذکور
 بسد کردگی پنجاه هزار سوار متعینه بجزئی امیر الامرا اگرید بزاجی را و پیشش که بلند طالع -
 صاحب اقبال بود اکثر همراه دیباجی جا در بکنور ساہو راجه آمد و شد میداشت و مورد
 خطابات و معذرت و دات میگروید و درین ایام اخراج متعینه شاه جهان آباد که بسد کردگی
 بالاجی در بند بود و با اتفاق سکرای میبار که از پیشگاه امیر الامرا صاحب اختیار دکن شده
 مراجعت بدکن نموده تعیین عالم علیخان کردید عالم علیخان را غیر از نام ننماند و حکم حکم بالاجی
 بشنا تبه و شکنجی میبار شد تا آنکه صوبه داری مالوه از پنچگاه فرودس آرام گاه محمد شا
 بگر در برها در که از قوم ناگر بود و مفر گشت و او در سنه یک هزار و یکصد و سی و نه هجری آمده و
 گردید راجه ساہو باجی را و راجه بھیشہ همراه داده با لوه فرستاد و او بر گرد برها در مظفر گردید
 گرد برها در جنگ کرده مقتول شد باجی را و سالم و فاطم خود در پیش راجه ساہو راند چون
 از ددرین نهم تر و دسے شایسته بشہو رسید با و در مشمول عواطف راجه گشت درین اشار
 سدی پت نانی سر کرده هشت کس پردهان وفات یافت راجه ساہو باجی را و را اہل
 دیدہ خدمت سری پت متونی با و فرمود و بنایت سکے کنار سرفرازی بخشیدہ بمنصب پنوائی
 و بر شکی گشت پردهان نواخت چون او از قوم براسمہ کوکنی بود و در جن را در زبان بند
 پنڈت گویند بد پنڈت پردهان شهرت گرفت سکے کنار مبارت است ازینکہ مهر وزارت را
 در کیسہ پارچہ داشته بر گوشہ زوال سبت بر کنار گزارند و کسی را کہ سرفراز میفرمایند
 عنایت میکنند تا بجائے قلم دان وزارت باشد امیاصل باجی را و بر این خدمت عظمی
 سرفراز گشته کلاه گوشہ افتخار بر فلک رساند و باجی برادر خود را و نیز بدرجه امارت رسید

هر دو برادر در تمام ممالک بجان کوشیدند و در افتاح قلعجات و رفت و روب
 خاشاک خسته و فساد و اجبارت و جلادت دادند از آنجا که نیز اقبال بر اوج بود
 هر جا که رومی آوردند فتح و دولت استقبال می نمود و بجز نیکبختی و طرب این حال
 نمی شد - باجمی را و دکن را از سفید پاك ساخته و با نظام واقعی پر و اخته با هشتاد
 هزار سوار و توپخانه آتشبار و پیاده های بسیار با اتفاق چاجی برادر جانب مندرستان
 رخت کشید اول نواح اوجین را دستخوش غارت نمود و بر صوبه مالوا متصرف گشته
 از پیشگاه خلافت مظفر خان بهادر برادر امیر الامرا مصمصام الدوله مامور بمقابله و تنبیه
 شده تا بسروج رسید - باجمی را و مصلحت در جنگ ندیده عطف عنان جانب دکن
 نمود و باز در سال یک هزار و یکصد و چهل و هفت هجری قاصد مندرستان گشت
 قمر الدین خان وزیر امیر الامرا از حضور بادشاه بتادیب او تعیین گشته می گروید
 مفاصله فیما بین گذار گشته در ملک مالوا درآمدند - باجمی را و نیز بمقابله هر دو امیر کبیر
 دو جوق کرد یکی را بسرداری پیلاجی جادو بمقابله وزیر الممالک فرستاد سه چهار بار
 جنگ واقع شد و جوق و بگیر را بسرداری پیلوکر در مقابل امیر الامرا گماشت - امیر الامرا
 بر زخم اعتماد الدوله طرح صلح انداخت و بعد صلح هر دو امیر عالیشان معاودت
 داخل دار الخلافت شدند و بعد یکسال امیر الامرا موافق درخواست راجپوتانگه سواد
 سند صوبه واری مالوه و گجرات از پیشگاه بادشاه بنام باجمی را و فرستاده مرستیان
 احسان خود ساخت - باجمی را و از مندر و بست صوبه های مذکور مفرود غی شده
 بعد تا راجی راج مندر اور پیلاجی را حکم کرد که در انتر سید که ملکیت ما بین گنگ
 جمنارفته شورش اندازد و از دریای جمنار گشته با برهان الملک که متصل
 اکبر آباد مجیم دارو آویزد - چون فریقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست
 بر لشکر مهبط افتاد و پیلاجی گرنیخته بحالت تباه باجمی را و پیوست باجمی را و

در ششم آمدہ بکوچہاے متواتر بر رسم یلغار در شبانہ روزے مسافت ہفتاد کروہ
 طے کرد و میلہ کالکا کہ ہفت کروہ پہلی مجتمع بود بتاریخ آورد۔ قریب بود کہ برساکن
 شہر دست اندازد بارے امرای بادشاہی توفیق مدافعت یافتہ کوشن جنگ
 نواختند و بند مردانہ گرفتند و سہ ہزار آدم بکار رقص بسمل نمودند۔ باجی را
 عثمان معاودت بہان زمان تافت و از روسائے ہند ہر کس را کہ مغلوبید
 بار اطاعت و مالگزاری بصیغہ چوتہ وہی برگردنش گزارشت بعد از آنکہ آبادی پونہ
 بفرودجود باجی را و زینت بخش جہان شد۔ ایچیان راجہ چنگہ سوامی والی جے پور
 پیش باجی را و رسیدہ طالب معاودت گشتند و ادائے مبلغ وجہ نعلبنی کہ
 عبارت از خرچ روز مرہ سپاہ باشد بر ذمہ خود تسبول کردند۔ بنا بران باجی را و
 کہ بسیریت پیشوا مخاطب شدہ بود را نوجی سیندیہہ را کہ خاک برداشتہ او بود۔
 مع ملہار را و ہولکر و اوداجی پنوار بوجی شایستہ و جہار ماڈون ساخت و آہنا با
 در ملک راجپوتہ رسیدہ رسم امداد عمل آوردند۔ ہمین کہ خرخش راجہ نجت سنگ
 را ٹھور کہ مصدر اینہمہ شورش و فساد شدہ رفع گشت و عیانستہ برخاستہ فرزند
 سپاہ دکن قصد مراجعت داشت کہ ستر سال مرزبان چہتر پور کہ در ان سال مچرخا
 نیکش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شدہ در استیصال می کوشید بلجی
 گردید۔ فوج دکن بجا بکی تمام متوجہ آن سمت شد و بوضع مجموعی خود از بند کرد
 رسد لشکریان و تاخت و تالیخ خانم زکور را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گرفتند
 کہ آن سردار عمدہ سرکن پرکن عثمان معاودت بدبار خود پیچید۔ راجہ سرداران فوج
 را مبلغے گرانمند دادہ شاد کام مرض کرد۔ چون آہنا پیش باجی را و رسید
 باجی را و در جلد و سے این ترددات ہو لکر را اندور و را نوجی را او جین داد۔ دین
 اثنا خبر رسید کہ نواب نظام الملک آصفجاہ از پیشگاہ خلافت سند صوبہ داری مالوہ

حاصل کرده میرسد بنا برین بابی را و از مقر خود کوچیده بر بھوپال علم زد و در آنجا تلافی
 معسکین روداد سرگرم جنگ و جدال بودند و سنوڑ ^{مغربی} یکسو نشدند بود که سبگامه آمد آمد نادر ^{شاه}
 در بندوستان گرم گردید. نواب باباجی را و مصالح نمود و ناصر جنگ خلف خود را در
 اوزنگ آباد نائب گذاشته خود بجناح استبحال جانب شجاع جهان آباد مشرف
 باجی را و بعد رفع محبلیه نادر شاه پله اسلام ضعیف دیده بان ناصر جنگ آویزش بنیاد نهاد
 و جمعیت پنجاه هزار سوار جوار در ظاهر بلده اوزنگ آباد پایسته نمود ناصر جنگ ده هزار
 سوار مقابل شد و بتائیه الهی در جنگ غالب آمده اراده تاخت پونه کرد و لاسلاج
 باجی را و بصلح پرداخته بلاقات و آمد و سرکار هندیه جاگیر یافت بمالوه
 راهی گشت و در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و سوم هجری برکنار نرید اغریق سحر گشت
 بالاجی را و ولد بزرگش که نانا لقب داشت مستنشین ایالت پدر گردید.

تسلط بالاجی او سپر باجی او ابن بالاجی بن شنا تھ مذکور

چون منصب پنڈت پردہانی بعد انتقال پدر سیالاجی را و قرار یافت و از پیشگاه راجہ
 ساہو بطلے خلعت پیشوای معزز و مہابھی شد چہاجی عم خود را بدستور و امین
 جد و آبا مسلم داشته قوانین راج رازیب و زینت بخشید و در رضائے خلق
 و امنیت و آسودگی خلائق کوشیدہ قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکہ
 آصفجاہ از حضور رسیدہ رونق افزائی بر ہانپور بود شرف ملازمت دریافت
 رخصت مالوہ گرفت و آصفجاہ راتق و فائق صوبجات دکن گشت و تا ایام حیات
 نواب موصوف کہ ہشت سال بود از راجہ ساہو نقشہ جنگ و صلح کچرا مرز ماند
 و بعد وفات نواب پسرش ناصر جنگ قریب دو نیم سال مصالحہ سجال داشت
 چون ناصر جنگ جانب آرکات شہید شد و راجہ ساہو ہم در ہمان سنہ یک ہزار

یکصد و شصت و سه هجری رو بکتم عدم نهادن نظر بر اینکه او را فرزند نبود ارکانان
 دولت راجه رام رستمی که بالادریانت جانشین ساختن چون نصیبه کامل و
 بهره وانی از ریاست و سرداری نداشت سرانجام تمامی تهاجم و انجلاخ مرام
 طبقه انام را در قبضه امرای عظام گذاشته خود را وجود معطل پنداشت در حضور
 مقدمه بالاجی را و بیشتر از پیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و آنچه بود و بالاشد بزمیدگی
 و رسائی فهم و فراست و دانائی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره براسه بود و باش
 راجه که غیر از نام و لیس بردن اختیار نداشت مقبر شد و پونه را که از انجا سه منزل واقع
 است مستقر دولت خود تجویز کرد و خرابیهای خانه فحاشا بحدت نواب شهبان
 دید. ه بر او رنگ آباد لشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیہ پیشکش
 گرفت و برگشت از سیاحت سال یک هزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنست که چون
 از اقطاع هندوستان در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفدر جنگ بر سر احمدخان
 و غیره لشکر کشی نمود و ز ایر جنگ و جدل با هرگز مشتعل گردید افغانان با و صفت جمعیت
 قلیل دست از جان شسته تیغ و دودستی زدند و در اول محاربه غالب آمد اگر چه نزل را
 نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان گشتند
 اما در جنگ دویم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود مقابله کرد شکست در دست خورد و از و
 این صورت وزیر تدبیرے کرد که فرج از دکن طلبیده دما از روزگار این مردم باید بر
 چنانچه راجه جنگل کشور و راجه لچمی ز این و کلائے خود را فرستاد بالاجی را و جی آپا پس
 را نوجی سیندیہ را بطائے زری بچک که مرتبه عالی است معزز نموده مع مله
 سپه لکمر و افواج و افرخصت ساخت سرداران مذکور قطع مراحل و طے منازل نموده از
 صفدر جنگ ملاقی شدند و سی و پنجاه روز روپیہ یومیہ سرداران مذکور مقرر گردید اولاً
 و کمیان از دریاسے جمنای عبور کرده شادانخان افغان را که از طرف احمدخان فوجدار

کول جالبیسر بود ناگه مانع ریخت نموده نیز کمیت دادند و بسیاری قوم افغانه را کشته
 و دستگیر ساخته غنائم فراوان بدست آوردند و تمام ملک را تاخت و تاراج نموده
 اموال کوچک گرفتند و تافرخ آباد و میو و غیره پایمال سمندر حوادث و نکال نمودند
 بعد از آن هر چند با تفاق وزیر و سوارجل جات دفعات تخرابات و عقیبتها
 مردانه کردند و هم احمد خان و سوار الله خان و غنیمت بجای خود دوم از مساجد است
 زده حتی المقدور در امور جنگ قصد زکری و زکریان آخر کار جماعه افغانه از کثرت
 اعدا طاقت مقاومت در خود نیافته شکست فاحش خوردند و در کوه کما یون خرید
 محصور شدند حتی که در استجاب ب مخالفت آب و هوا نبودن سرانجام غنا
 هزارها مردم راه عدم گرفتند چون عرصه جنگ بدر از می انجامید و همیشه
 میسم برسات در ملک افغانه بطور چپاولی گذرانید و زیر سرداران دکن با
 در جلد و سینه محنت کشی با و جانفشانیها ملکی از حدود کویل و جالبیسر و میو و
 فرخ آباد و تاکو طره جهان آباد محنت ساخت - احمد خان چار و ناچار تن به تاخت بست
 بوسیله جی آبا و هو لکر بصالحیت پرداخت وزیر الممالک فرخ آباد و میو و غیره
 ملک شانزده لک روپیه با احمد خان و او قبول کرده باقی را بصیغه مالگزاری
 سیر و نعل بندی از آن بمرهه مقرر نموده موادت بصوبه خود کرد بعد از آن
 در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و بالاجی را و جمعی کثیر فراهم نموده بعزم پیکار در لول
 اورنگ آباد رسید آصفجاه ثانی اوام الله اقباله که حال او در دکن رونق افزا انداخته
 آمده با سسی کر و بی از جائی خود پیشتر رفت آخر الامر ملک بست و هفت لک روپیه
 بطریق جاگیر تراضی نموده صلح کرد گویند در آن آوان را مورسم امرایان هندوستان
 از حین و خباثت طینت چنان مقرر شده بود که هر گاه همی صعب در پیش می آمد یا
 مشکلی واقع می شد از نبودن حوصله و عدم سرانجام همام مشکله خود را هیچ کاره

میدانستند و اقرار بجزایات و مردانگی سرداران دکن نموده التجامی آوردند و رونق کار خود باستمداد آنها می جستند چنانچه عماد الملک غازی الدینخان بنیره آصفجاه مرحوم بنا بر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگھنا تھورا و برادر اعیانی بالاجی را و ملہار را و ہولکر را در ^{اسم} بکھزار و یکصد و ہفتاد و یک بمبالغہ و بلغ مبالغ طلب داشتہ دور شاہجہان آباد را فرو گرفت و عالم گیر ثانی و نجیب الدولہ در قلعہ محصور شدند چنانچہ یکماہ و پانزدہ روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملہار را واسطہ صلح گشتہ نجیب الدولہ را کہ از ورثوت خوبے یافتہ بود بجز مرت و آب و تھامے اسباب و اشیائے او از قلعہ بر آوردہ نزدیک خمیہ خود فرود آورد و صبح آن ^{نہ} بسپارہ وغیرہ ملک متعلقہ اش کہ آنروزے جمنا بود رخصت نمود بعد از ان عماد الملک با پادشاہ ^{نہ} آنچه کہ در بکتابہ روزگار ثبت است چون سدا شیورا و عرف بہا و و عم زادہ بالاجی را و سلطنت ہند را ذلیل دید قلعہ احمد نگر بسازش و ساختگی قلعہ دار بادشاہی در قبضہ تصرف خود آورد و بالواب صلابت جنگ و آصفجاه ثانی نیز ہا نمودہ ملک شصت لک روپیہ برسم جاگیر از قبیل پرگنات اورنگ آباد و صوہ ہیدر و بیجاپور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجاپور در قبضہ تصرف خود آورد و قدر قلیلی کہ در تصرف نواب ہائے مذکور بسرایت ضابطہ چوتہہ آنها ماند این احوال در خزانہ عامرہ و تاریخ ماثر اصفی بتفصیل مرقوم است ۔

فوج کشی عماد الملک با تفاق ہولکر و جمی اپاجا ملک جاٹ

بنا بر رابطہ سخن سطرے چند تقلم می آید کہ چون عماد الملک غازی الدینخان افواج ^{شیت} مرہٹہ یعنی جمی اپارا از ناگور و ملہار را و از مالوہ برائے انتظام سلطنت ہند طلبہ خواست کہ اول ہم سورجمل جاٹ کہ باستظہار گڈہ ہائے محکم و مکا ہنائے

استوار باد نجات و پندار در سردار در فیصل و در با وصف بودن انبوی کثیر و
 جم غفیر و بیٹے ہائے مذکورہ را طلب فرمود آہن پاد در کاب عزیمت نهادند و از شیل
 و راجہائے سر راہ باج و خراج خاطر خواہ گرفتہ بجات تمام فائزہ منزل مقصود شد
 عماد الملک کے دوسہ کوچ از شاہجہان آباد نمودہ انتظامی کشید رسیدن آن فوج
 دریا موج مساعدت وقت دانستہ خوشحال گردید۔ سرداران را پیشوا فرستادہ
 و ہنگام ملاقات از فیصل اسب و کشتی ہائے پارچہ پوشاکی و خواہیچہ جو اسب را سچہ شالیستہ
 ولایت باشد برسم تواضع در پیش نهاد۔ آخر الامر بصلاح و مشورہ باہم عزم پیشتر
 نمودند و بتاخت و خرابی ہائے ملک جاٹ پرداختند۔ سو رحیل کہ در اصل قدرت
 مقابل شدن افواج گران کہ از گران تا گران دائر و سائر بود در میدان نہداشت
 مقدور صرف کشتی نیافتہ در کینر کہ یکے از گڈہ ہائے جاٹ مذکور است
 خزید و پناہ بچار دیوار آن حصار بردہ ہنگامہ آراے جنگ توپ و تفنگ گردید
 از دو باروت آسمان وزمین تیرہ و تار یک بود و صدائے توپ سامعہ رعدا
 کر و ناشنوائی نمود۔ دلاوران حضرت مند بترتیب مورچال پرداختہ گڈہ را
 مرکز و احاطہ نمودند و ہر روز مراتب دلیری و دست برد ہا بوقوع می آوردند
 معہذا روزے جی اپاکہ فی الجملہ خداترس بود بمقتضائے رافت جبلی در خلوت
 بہ ملہار را و ہولگر گفت کہ فی الحقیقت ما را از خراج و استیصال جاٹ ہیچ ^{مطلب}
 نیست و از برباد شدن اینان مدعا منصور نہ پس چه ضرور کہ سپاہیان خود را
 بکشتن دہیم و عبت عبت نشانہ توپ و تفنگ سازیم مناسب آنست کہ طرفین را
 راضی نمودہ بوساطت خود طرح صلح اندازیم۔ ملہار او محض بچہالت و خود پسندی
 از اتقبال این حرف سر باز زد و مطلق پسند نکرد حتی کہ صحبت یکدیگر منجبر
 بنا خوشی گشت و غبارے بردمان خاطر بالشت۔ فاما حق تعالی ہولگر را نتیجہ

خود پسندی قی القور داد یعنی فرزندانشیدش که پند و جی نام در بهان معرکه
 لضر بگنگ که کشیده افتاد - ماها را او چه از غم سپرو چه از ندامت نشیندن سخن
 معانی همه بهیر و بیگانه و لشکر خود کوچ نموده آن روسے جتنا رفت و حسب الایام
 عباد الملک اردوسے حضرت خدیو گنجهان احمد شاه بادشاه را که متصل سکندره
 روانی افزاید تجارت آورد بعد از آن جی اپا در میان آمده انفضال معامله از جا ط
 نمود و ز خطیر کار سازی یافت - عماد الملک عازم شاه بهان آبادست و جی اپا
 رخ عزیمت سمت نارنول کرد چون آنجا فرستہ قرار گرفت در ملک ماڑ و اڑ قیامین
 رام سنگه و بچینگه گرد فساد و شورش برخاست رام سنگه خود را بیدخل دیدہ
 مستمان را بحضور سرزمینت پیشوا یعنی بالاجی را و فرستاده ملتجی استعانت
 شد و درخواست کمک و مدد کرد - بالاجی را و جی اپا را که مراتب کار دانی و سجا
 و جانفشانی اویقین خاطر شده بود همه وجود مالک و مختار فرموده بنا بر معات
 رام سنگه و ہم بر لے تحصیل زر چوتہ کہ را جہاے آن ضلع در ادای ان ابتال
 داشتند نوشته فرستاد جی اپا با سپاہ فراوان کوچیدہ بتاخت و تاراج ملک
 راجپوتیہ پرداخت و آبادیہا را بفرسختہا بشعلہ غضب سوخت و نائرہ دود آہ
 در کانون سپنہ ہر ذمی حیات افزوخت - ہر چند راجپوتان در متعاک جانستانی
 ثابت قدم بودہ ہاگر سختن بر خود روانی نمودند و در دادن جان عزیز بسیج
 تمیز نمی کردند - لیکن از دوا دوی مردم دکہنی کہ جنگ در گریز دارند و مانند برق
 بجای قرار نمیگیرند نہایت عاجز و حیران شدہ در ناگور و جو و ہپور کہ مستقر
 ریاست راجہ بچینگہ بود مجتمع گشتند و مرہطہ ہا از ہر چار طرف بخاصہ ہ پڑا
 خلقے را در شکنجہ اذیت کشیدند حتے کہ از بند شدن رسد سے قافیہ تنگ
 شد کہ غلہ نرغ جان شیرین بہرسانید و گاہ در ہیچگاہ میسر نمی شد -

فرد - مردم چو بشهر در خزیدند - از قحط و وبا بجان رسیدند - چون
 عرصه یکسال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خود نشسته گفت
 که اے وای از راجپوتان کسی نیست و نه آنکه بانصرام این مهم پردازد و کالین
 تمام سازد - از شنیدن این سخن جاما جاٹ و مہناجی را که گرگ کہنہ بودند
 عرق شجاعت بجرکت آمد و از بس تہور بر زبان آوردند کہ اگر ما را حکم شود
 سرگرم جان نثاری شویم - راجہ کمال محفوظ شد و بچٹاے جاگیر و نفی
 خوش نموده فرمان داد - نامبرده رخصت شدہ بتقریب سوال و جواب
 معاملات بدربارجی آفاقتند و بتقریب سرپا ترویر پیش آمده ہنگامہ چرب زبانی
 گرم ساختند - از آنجا کہ ارادہ آہا نوع دیگر بود و از دل تا زبان بگروے
 ندا شتند عرض کردند کہ ما را سخن در خلوت گفتنی است جی آپا سادہ لوح لبیک
 شجاع و مغرور زور بود و چون رویا اہل دکن بر بہنہ تن بہ چوکی نشسته سخن
 می نمود سہلا زمان خود تعقید کرد کہ ہمہ دور شوند و کسے گرد و پیش و نزدیک
 بمانباشد - ہر گاہ عرصہ از مردم اعتمادے خالی شد و غیر از آپا و این دو شخص
 دیگر نماذ حرفے در گوش گفتند کہ بچی سنگہ را ہم دادن قدرے ملک از
 حضور منظور است یا نہ آپا گفت کہ در حق موکل شہا ہمین اولے است
 کہ اولاً تمام ملک را بگذار و بعد از ان از رام سنگہ گفتہ ہر قدر ملکی کہ
 کہ پدرش در تصرف داشت خواہم دہانید و کلاے مذکور دین مذکور
 اپارا غافل کردہ جہدہ از کمر بر آوردند و از ہر دو طرف زخمہاے پے ہم زدند
 حتی کہ دوسہ ضربت کار بچو جوان قوی بازو را آخز رساندند - دین ضمن
 ملازمان اپا ہجوم آوردہ یکے را از ہم گذرانیدند و دو بچو صحیح و سالم بجماعت
 ہمراہی خود کہ قریب پانصد کس راجپوت بردیوڑ ہی حاضر بود ندانند شدہ

جنگ کنان در ناگور رسید و در حضور راجہ سلام کرد۔ راجہ بو فور نوازش
 در آغوش گرفتہ بالعام خلعت و نقد زیادہ از حوصلہ اش سرفراز فرستاد۔
 بنا بر غارت برون و بر آوردن مورچال مرہٹہ حکم نمود۔ مرہٹہ ازین واردات
 نامرغوب سخت سر اسیمہ و مغلوب شدہ از مکان رفت و دو گاہ کوچ نمودند
 و بتفاوت دہ پانزدہ کروہ خمیمہ زدند بپارے رامال و منال و پال و پرتل
 بغارت رفت۔ بہر حال بمقتضای وقت یک گونہ دار و مدار نمودہ معاودت
 بدکن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجہ بھبھنگ
 مصلحت ارباب صلاح صوبہ اجمیر و غیرہ با چند مجال علیحدہ کردہ بر اسم سنگ
 داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنہمہ ملک از بے حوصلگی رام سنگ
 در تصرف نماند و بقیضہ مرہٹہ در خونہاے جی اپارفت۔ بالاجی را و از اطلاع
 این خبر خیلے مغموم و ملول شدہ بصبر پرداخت و جنگجوی پسرش را از ماتم پد
 بر آوردہ مراسم دلجوی و مراسم بتقایم رسانیدہ و از فوط نوازش بتفویض منصب
 جاگیر پد سرفراز گردانید۔ چون جنگجوی فہم رسا و فرست بلند و تہور ذاتی
 داشت و لمعہ سرداری از جنیش ہی درخشید۔ در سرکار پیشوا ترقی کرد۔
 بالاجی را و اورا رئیس سر کردہ فوج عمدہ مقرر نمود و مقدمات عظیمہ ہندوستان
 و قبضہ اقتدارش داد و بعد چندے زری پیکہ بخشیدہ بعطایے جاگیر آ
 قدیمہ و خلعت صوبہ داری او جین بدستور جد و پد معزز و مہابہی فرمودہ برا
 دلجوی آن شیر بیشہ جرات و جوانمردی صوبہ اجمیر را اصنافہ بیان کرد۔
 چنانچہ دتاجی پٹیل عمومی حقیقی اورا و ساماجی پٹیل را کہ از انتہایے او بود
 ہمراہش دادہ افواج جبار و توپخانہ آتشبار و خزانہ بشمار مرخص ساخت
 ماہپورا و سیندھ مع یکجوبی برادر حقیقی خود بسبب اعتبارے کہ داشت

ماندن خود در حضور سردار و او مشأرالیه بعزم راسخ و قصد عالی بکوچه پاس بندل
در ۲۲ آگست یک هزار و یکصد و هفتاد و دو و پجری داخل هندوستان شد و بعد فراغ از
هندوستان ملک قاجار با استصواب عماد الملک خواست که او را ملک روپیله گرفته
قائم حبارت در حدود شجاع الدوله نهند پس باین داعیه از جهنا گذشته عازم
استیصال نجیب الدوله گردید که مقدر و مصاف در میدان نداشت در سکر تال
مخوش نشست و چهار ماه برسات ریزش گوله و بان مانند برق دمان و ابر باران
از طرفین در میان ماند چون مرهٔ را معلوم شد که نجیب الدوله با اتفاق سرداران
روپیله مثل حافظ رحمت اللہ و سعد اللہ خان از مشجع الدوله پیغام کمک ارد
از بیخمت گویند پنڈت را با جمعیت هشت هزار سوار و پیاده از کمک گذرانید او
تمامی چاندپور و امر و به و غیره ملک توابع روپیله را سوخته غارت نمود و رؤسا
روپیله از جنگ گریختند در دامن کوه کمایون رفتند مشجع الدوله بجز آگاهی
چون موسم شباب زود و شتاب پاد در رکاب گذاشته توابع خود را فرمان
داد که هر طرف روسی مرهٔ پابند مانند سر مار بکوبند و نگذارند که احدی جان
بسلا مت برد تا آنکه هر دو گو ساین عمده جمعیت را طرف فرودگاه آهنا و میرزا
نجف خان زابا پنچ هزار سوار و سیر باقر ابا چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنبیه
تخریب مرهٔ ها تعیین ساخت - گویند پنڈت بعد آویزشش و پیکار از راهی
که آمده بود سرکن پرکن برگشته رفت و بسیاری از گریختگان در دریای
لقمه ننگ اجل گشتند شجاع الدوله مظفر منصور از چاندپور بدیر کوچ پیشتر نمود
و افاغنه نهر از کوه بر آمده پیوستند و نزدیک سکر تال رسیده نجیب خان
از ورطه بلا که از عدم رسمی غلات و دیگر وجوہات بحالت سکر ات مبتلا بود نجات
دادند و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلاصی ندیدند جنگجوی نیز به سبب

آمد آبدالی تسهول کرد و بند و بست سمت لاهور و تدا بیر بند کردن رخنه
 حریف هر روز منظور داشت درین اثنا رگهنا تخراب و شمشیر بهادر و مله تار
 پهلوی لکر با سرداران دیگر از دکن رسیده در ظاهرشا جهان آباد پیره زدند و
 منظر امر غریب شدند که آدینه بیگانان صوبه دار لاهور که در آن روز با سرب
 و اینه ابدالی و عدم المینان از جهانخان ادریاست پهلوتپی کرده بکوهستان
 لکھی جنگل لسبر اوقات می نمود طلب کرد - آنها عازم گشتند نخست با عبدالصمد
 حاکم سرهند مقابله دست داد و بعد مقابله و مقاتله بگیر افتاد مرپه در سرهند
 رسیده بداد دپی مظلومان و غوررسی بیچارگان و استمالت رعایا و ترحیمه حال
 سکنه انجا پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نهضت پیشتر افتاد ابدالیان
 که با بیجا در تنها نجات سکونت داشتند اندک زد و خورد کرده راه انتشار و فرار
 سپردند - مرپه با ازین فتوحات باغ باغ شدند و از بس شادی در پیرهن
 شگنجیدند خواستند که خود را بلا توقف تحریف در زنند و خطه لاهور را از وجود
 پاک سازند بنا بران باراده ستیز جلوریز شتافته روبه لاهور نمودند -
 تیمور شاه و جهانخان که در لاهور قیام داشتند با سماع غلبه فوج جنوبی
 برگشته آمدن ابدالیان خائف و هراسان بدون نبرد عنان تافت متوجه
 ولایت شدند -

س

ازین رستن و آمدن عار نیست که بچید زدند بجز ذخار نیست
 مرپه بار از استماع این حرکت دلیر تر گشته قدم پیش گذاشتند تا در یک
 جهلم تعاقب نموده برگشتند غنیمت بسیار بدست مرپه افتاد و قوم که
 که در آن زمان چندان کثرت نداشتند نیز کم موافقت بستند - الحاصل
 چون ایام بارشش قریب بود جنوبیان یعنی مرپه با صوبه لاهور را حواله

آدینه بیگنان نموده هفتاد و پنج لک روپیه بطریق پیشکش و سالیانه بزمه
خانمز کور مقرر ساختند از انجا معاودت کردند - رگه ناتمیر او و شمشیرها
راهی دکن گردیدند و جنگجویی مع دتا پٹیل و غیره رفتند خود عازم استخیر ملک
راجپاسے اجیر گشته تو اجمی دہلی اقامت گزیدند - قصداً در بہان سسال
آدینه بیگنان از مرض الموت در گذشت جنگجویی سباباچی پٹیل را صوبہ دار
نموده مرض ساخت و فوجداری سر بند بصدیق بیگنان کہ از ہماہ بیان آدینہ
بیگنان بود و حکومت دو آہ بزن خان متوفی متسرا ر یافت - سباباچی تادریا
اگک بند و بست نمود اما نجیب الدولہ و تمامی جماعت افغانان از استیلا
مریطہ عاجز آمدہ استغاثہ پیش احمد شاہ ابدالی بردند و ہر نفس تو استر و توالی
مشعر بر انواع عبارت آراے و عجزند لے ارسال نموده بنا بر تشریف آوردن
ہندوستان براسے جہاد ترغیب و تحریص کردند

آمدن احمد شاہ ابدالی جانب وستان و قبل ساندن ناچی

سباباچی او گزین جنگجویی سیند و ہماہی

اگر چند کور و رود احمد شاہ ابدالی بر ہندوستان در خزانه عامرہ و ماثر اصفی
بتفصیل و مبسوط مندرج است اما درینجا بنا بر بعضی معلومات نازہ کہ در آن وقت
نبود سررشته سخن تا اختتام عرصہ زندگانی بالاجی را و بطریق اجمال و مناسبت
ضرور افتاد - مخفی نماید کہ ہر چند احمد شاہ ابدالی را از روز برگشتہ رفتن تیمور شاہ
مخلو ز خاطر بود کہ فوجے از قزلباشان خونخوار و غازیان طغر شعار فرماہم آوردہ
قصد ہندوستان فرمایا اما موافقت یکے از رئیسان اہل ہند و در از خدا

میخواست درین اثنای شتتجات نجیب الدوله پیم مشعر بر انواع تطمیح و چای بلوی
 و عجزیالی رسید. این را محض تاثیرات آسمانی دانست که عزم جزم کرد و
 بست و چهار دسته که دو از ده هزار سوار را بکشدسته نامند در رکاب ظفر ^{نست}
 گرفت و علاوه این شمار تیمان چه توان کرد که یک یک مغل چهار چهار پنج پنج کس
 جوان قوی سبک و لشکر و شمایل و از یراق و اسباب بصورت خود مقابل همراه
 داشت و این گروه از همه سبقت کرده اعدا را از رزم آماره و غارت نماه
 عاجز می سازند بالجمله شاه با قوچ قاهره از دریا به آنک کوچ کرد و اکثر
 پها نجات مرسته را قتل آورد. صدیقی بیگجان گریخت کناره گزید جنکوچی و
 دنا پیل با ستمع اینخبر دست از مصالحه شجاع الدوله و نجیب الدوله که سوا
 و جواب آن در میان بود باز داشته با جمعیت هشتاد هزار سوار آزموده کار ^{را}
 مقابله همین را عبور کرده در ملک استر بید در آمدند. نجیب خان و سواد ^{خان}
 و احمد خان بنکش و حافظ رحمت و دوندی خان سرداران رو هیله حاضر شدند
 قشون شاهای برسم قراولے حسب الامر نزدیک سر بند با مرسته رسیده سپاهی
 گرد و ترک و تازی آغاز نمود. بعد از آن نسیقین ستیز گریز نمودند همینکه در
 میدان باولی اقصای دلی رسیدند شاه با از دریا گزشتة شامل حال
 فوج خود گشت و جنگی شدید واقع گردید که بهرام فلک از دید آن بر خود لرزید
 مبارزان طرفین داد مردانگی و بزدلی دادند و تیرار با مردم در رزمگاه افتادند
 افغانان بر سر یک تیغ راندند چون خیار دو پاره کرده طاقت فغان بر آوردن
 ندادند. هر چند مرسته با بنر و مردانگ و ندانما با شاهپایان کو قدرت که ^{صعوه}
 بر آید و گریه بر شیر نیچه کشاید -

۵

اگر چه شاطر بود جزو سبک چو زنده پیش باز روین جنگ

د تاجی پٹیل و سا باجی عرصہ شجاعت بر خود تنگ دیدہ جان باشتند و جنگی
 احوال دو امیر گیر که قوت بازو دستنظار او بودند چنان دیدہ ہر بہت غنیمت
 دانستہ جان خود ازان مہلکہ بدر برد و بہ راہ ریواڑی مالووی سمیت ملک اجپوت
 شتافت۔ جنو فیروز ہی تانار نول تعاقب نمودہ از کورہ کہ لیستہ کرو سہ
 جے پور است سعادت کرد و این واقعہ در ^{۱۳۳۰} سالہ یکینزار و یکصد و ہفتاد و سوم
 بو قوع آمد۔ بدر یافت این احوال ملہار را و مو لکیر کہ از سور المزابی درین نواحی ^{بودہ}
 شریک جنگ نشدہ بود بر آمدہ شریک گردید۔ اولاً شکوہ و شکایت ہا کرد و از طنز
 بر زبان آورد کہ تو جوانی و عدم تدبیر کار با این نوعیت رسید و این صورت پیش آمد
 حالا نخواہند دید کہ این جانب چه قسم بتلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد
 الحاصل پس از بسیاری روز بدل ^{بود} و باجماعت مبارزان دلاور چون بحر
 پر خروش روان شد۔ ہمینکہ نزدیک سکندریہ رسید۔ آبادیش را غارت
 گردانید و خزانہ و سداقلہ را کہ لشکر شاہ می رفت تاراج نمود۔ شاہ کہ در تاراج
 رحل اقامت داشت بجز دستاویح اینہمہ حالات شاہ پسند خان و قلندر خان
 بجمعیت دہ ہزار سوار کار گزار لغین ساخت و تاکید نمود کہ ازینجا برسم
 یلغار شتافتہ ^{جملہ} بزند۔ ابدالیان خون اشام تیغ انتقام از نیام بر آورده
 فی الفور سوار شدند و نیز جلوے نمودہ و یک شب روز بجا طے ہفتاد کردہ بہ
 شاہجہان آباد رسیدند و روزانہ بار استراحت کشادہ نصف شب روانہ
 آنروے جمن شدند۔ چون ملہار را و دید کہ جنو شاہی قریب رسید
 برائے تیاری بنام سپاہ و روانگی بہیر و سنگاہ سوگ گشت۔ و خود با چند ہزار
 انتخابے کہ ہر یک را یکہ تاز عرصہ بیجا میدانتست در مقام کمین نشست
 تا آنکہ از ہر دو طرف صف بستیہ ہنگامہ زرم گرم کردند و چون بر سر تہہ ^{طولی}

شده بودند اکثری را علف تیغ بید ریخ نمودند و بیک حمله فوج پیش را
 سپاسا فتنه ہو لکرتاب ثبات نیاورده راه گریز گرفت - تفرقه تمام در
 لشکر او راه یافت - با خرابی حال و نجبت و نکال تار سیدن بهاؤ و
 بسواس راودر لولسے کمینہ و بہرت پور بچایت جاٹ نشست و شاہ از ناز
 کوچ فرمودہ در ملک ماین گنگا و جمنابست کر رہے از دہلی چھاوئی کرد -

نہضت اشیرا و عرق ہا و پئی عم بالاجی او بسواس و فرزند

از کن بمقابلہ احمد شاہ ابدالی و عرق گشتن انہا در کرفنا

چون این اخبار جگر فگار ہوش گذار بسامع بالاجی را و سرہمیت رسید مشوش
 شدہ سرداران خود یکجا نمودہ بزم مشورت آراستہ اسٹیور او عرف بہاؤ
 سپر حاجی پنڈت عم پنڈت پردہان بہ نیابت پیشوای ممتاز بود بمقتضای
 غیرت ذاتی و تہور جلی زبان بہ بیان کشود کہ درین مدت از سرداران متعینہ
 ہندوستان کارے کہ لائق آفرین و تحسین باشد گاہے بظہور نیامدہ بلکہ نقصان
 گروڑ ہا روپیہ کردند تا با نفع چہ رسد - اولاً ہر کس کہ برین کار مقرر شدہ
 میر و دسر رشتہ حزم و احتیاط از کف میدہد و کار بہ دہول و بے پرواہی
 می افکند - در نسیورت اگر جناب سرہمیت اجازت فرمائید و نیز بسواس
 را ہمراہ گروہ و ہند این مرتبہ من خود عزم میکنم و او را بر سندر یا ست سلطنت
 ہند نشانیدہ بند و بست انضلع قرار واقعی می نمایم آخر کار پس از گفتگو
 آنچه عقل مستقل او تجویز کردہ بود ہمہ اشخاص پسندیدند و برائے اجتماع افواج
 با طرف وجانب نوشتہ رفت در فرصت قلیدے فوجے فراہم آمد کہ محاسب

و بهم و خیال در تعداد آن قاصر و حیران بود هر چند بالاجبی را و جدای فرزند را
 که جوایز رضا جو و مخالف بزرگ بود و چون گواران داشت اما مصلحت ملکی چارو
 تا چار این بار بگردان گذاشت القصه در ساعت سید و زمان جمید بهاد و
 بسواس او را بجمیت دو کک پیاده و سوار و خزان انسترون انبشار
 و مردان کارگزار مثل سپاهی جاد و داماچی کاکووار و مود باجی اهو سسله ابراهیم
 کارڈی که سرگروه و پلان جتانی و چهل ضرب توپ کلان و دیگر توپ فحانه بود
 و سرداران نامدار که تفصیل آن موجب تطویل کلام است و آریه پاسے توپ
 صف شکن و ضرب زن از دکن کمر بهمت بر لشکر مندر برست قسمی انبو فوج
 بود که بوقت فرود آمدن در دشت و صحرا فرسخ یا غیر از خمیه و خرگاه هیچ نما
 نمیشد و هنگام کوچ تا نظر کار میگردید سپاه سلاطین می آمد لشکرش
 دریای بود موج ناپیدا کنار و لشکر یا نش از سپاهی تا اهل حرفه مستغنی
 از احتیاج و مالدار که رایار نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را
 هم سنگ نماید - معینا هر گاه باین چشم و جاه بعد از ط مراحل از دریا
 چنبل که متصل دیو پور میگردد گذشتند و ظاهر جا جمورا مضرب خیام
 حضرت سافنگه جنکوچی و ملهار را و مع نور جل جاٹ مرزبان دیک و نهرت
 شرف حضورش دریافت تلخ گشتند در اینجا کبوجهای متواتر سال کبوزار
 و یکصد و هفتاد و سوم در شاه جهان آباد رسیدند و بر بار اوله خیمه دند
 یعقوب علیخان صوبه دار که از طرف شاه بود دروازه قلعه در الحاضریه
 بند نموده در مقام مقاومت گشت - بهاد و در حویلی سعد الله خان که نزدیک
 قلعه واقع است آمده نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرد و مرابطه با از چهار طرف حصار
 هولکر و جنکوچی سمت دروازه حضرتی اسیر کرده هر چند در کشت و کشته و دروازه کوشش نمودند

مضبوطی و استحکام که از تخته های برنجی و سینه های آهنی استوار بود سود
 نداد و بنا بر آنکه در قلعه مردم هم کم بودند کسی بجبال حراست و خبر گیری آن سمت
 نه پرداخت حتی که چند صد مرهبطه از زلفان به پهل را و هو لکر بالاے فصیل قلعه
 رفتند دست بغارت گیری مکانات سلاطین کشاوند و توفیق نیافتند که
 در آبکشایند در مضین پانزده بست مغل از طرف سلیم گده رسیده بزدن
 بند و قی و شیره ده دوازده کس را بجان کشتند مرهبطه های اسیمه شده رو
 بفرار نهادند و خود را که از فصیل قلعه بگریزیدند بسیارے را دست و
 پاشاکست و کار کرده تا کرده متصور گشتند - بعد از آن سرداران مرهبطه یادر
 حویلی سعادت خان فرود آمده مورچه ها بستند - ابراهیم خان کارڈی صرب
 لوط در ریتی جمن برده بالاے ددمه تعبیه کرد که از صدمه گوله آن مکانات
 اندرون شکست و ریخت می شد - یعقوب علیخان زیاده مجال ایستادگی
 ندیده بعد درستی عهد و پیمان قلعه را حواله ساخت مردم مرهبطه در شهر
 و بر کار خانجات و دیوڑھی های سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه
 مداخلت نموده چونکی هانشانیدند و نیز بر دروازه های بیگمات مثل لواب
 ملکه زمانی و لواب صاحبه محل زوجیه های فرانس آرامگاه محمد شاه بادشاه و
 دیگر عمره ها و سرداران هند که در شهر سکونت داشتند محصلان گماشتند
 از آنجا که در آن زمان حضرت شاه عالم بهادر سمت مشرق تشریف داده
 بر تخت سلطنت جلیوس کرده بودند و غازی الینخان در دہلی بر عثم
 شاه جهان را از سلاطین بر آورده بادشاه کرده بود و بهاد و این را مناسب ندیدند
 آنرا و کنج عزلت نشانید و سر از جوان نخب و لایزرگ شاه عالم را و بعد ساختند
 سکه آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص را که از نقره بود بر کنده دار الضرب مسکوک
 نمود

چون سورج بل جات مرد ثقه و دور اندیش بود بهاد و که بمشوره ملهبار را و بر آ
 کنکالیش طلبید عرض کرد که هر چند عقل و شعور را مردم زمیندار بفهم و فراست
 سرداران ذوی الاقتدار و مقربان دربار دولت مدار نمیتوانند رسیدند لیکن
 از اینجا که حسن ظن صاحبان در حق این بنده ناتوان همچنان برانست و سوا
 آن انجناب بمقتضای خداوندی فدوی را باین یوازش سر فرستادند
 هر چه بعقل ناقص میگذرد گزارشش میکند و ظاهراست که تمامی رومیان و هند
 بدشمنی این سرکار سر و کار دارند و مخالف در صف آرای بهیچ نوع کمی ندارند
 پس صلاح دولت آنست که اسباب زیادت و بهیر و بیگانه را در گویا
 و آنروے خلیل گذاشته بوضع خود از حریف جنگ باید کرد در صورتی که
 اینمعنی پسندند افتد از هر سه قلعه ماکه دیک و کبیر و بهرت پلوسه هستند
 آنچه منظور شود خالی کرده میدهم که احمال و ائقال را در اینجا بگذارند و بیکبار
 برویه قدیمه خویش محاربه در پیش نمایند زیرا که شاه خود در نجاب است
 هو اعلى الخصوص در موسم گرما زیاد ماندن نمی تواند و از امرایان هندوستان
 بر تقدیر بیکه همه هامتفق و یکجا شوند کسرا اینقدر نیراند که بدون اعانت شاه
 مقابله شماها کند قطع نظر ازین اگر درین دست برد با بر دشمن غالب و
 فتحیاب شد زنده بته و الا خود داری ساختن و گرنجین را مضائقه نیست
 و جنگ سلطانی جنگی است که قدم پس رفته را باز پیش گذاشتن بس مشکل است
 هر چه مرضی مبارک باشد احسن و اولی ملهبار را و دیگر سرداران که بنی عقل و عمل
 آفرین ها کردند و مشیوه او راستند و گفتند که فی الحقیقت صلاح همین است لیکن بهادور این
 موافق بنیاد مطلق پسند نکرد بلکه بر شفت گفت که سورج بل میندار است بقدر حوصله
 حرف میزند و ملهبار او نیز بی تجربه است این نامردی می بودی گاه تو گران بادین بگفت زانجا

باشند ما را کجا گویا است که این سبکی و بی حیثی را که گران تر از سکر است موت است
 بر خود روا دارم و رسم جنگ قزاقی که کار بی سرو پایان است لعل آرم معجزا
 حقیقت مذکور اینست هم هر طرف است موجب دشمنی است این را گفته از مجلس برخواست
 و گرفتن سورجل را پیش نهاد ساخت .

۵

بسا بکام دل دشمنان بود انگیس که نشود سخن دوستان خیر اندیش
 بلیسان صحبت علی الخصوص بهار را و هو لکر آزرده خاطر شده گفتند که چه شد
 بهاد و صاحب را با اینهمه دور اندیشی و دانشمندی چون نادان سخن پوچ بر زبان
 آوردند خدا خیر کند که انجام این غرور بخیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این بر همین
 تا که سر جنگ واقعی نخواهد خورد و ما غش بحال نخواهد آمد اما اینقدر بفهمیدند که
مصراع سلامت همه آفاق در سلامت اوست - والا مامتی کو و عافیت کجا
 بلکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود به حال سورجل بهان روز بگذرد خود
 آند با اشاره بهار را و وقت شب گریخت و خیمه و دیگر اسباب را که برداشتن
 نتوانست موجب افشای راز خود دانست بهمانجا گذاشته شبان شب داخل
 بهرت پور گردید - اگر چه فرج مرسته تعاقبش نمود لیکن چون تیز و تند رانده بود دست
 نیافت - القصه بهاد و نار و شکر را جمعیت ده دوازده هزار سوار جلاد می شمار
 در شاه بهان آبا دگراشته بطرف پانی پت و کرنال که از آنجا بمسافت
 سی کرده است رخس اقبال تاخت - درین اثنا مخبران خبر
 آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سردار دیگر از طرف
 شاه لبر کرده گی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کژور با
 روپه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در آنجا فراهم
 شده است قیام دارند و تسلعه را مستحکم و مضبوط نمودند

استقلال میزنند بهادرتسخیر آن مقدم و متقدمه فتوحات اہم شمرده بر رسم بلخا
شتافت و بیک شگبیر در زیر قلعہ رسیدہ اطراف آن را فرو گرفت و بجزایر و جزایر
قوی سر سواری بکشود ہر چند عبدالصمد خان و غیرہ کوششہا سے نمایان کردند مگر
از جمعیت اندک کہ بقدر نمک در آرد نبود کلہم پس پاشدہ کشتہ افتادند حتی کہ یک
کس از سرداران و انفار جانبز نشکر بیان بہاد و از غنائم انجا انبار ہا برداشتند
و قریفہ جنگ مغلان گشتند چون اینخبر بشاہ ابدالی رسید مع تمامی امرایان
ہندوستان مثل یوزاب شجاع الدولہ و نجیب الدولہ و احمد خان بنکش و حافظ خان
و غیرہ کہ جمعیت موجودہ شریک رفیق بودند از مقام فرود گاہ کوچ نموده بر بحر
دریا سے جہن رسید فاما بسبب موسم برشکال دریا در طغیانی بود و مرور و عبور
نمیداد گویند کہ شاہ برب دریا نشسته بکیشبانہ روز بیچ نخورد و نقش ہا نوشسته
در دریای انداخت تا آنکہ روز دوم حکم قادر قدیر کہ چون و چرا دران گزیرت
دریاد عرض بقدر یک تیر پرتاب پایاب گردید و طرفہ اینکہ ہر کس از ہر دو
طرف بیکدم راہ را غلط کرد غرق شد۔ بالجملہ شاہ با کلیہ سپاہ از گزیرت پت
عبہ شدہ برابر عسکر مرہ کہ بجای گنجپور در ظاہر پانی پت ڈیرہ
داشت خیمہ و خرگاہ نصب ساخت و یک خیمہ قزلباشی مختصر بقاہ
پاؤ کروہ از لشکر پیشتر ایستادہ کردہ مقرر نمود کہ ہر روز صبحے بلا ناغہ
لشکرش صد تیر بر کمر بستہ مع معدودے چند دران خیمہ آمدہ تا شام
نشستہ می ماند و سواران چو کی طرفین بر رسم ہوشیاری و کشک
سواری روز و شب ایستادہ میماندند۔ بہاد و نیز امر کرد کہ بسیرامیان
عسکر خندق عمیق بطریق سنگر کنندہ نمایند و درخت ہا سے
حطیم را بہ پیدہ بردور آن تعبسیہ سازند۔ چنانچہ توپ ہا سے

بزرگ جا بجا قائم گردید و همگی دودر و ازه از بر آمد و در آمد مقرش رند دین
 اثنار و زس جنگ خونین واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین بقتل در
 آمدند. تفصیل این اجمال آنکه شاه و لیجان وزیر بر اسے دیدن مسجدے که
 متصل پانی پت بود سوارے نمود مردم مرہیٹہ خبر یافتہ یورش نمودند و ہنگامہ
 پیکار و کارزار قسمے گرمی پذیرفت کہ موبر اندام بہرام فلک است شد قریب
 یک پہر معرکہ زد و کشت در میان ماند بلونت را و خسر پورہ بہاد و گویند پند
 مکا سارا اٹاوارا کہ از وقت باجی را و در ملک بنذیل کہند و غیرہ داسرو
 سار بود نوشتہ فرستاد کہ ہر قسم کہ داند و تو اندرستہ را کہ ازان ^{راہ}
 رس بلشکر شاہ میرسد رسیدہ مسرود سازد. نام گرفتہ بجز دور و
 ستم جمعیت چل ہزار سوار و خزانہ و رسد بسیار بطرف سہارن پور تعلقہ
 نجیب الدولہ کوچیدہ نوے بان داد و وصول آذوقہ موکد شد کہ مزیدی بران
 منظور بنا شد در اردوے شاہ گرانی بدرجہ نہایت رسید بلکہ غلہ بکروز
 منفق و مطلق شد و گاہ در میچکاہ میسر نیامد. شکر بیان بسبب گرسنگی مضطرب
 و نالان گشتہ از زندگی سیر شدند و استغاثہ آن حضور شاہ بردند اما ایانا
 ہندوستان سوائے نجیب الدولہ قافیہ جنگ تنگ دیدہ حضور شاہ
 مذکور صلاح کردند و عرض نمودند کہ درین باب مصلحت کوشی بہتر از
 مردم کشی است و خلق را در معرض ہلاک انداختن بخلاف
 مرضی خالق بردختن است و علاوہ این جنگ دوسرہ دارد و خداوند
 کہ مال کارچہ شود شاہ فرمود کہ درستی امورات اینجا موقوف و
 متخصر بہ سچو نیز شما است ہر قسم کہ بہتر دانند نمایند و مقدمہ جنگ را بر اینجا
 گذارند و جلدی لسا ز ندبہ بیند کہ بسہولت و رسائی حقیم کار حریف تمام می نسام

زیرا که مابعد دولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد
 غریمت کرده ام دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه نواب شجاع الدوله از
 بهاد و پیغام نمود که اگر اصلاح کردن منظور و قرین صلاح باشد در آن باب
 سعی و کوششها کرده شود - بهاد و جوابی داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر
 شاه از روبروی ما کوچ کرده آن روستایک برده هر قسم که بگوید قبول
 است - نواب مصوف این سخنان تکبرآمود اصغرا نموده بار دیگر دم نزد و هیچ
 ازان بر زبان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بدرجه اتم گذشت
 شاه بجان آمده به نصیر خان بلوچ فرستاد که بیرونایلغار و سرگوبیند را بریده
 بیار خان مذکور فی الفور مع عطای خان در رانی باد و دسته فوج قاهره که عدد
 جمعیتش نسبت بچهار سوار می کشید فتابان گردید و مسافت چهل گروه را در
 عرصه سه پرتی کرده سحرگاه به نزدیک لشکر گویند پنڈت که در بمبال آباد
 بود رسید و از انجا همه نعره زنان سیف های درخشان علم کرده چون سبیل
 بلا بر سر آنها که هر یک از بعد مسافت بلا اندیشه غیره در کار خود مشغول
 و مصروف بودند و نوعی حرم و احتیاط نداشتند ریختند بعضی در خواب بودند
 که بخواب رفتند اکثر دست و روی شست و شوی نمودند که دست از جان
 شستند بر خنجر که خواب دو شین مسکین دند که تبیرش مرگ یافتند و منهدی
 غسل می ساختند که محتاج بغسل آخرین نگشتند - گویند پنڈت که مسن بود
 سر اسیمه و مضطرب خواست که خود را ازان ورطه بلا بیرون سازد و مردم شاه
 سرداری دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش در طرفه العین زیر زور
 نموده عنان تاب گردیدند - خانمذکور منقطع و منصور روز دوم حضور شاه رسید
 سر را بگذاشتند و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و مدت قحط که عاید حال

شده بود بر طرف شد۔ بہادور سردارانشن باستماع این نعمت تازہ بجائے خود
 متفکر و متحیر شد ندو چون خزانہ روکے نہادہ بود دو ہزار سوار معتمد را بر اسے آورد
 آن نزد ناروشنکر بہ شاہجہان آباد رخصت کردند۔ ناروشنکر نے سوار دو ہفتی
 روپیہ تقسیم کردہ تعقد نمود کہ رفتن روز را موقوف ہشتہ شب کوچ کردہ باشند
 و قدرے فوج خود نیز ہمراہ داد قضا را سواران ہر روز کے کہ داخل لشکر خواہند
 شد بواسطہ تاریکی شب را راست را گم کردہ براہ دیگر افتادند و بسلامت
 ایام ناکام قریب چوکی مغلیہ کلاہ پوشش کہ پنجہزار سوار مسلح و مستعد است
 بودند رسیدند۔ آنہا دیدند کہ گروہ جنوبیان است یکمترتہ پوشش نمودہ
 ہمہ را زیر شمشیر گرفتند و از کشتہ ہا پستہ ہا ساختند و خزانہ را غارت نمودند
 تا آنکہ احد سے ازان فریق زندہ و سلامت نماند بہادور اکہ عرض احوال گردید
 اندکے مکدر و ملول گشتہ از فرخ جو صلگی و عالی ہمتی ہیچ در دل نگذراستند
 از اسجا کہ سرداران با ہم نفاق پیشہ و فلک بر سرستیزہ بود روز بروز متفرم
 کارش بر خلاف تصور بر ہم و ابتری می نمود اہالی لشکر را از واردات
 حرکات مختلفہ رعب و ہراس افزون از قیاس می افزود ممکن نبود کہ از ترس و
 خوف قشون شاہی گہے کہ از لشکر بیرون آید و احد سے ارادہ بر آمد سنکر کہ
 خندق و پناہ فرود گاہ را گویند نمایند در نیصورت اثار گرانی زیادہ از حد پدید آمد
 قطع عظیم واقع شد بسیار سے جانور و آدم تلف شدند و راہ عدم پیو دند بنا بر آن
 اکثر فرقہ انفار زندگی را خیر باد گفته وقت شب ہر اسے آوردن گاہ ہمہ وغیرہ می بر آمدند
 روزی عجب اتفاق شد کہ قریب بہست ہزار کس معربا بو و شتر ہر از گاہ و ہمیدہ غلہ غیرہ
 راست دیدہ می آمدند غیب تاریک بود رہے غلط کردہ سمت لشکر شاہ پابراہ گذار
 و سپاہ خود بگورستان نشاند یعنی ہر گاہ متصل رسیدند لشکر خود خیال کردہ چنانچہ

رسم این مردم می باشد بنام گرفتن فلان و بهمان آواز دادن و فریاد زدن شروع
 کردند سواران چونکی مغلان هینکه صدای آنها را شنیدند و شنناختند که مرید
 هستند بیشتر مخفی و متواری گشته پیشتر آمدن دادند چون بر قابور رسیدند
 تعینا بدان بے سران سخت تیغ بیدریغ را اندود بدلیجی تمام علف صمصام خون
 شام ساخته متنقسه را در قید حیات نگذاشتند علی الصبح که صغیر و کبیر
 از اردوئے معلی بر لے دیدن آن آمدند دشت و صحرا پر از لاشها بود و از
 سر و جبد جا بجا تووه تووه افتاده بودند فاما از علوهی و کرسی حواس بهاد و
 چه بیان نماید که زبان در او ای آن قاصر است مطلق ازین وجوہات میل و تموی
 بخاطرش نیرفت و لب که غیور و مستغنی مزاج بود حوصله اش تنگی نمیگرفت معینا
 خواست که مقتضای مصالحت ملکی و شجود بازی گردش ملکی بقولیکه **س**
 نہ ہر حالے مرکب تو ان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن
 بنای صلح فیما بین گزارد چنانچہ بذریعہ ثواب شجاع الدولہ سوال و جواب
 آن در میان آورد و بعد واثق و پیمان صادق گفته فرستاد کہ اینجانب
 از مرضی شاه و اعیان بارگاہ بوہرے بیرون نیست قسمی کہ صلاح دانند **ص**
 گر آیند کہ ساخته و پرداختہ منظور و رضا مندی ایشان را موجب خورسندی
 خود میدانم ثواب موصوف بخندور شاه رفت اینہمہ را معروض داشت بہمان
 سخن را باز تکرار نمود کہ ما را درین ملک خیر از نیت غزا و اعانت ملت غزا
 دیگر مدعا نیست۔ شما دانید و کار شما بعد از ان نجیب خان در خلوت بار یافت
 گفت کہ قرابت شوم مرید با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین بقین
 دانشین است کہ بروقت قابو و فرصت سوائے بدی بلکہ نیکی نکند
 و اختلاف مذاہب و دین دلیل است برین و شجاع الدولہ از جوان است

انجام کار نمی فهمد نیز ظاهر است که حرفی بر طرفی هنگام ضعف و فروتنی خود چنان
 چنان که بر زبان نمی آرد و طریقه منت و عاجزی مرعی ندارد و خصوصاً دنیا داران بکن
 که از قایم دست عهد و نادرست سخن اند و برای عرض و مطلب خود لجاجت
 و حیل را به سیله می بندارند و احیاناً همین که دور ایشان گردد و زمانه موافقت
 ایشان کند فوراً برگردند و گذشته را نقش بر آب شمارند پس هر کس که ازین
 مردم مزور بر حذر است آسوده و بیخطر است شاهان بود که خاطر جمع باش
 در نیمه غیر از تو گفت کسی پذیرا نخواهد شد گویند که در شکر جنوب حالتی
 غریب رو نمود که مهربان از فکر کار خود مشوش و مضطرب بود لیکن ^{دو} بهای
 ازان رو که در مزاج استقلال کمال داشت بوجهی ازین رو داد و اذ القضا^ل
 را امر است آموذ کلفت نمی ساخت و بکشاده پیشانی و شکفته روے سر انجام
 جام می برداخت و می گفت چه شد که خزانه سرکار بغارت رفت و مخالف^{ان}
 لشکر ما را تاراج کرده بردانند انشاء الله تعالی هر گاه سوار می شویم شاه رازنده
 بگوشه کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم
 مادر چه خیالیم و فلک در چه خیال کارے که خدا کند فلک را چه مجال
 بیزاران و بوسون و پادشاه درانی و قتل رسیدن بتامی لشکر
 آورده اند بهادور و زیکه جنگ صف قرار داده بود چهار گهڑی شب باقی مانده
 بنواب شجاع الدوله نوشت که الحال هم چیزی نرفت و این آخرین سوال
 و جواب است که کرده می شود اگر صلح قرار یابد بهتر اینجانب بهمه وجوه رضی
 و الا تحقیق میدان که قدر آگوست است و میدان چون این نوشته بنواب
 رسید بعد مطالعه آن از حامل پرسید عرض کرد که در لشکر او شان تیار می بود

یقین است که سوار شده باشند درین ضمن هر کاره دیگر خبر آورد که آنها سوار شدند
 شجاع الدولی الفور بر در خرگاه شاه حاضر گشت شاه در خواب بود بخواجہ سرگشت
 که حضرت را بیدار نمایند که عرض ضروری دارم شاه بر در دولت سر آمده نواب را طلبید
 نواب باریاب عجز شده تمامی را جبارا مشر و خامعوض داشت. شایبمچر شنیدن
 بر اسپ خاصه چوکی سوار گشته پیشتر از همه با در میدان آمده ایستاد و پاسبان سوار شدند
 قوج ولایتی و هندوستانی حکم داد جنود فیروزی دست و دست از هر چهار طرف
 فراموش گشته بجای خود قائم گشت و امرایان هندوستان را بدست راست
 چپ امر کرد و جمعی از مغلیه بنا بر معاونت و استظهار آنها گماشت که مبادا اگر کسی را
 لغزشی رود یا خبر دار و معین باشند و هر اولی بچهره شاه و لیخان قرار یافت
 و شاه مع تیمور شاه پسر خود بمقتضای عاقبت اندیشی که در صورت نوبت دیگر راه
 ولایت گیرد قول علیّه ترتیب داده خبر گیری هر یک بذمه خود شناخت سخت
 بنا بر احتیاط در تمام موبچہ ها گشت کرده و مردم را جا بجا قائم نموده علم نصرت بر پا
 ساخت. ازان طرف بهاد و لسبواس را و لسبواری فیلان مستعربده که
 قلب را رونق بخشید و یمن و یسار آن چکوبی سیندیه و پیلچی جادو و پیلچی
 ہو لکرو و دیگر سرداران و الا قدر انتظام گرفتند و هر اولی با اهتمام ابراهیم خان
 کارڈی تفویض یافت. معہذا باین جنگ سلطانی سرگرم عرصه جانستانی
 گردید و بکمال تجمل و توشم عزم زرم نمود - **مثنوی**
 آراسته گشته از دو سو صف شد روی زمین دران لطف
 میدان و غاز جوش مردم آمدی محیط در طراطم
 ابراهیم خان کارڈی برابر نیل سواری بهاد و رسیده رام رام کرد
 و سربازان آورد که اگر چه از دو ماه چشپہ نیافت رام و بسبب تالیج شدن

سشما تفاقا غنا هم نکرده ایم لیکن بدتها است که نمک سرکار خورده ایم امروز که روز
 جالغشانی است حلال می کنم - این را گفته از اسپ پیاده شده و بندوق در دست
 کرده و دامن به کمر زده چون بهین و تهنیت به پیش پتان باشد رخ به میدان کرد پلا
 و شبه فوجش در پله آهمن بود آتشبار که بموج در آید و سحر آتشین بود آهمن گراز
 که بتلاطم پله هم طوفان نوح بر پا گردد - **مشنوی**

گوئی که دو کوه خورده بر هم	لشکر زد و سوختاد در هم
در پرده گرد شد نهفت	خورشید لبان چشم خفته
از برق سنان ستاره پاداش	آن گرد که مہیات سما داشت
چون از فلک کی بود اخت	تا بنده ز روے تیغ جوهر

اولاً بیاد است مغلیه که هنگام تسویه صفوف بجوشش و خروش نبرد کوش شدند
 مرده با آنرا چون آب دریا نوشش کردند و در یک آویزشش قریب سیصد
 منغل عفریت شکل بکار آمدند درین اثنا آواز غول شاه و لیخان وزیر که هراول
 و سردار کل بود بلند شد - نواب شجاع الدوله که بجای خود قائم بود از کاسی
 داروغه اخبار پرسید که صدای غول شاه و لیخان نمی آید سبب چیست خبری
 چون او اسپ را همین کرده آنجا رفت چه می بیند که شاه و لیخان بر زمین
 خاک بر فرق و رو میمالد و مغلان را دشنام های مغلط میدهد و میگوید که
 قمر ساق با ولایت دور است سلامت نخواهند رسید برگردید و در جان
 صرفه نکنید که مردن بکار بهتر از زیستن بکار است لیکن در آن وقت که ام
 می شنود و گوش بر سخن می نهد همین که این را دید گفت بفرزندم شجاع
 در آنوقت بیجا شدن را نمابدید و بهدش رسید معبذ اطرفه شور شد
 در جنود شاهی واقع گردید و دست برد جنو بیان فریق مغلان را زیر و زبر

در جنود شاهی واقع گردید و دست برد جنو بیان فریق مغلان را زیر و زبر

شاه که این سخن را شنید هزار سوار نسقی تعیین کرد که پانصد سوار در لشکر رفت
 کسانے را که در دیره مانده باشند جبراً و قهر سوار کرده بیارند و باقی از لشکر
 پیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلاستخا
 تیردوز نمایند و بنگذارند که احدی بیکدم پس گذارد و نسقیان حرب الامر هر که را
 که فرار شده می آمد تیر و نیزه میزدند و غرض که ازین تدبیر قریب هفت هشت هزار
 سوار چه از برگشتگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه مع انجماعت و دونه
 یتیمان که در رکاب خود داشت بسمل شد گفته جمله آورگشت جمله کردن همان بود
 و فتح یاب شدن همان اگر چه کهنیان در حرب و ضربت هیچگونه تقصیر نه کردند لیکن
 چون انسان سهم قضا را سپردن نمیدانند ناگزیر تن بتقدیر سپردند یعنی
 درین کوشش با حق پناش که شورش روز چشمه نظر میکردند تیرے از
 قضا را شده برابر و سلب و اس را اور رسید و در چشم زدن جان سخن تسلیم
 گردید - بهادور ازین خبر سکر طاعت بگست فرمود که لاشش آن مقتول را
 بر فیله که با بوجو پنڈت در خواصی آن نشسته است میدارند و خود از فیله
 فرود آمده بر اسب سوار شد و پور شهاے دلیرانه و کشتش و کوشش ستان
 بوقوع آورده که دو اسب سوارش از کثرت زخمها از پا در آمدند مرتبه
 سیومی خود زخمی گردید - بیلاجی جادو بکصد و شصت زخم برداشت و دیگر
 سرداران علی قدر درجات هم مجروح و بیروح گشتند شکست در دست
 نصیب جنوبیان گشت از که تامه منزه شدند و در طرفه العین این چنین لشکر
 عظیم برابر خاک گردید قزلباش ظفر تلاش در آن بزرگ صحبت از فراریان لاش
 بر لاش انداخته تابست گروه تعاقب نمودند - مردم گریخته را خندق سنگ
 که بنا بر محافظت کنده بودند چاه بلا شد بسیارے در این سرانیمه و مضطرب گشته

سرنگون افتادند و اکثری از سرداران و افسارگرفتار ملازمان شاه گشتند
 ابراهیم خان کارڈی که زخم شمشیر برچی داشت اورا چیلہ نواب شجاع الدولہ
 کبیر کردہ آورد و نواب پوشیدہ در ترمیم جراحتش کوشیدہ میخواست کہ اورا
 صوبہ خود کند و لاشش بسواس را مع باجوینڈت وکیل کہ برفیل بود بدست
 ایشان در آمد گویند کہ ما دیور او سندھ یہ کہ دران معرکہ مصدر ترددات
 شدہ بود بعد کشتہ شدن برادر حقیقی خود و تجوجی سندھ یہ و رفقائے ہمراہی در
 پاو دیگر جا ہا زخم ہا برداشتہ در میدان افتاد و مقدور نہ داشت کہ یک وجہ از
 جاے خود حرکت کند و قدم بہا ز نہد لیکن چون کار ساز حقیقی چارہ ساز ہچارگان
 است شخصے را بسر قتلش رسانید و او بمقتضای حقیقت این خاندان کہ مراجعت
 نمایان از بزرگان ایشان دیدہ بود فی الفور از اسب فرود آمدہ از زمین بردا
 و راہی شد و ملہار را و ہولکے قسے کہ از ترجمہ نامہ او ظاہر می شود و آن ترجمہ
 داخل ماثر اصفی است جان سلامت برد شمشیر بہا در سپر باجی را و کہ از شکم
 طوائف بود ہنگام گریختن در میان راہ نزدیک بہر تپور از دست رہنزان بعض
 بسمل نمود۔ سخن مختصر شاہ ازین نسخہ خداداد سجدات شکر جناب صمدیت
 شانہ بجا آورد و از غنائم چہ نوشتہ شود یک یک مغل دہ دہ شتر بر مال
 و اسباب کشیدہ می آورد و دامن آمال را از زوز پور و جواہر مال مال میکرد
 و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بہر طرف می گشتند و کسب کسب
 احوال آہنانمی شد۔ عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خونخوارہ زنان جمیلہ
 و کودکان جوہر و سلامت داشتہ باقی از زن و مرد چہ از سپاہی و چہ
 بازاری قریب چیل پنجاہ ہزار کسرا چیل چیل و پنجاہ پنجاہ بچان شانہ چون
 باد رنگ و خیار از ہم میگذرا نیند و کشتن گس و شکستن جنس را برابر و بچان

می شمرند و می گفتند که هرگاه از ولایت بجهاد بپردازند و مستان کلمه بر سر
 مادر خواهر هم گفتند بودند که ده کس بهندی نژاد را بر اسے خاطر ما خواهند گشت
 ثواب آن بجا عاید شود. غرض قهر الهی نازل بود و در ویر و سسے ڈیره هر یک سوار
 از سر آدمیان مانند هندوانه انبارها بودند که دیده خرد بدیدن آن شیرگی می نمود
 و مو بر بدن راست می شد. لیکن در مثل شجاع الدوله ما من عاقبت بود
 که هر که از گریختگان در آنجا میرفت از صدمه آسیب سفاکان محفوظ و ایمن میماند
 و ثواب هر یک را فر احوال زاد را بے داده و مردم خود همراه کرده رسانیده
 میداد. روز دیگر ثواب بنا بر صاف کردن جاے رزمگاه و شناخت لاشه
 بهاد و سرداران دیگر با پوجی پنڈت و یکد و سردار مرهٹھه را که مقید بودند با خود
 گرفت سوار شد و یک چقر کلان کنده جبارهاے کلهم را خاک پوش کرد و
 نزاع کفر و اسلام بچام فون نمود بقدر دو هزار مینار خورد و کلان از سر آدمیان
 در شمار آمد و بودند و در هر مینار سر از یک هزار یا پانصد کمتر نمی نمود درین اثنا شخصی آید
 ظاهر کرد که از اینجا تفاوت یک گروه لاشه بے سرافقاده است ثواب و همه با
 بر اسے دیدنش رفتند و هرگاه آنرا از زمین برداشتند نه انه مر و اید یافتند که
 فی دانه قیمت سیصد روپیه داشت. ازین معنی احتمال بر سردار گردید و
 با پوجی پنڈت و مرهٹھه با دیده دیدن پر آب کردند و ظاهر ساختند که این
 همان است که از دست او هزار بار روپیه مراعات یافته ایم. چون نیک
 ملاحظه نمودند دانستند که بهاد و است ازان رو که نشان زخم کتار که نظرفضا
 کارڈی در دکن بر پشت آورده بود تا سخی میگرد علاوه این بهاد و که هر روز
 دوازده صد ڈنڈوت آفتاب میگرد و داغ مساس آن بر هر دوزا بوظا هر بود
 ڈنڈوت در زبان بهندی بجارت است ازان که سرنگون بر زمین خوابیده

سجدہ نمایند جو اسے بلند زور آور زورکشش بعمرسی و پنج سالہ دریافت
 می شد مگر از نبودن سر بالکلیہ رفع ظن نمی گشت تا آنکہ یکے از مقربین نوا
 گفت کہ جو اسے ولایتی از دیر ایستادہ تماشایین است و خود بخود حرف نیز
 شاید کہ از سر این سر سر اسر واقف باشد لواب اورا بحضور طلبیدہ شفصاً
 نمود اگر چه اولاً انکار کرد فاما بعد از رد و بدل و افر و نمودن جمعیت خاطر و نیکہ
 زہنہارا از تو بوجہ من الوجوہ مواخذہ و پیرشش آن در میان نخواہد آمد راست
 گو کہ ترا خوش خواہیم کرد بر زبان آورد کہ در وقت زد و کشت کہ توبت شمشیر
 و خنجر بود این را دیدم کہ دو اسپ بر کوشش کشتہ افتادند مرتبہ سیوم کہ بر
 اسپ دیگر سوار گشت و جملہ کرد خود بزخم گو لے بندوق از زمین بر زمین افتاد
 افتادن همان بود و گر بختن فوج مرہٹہ بہان بالجمہ باز طاقت سواری کہ در
 خود نیافت از معرکہ رو بر تافتہ باستعانت بہالہ آہستہ آہستہ روان شد
 من و چہا پنج سوار دیگر بر سر این رسیدہ آواز دادم کہ کجا میروی بایست
 اگر خود بہادوستی یاد بگیر سرداری مطلع کن کہ ترا ضرر جانے نخواہد رسید
 و سلامت نزد شاہ خواہم برد۔ این شخص سخن مارا ناشنیدہ انگاشتہ
 بجواب نہ پرداخت بلکہ چشم ہم بالالتساخت و قسمی کہ میرفت میرفت
 جو اسے از ما بے پروائی و بے باکی اورا برداشت نکرده بہین کہ شمشیر
 در دست بزودی آمد نامبروہ چستی و چابکی را بکار برده بضر بہالہ از زمین
 در ر بود و در دم بیدم نمود۔ پس مایان از ہر چہا طرف ہجوم آوردہ در میان
 گرفتیم آن شیر بیشہ شجاعت و پردلی بطرفی کہ چون ہزیر گر سنے میزدید
 کہ یزان میر فتم کاشش اگر اسپے در زیر ان میداشت یک کس را از ما
 زندہ نمیزداشت و سلامت میگذاشت من ہم درین عمر بسیار جنگ مردان

دیده ام لیکن لاوری باین مهیت و مهیت بنظر نیامده که هنگام هنریت که جهانست دست از پا
 نشانته گر سنجیده میزد و یکدیگر می افتد حتی که یک مثل صد مرتبه سلاح بسته را سر می زد
 و کسی از او سر بسپار نشود انجین جرات مرا نمی کرده است که نتوان گفت مر جبار برادر و پدرش مهذا
 هرگاه طاقش طاق شد هم جفت خود ساخته بر خاک پلاک خفت سرش معلوم نیست که کدام کس بر دیده
 آخر سر مذکور سحر شاه از پیش برهان شخص بر آمد و همه آتش شدن به یاد و یقین شد بعد از
 شاه لاش لبواس او را که هر یک سخن و بزرگ سرشتاق دیدن تقالیش بود و طلب فرمود
 در چینه که رو بر آورد و پرده از روی برگزینند تمام مردم هند و تنانی و ولایت سلطنت
 صلوات گفتند که جهانست زیبا باین خوبی و مناسب اعضا و نراکت بدن و راحت حسن
 در دیدن نیامده مرده بود و دریافت می شد که زنده است و بنوا بیا استراحت میجواید
 عمرش شانزده هفتده ساله بود و تعریف رنگ سبز آنچه گفته اند از چهره اش بیروزی نمود
 زخم تیر بر او زخم شمشیر بقدر یک انگشت برگردن داشت پارچه اش مطلق
 خون آلود نبود مغلان خوش سیرت به نام سریرت فراموش غلو کردند و متفق اللفظ
 و المعنی شدند که لبواس او پادشاه هندوان بوده چسبش را پراز گاه کرده از مغالته بولایت
 خواهم برد شجاع الدوله سحر شاه عرض کرد که عداوت دشمنی و ابیه با سر شسته زنده
 است قاعده هندوستان اینست که موتی را هر چند مخالف عدو باشد برویه و رسم او
 و تهمین مینمایند و این علاوه بر آن حضرت بولایت تشریف خواهند برد ما را ازین مردم
 همیشه کار است و بصورت بدنامی این معنی که رئیس هندوستانیم بر سر ما تا ابد خواهد ماند ^{و این}
 که التماس من پذیرا شود شاه معروضه را منظور کرده برای سوزانیدن حکم داد و اب ^{و این}
 همان وقت لاش بهاد و لبواس او را حواله راجه مهت بهادر فرموده گفت که بزودی برسم
 معمول و طریق هند آتش دهند و سمیات آن عمل آرند شاه فرمود شنیدم که ابراهیم خان
 کارڈی در مثل شماست باید کلید داشت شجاع الدوله که عذر و انکار کردن نتوانست

گفت تا برانت شوم می طلبم چون کارڈی مذکور بحضور آمد از بناب با او خطاب شد
 که ابراهیم خان کارڈی شریک شجاع و جوانمردی نبود که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد
 که بشیر در امر قصاص و قریب چاره ندارد و خیل مجبور و ناچار است و الا بعد گریخته رفتن سردار
 قریب چهار گنبری بشعاع افروزی شتمل بوده میدان نبرد را نگذاشته و ثبات قدمی
 ساخته اگر حال آنحضرت بقولے که مصرع مستحق کرامت گنه گارانند - در پرت
 و پرورشش ماکوشند و از کمترین بزرگان در ملازمان تصور فرمایند سپاهی و مختی
 ام روزی بکار خواهم آمد و نثار فرقی مبارک تو انم شد و این سخن بود که ابد الیان
 در اینان هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که هزار برادر و اقربای ما را
 کشته است حواله مکنند که قصاص خون آنها بگیرم شجاع الدوله آستین بردست
 پیچیده و بروت راناب از جواب ه شد که پیشتر تو کردی گیرے بود حال رفیق ماست
 هرگز نمکن و مثل نیست که او را بشما بدیم هر چه بادا باد من حاضرم عرض صحبت
 عجیب و غریب اتفاق افتاد نزدیک بود که گرفتار شدت شو و شعله منفیسه
 بهو اکشد شاه و لیجان که میزند و دانشمند و جهان دیده و شخوار لپنر بود در میان
 نواب را بگوشه برد و فهمانید که فرزندم حالا تارفع بلو ابنا بر مصالحت و صلاح وقت
 ابراهیم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چرا مجوز خلش و کاوشن باید شد همینکه
 شورش اینها کم می شود امانت را بطور سلامت نزد شمارسائیده خواهم داد
 خاطر جمعوار و از میاکی و جهالت دست بردار شجاع الدوله طوعاً و کرهاً قبول
 ساخت اگر چه خان معظم بیاس خاطرش کشتن علانیه نپرداخت لیکن چون او را هم
 بالوسهین صحبت بود جراح را اشاره نمود که بی زهر بر زخمهایش بگذارد آن جوان
 شجاع زورمند بعد اوت لفظی مغت ضائع و هلاک شد - آسودگی از فلک
 بستن بخردی است این جنس است که در کارگاه آسمان نیست به چنین احوال

جنگجوی و شرح این ساسانه غریب آنکه شجاع الدوله کاسی راج را براسی سوال
 جواب اکثر امور نزد بر خوردار خان سردار شاه فرستاده بود۔ موقی لعل یو اش
 اورادست گرفته درخیمه برد و سخن در گوش کرد که درستی امور و عذر و بهم منظور است
 یا همین قدر مرگوز او گفت که البته هر چه بگوئید بمقتور و مقهورند از دست پسرانند و چون
 خیمه کلان در تاریکی پال مختصر استاده بود پرده اش برداشت و نظر آورد
 کاسی راج میگوید که دیدیم جنگجوی را چیره بر پانپوری بر سر و جانگه مشرعی گنج
 در پاداشته بواسطه زخمی که در دستش سیده بود از چپای دستار حایل
 در گرزن ساخته نشسته بود همین که چشم چار شد چشم رازیر کرد و گفتم اسے را و جی
 اینقدر حجاب چیست کار تاها کرده اید نام آن تا قیام زمین و زمان قایم و برقرار
 خواهد ماند جواب داد که اراده خود این بود که در مقتل همراه دیگران کشته می افتادم
 لیکن چون بروز ازل در نصیب این فلک زده محروم از زندگی حرف پاسبانگی
 نوشته بودند نوعی رهایی نبود و جائے گریزنداشتیم حالا آنها از من طلب زردارند
 و مبلغ شش لک روپیہ میخواهند هر چند سرانجام آن هنگام رسیدن مکان
 چندان مشکل و محال نیست اما کو درینجا و اینها کسے می گزارند مگر نه ابصاحب که
 فیما بین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است بر حال این سبکس غریب
 ستم رسیده ترحم فرمایند و در اسیری دستگیری نمایند بقولے که الانسان
 عبد الاحسان تا دم داپسین مرهون و منت تدبیر خواهم بود و در تلافی آن منت
 خواهم نمود۔ کاسی راج به تشکی پرداخت و گفت که حالارفته نو ابصاحب را ازین
 مقدمه مشر و حاطللع میدهم و میدانم که او شان کار سازی را از خود دست
 مقصر نخواهند ماند و توجه در بیع نداشتی سعی قرار واقعی خواهند کرد یقین بود
 که برد و لک روپیہ معامله فیصل شود۔ قفار النواب معزالیہ و تحب الدوله

بیک مندرشہ تماشائے رقص میدیدند مشاثرالیہ اسچہ گفتنی بود گذارش ساخت
 و مقدمہ جنگجوی را پاس مخالفت صحبت بروقت دیگر انداخت نجیب الدولہ بکہ
 دانائے بود تبسم کرده گفت کہ از بشیرہ کاسی راج دریافت می شود کہ چیزے دیگر عرض
 کرد نیست و سخنور من گفتن نمیتواند شجاع الدولہ ظاہر کرد کہ منچہ سخن و کدام حرف است
 فضل الہی فیما بین ما و شما هیچ وجہ جدائی و پوشیدگی نیست و پردہ حجاب مفارقت
 در میان نہ پس نجیب خان اورا پیش طلبیدہ بمبالغہ و ابرام تمام گفت کہ سرے داری
 بگو و الا قسم بخور و دست بر پائے آقائے خود بگذارنا میردہ لا علاج شدہ گرہ از راز
 نہفتہ کشاد و حقیقت جنگجوی را مفصل در معرض اظہار نہادہ خان موصوف گفت
 نو ابصاحب صورت انیت اینمنے خیلے بہتر و مناسب می نماید کہ اینقسم سردار عمدہ
 رہن آسان ساختن و بدستگیری افتادہ پردہ ختن کار جوان مردان است
 مقصر نیاید ماند و من ہم حاضر م و بقدر مقدور در شریک شدن و سرانجام ر
 نمودن را بر خود لازم دانستہ ام یاران یاد و اید و یقین بندارید کہ دنیا جابے
 گذران و یادگار است و بجز سلوک نیکوی ہیچ چیز ماندار نہ وقت میرود و سخن
 بہر حال تا دیر نہ کور اینچنین سخنان در میان ماند ہر گاہ مجلس برخواست شجاع الدولہ
 کہ رخصت شدہ بڈیرہ خود آمد تجویز کرد کہ جنگجوی را بہر قسم کہ دست دہد از پنج
 عتاب عقاب باید بہر آورد و نجیب الدولہ کہ اذ دل منافق و از زبان موافق بود
 عداوت قلبی از خاندان سندھیہ داشت صبح پیش از ہمہ ہا سوار شدہ حضور شاہ
 رفت و میان ماجرا کرد شاہ چین بچین شدہ بہ ہر خردار خان فرمود کہ جنگجو در
 قید تو ہست التماس نمود کہ شاہانے نے اینعرض محض خلاف و خلاف محض است
 پس از ان نسچیان را مامور ساخت کہ بروید و جہاڑہ لشکرش بگیرند خانہ کور
 را انجام کار ترسیدہ پیشتر از رفتن آن دیوسیرتان یساؤل خود را مخفی اشار

برو که بزودی رفت رفیع این دغدغه سازد و جلاد نشان بنفک بر سر آن مظلوم
سر ایاغوم رسیده تیغ رانند و بیک ضرب کارش تمام کردند و بهما بنجادفن ساختند

۵

انسان بحر لیت بیکران عالم وین عمر گران مایه دزو کشتی غنیم
ناگاه رسد نهنگ دریای اجل غرقش کند و برد گیر ذات عدم
گویند مغان در لشکر شجاع الدوله رفته خلق خدا را ازیت میدادند و هر روز تعداد
نازه میکردند این معنی بعرض شاه رسید فرمود که شجاع الدوله فرزندان است هر کس که
به نسبت او مرتکب بے ادبی خواهد شد سزای لائق خواهد یافت چنانچه دو سه
معل را بنا بر چشم نمای و غیرت و دفع گزند تیر در مینی انداخته و بر خر سوار سا
تمام لشکر گردانیدند و منادی کرد که بار دیگر هر کس که زیادتی خواهد نمود لیسز خواه
سید تا آنکه ازین تعهد و تاکید شوخی این فریق یک گونه بر طرف گشت قطعه
تاریخ این سانحه عظیم از طبع مزاد میر آزاد مغفور در خزانه عامیره مندرج است اینجای
نظریه بتیمیم کلام و یاد بود سنه تاریخ بقلم حمی آید -

قطع

بهاد و با فوج خود تلف شد از دست مجاهدان قتال
تاریخ شکست فوج کفار - فرمود خرد غنیمت پامال
چون این خبر در کن نزد بالاجی را اور رسید دایره نشین عثم گردید و پس
از پنج ماه و سیزده روز نوزدهم ذی قعدة ۱۰۸۰ هـ راه بادیه فنا گرفتند با پسرو
برادر پسر است - تتمه احوال مرسته یعنی نشست مادهورا و پسر بالاجی را و ندگور
و بعد از آن نراین را و برادر خود مادهورا و و سپس سوای مادهورا
پس از آن باجه را و پسر گھناتھ را و برادر بالاجی مذکور تا حالت
میگذرد از ابتدای سنه یک هزار و یکصد و هفتاد و هجری که صبح آ

نیکوکاران عالی آصفیاه ثانی است در دفتر دوم ما ^{در} آصفی و تکمیل آن مرقوم است
 زیرا که این کار نامحاجات تفصیلی دفتر جدا گانه دارد و این مختصر متحمل آن نیست
 الحمد للہ این چند اوراق و قالیع کہ بہ بساط العناکم نامزد است بتاریخ ^{اول} ذی
 شہر جمادی الآخرہ سنہ یکہزار و دو صد و چہار دہ ہجری و شنبہ مطابق
 ہجری ۱۱۰۸ نومبر ماہ انگریزی سنہ یکہزار و ہفت صد و نو و دو و عیسوی موافق ہفتیم ^{الآخر} تشرین
 ماہ رومی سنہ دو ہزار و یکصد و یازدہ اسکندری ملاحق یا ز دہم خورداد ماہ تثنی
 سنہ یکہزار و یکصد و شصت و نہ یزدجردی از خانہ سریع السیر ^{اللہ} شفیق عفا
 ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ حسن انجام کہ نیت اتمام گرفتہ تر صد کہ مطالعہ کنندگان
 این اساطیر را تم مسطور را بدعا سے خیر یاد آرند و جرم اختلاف روایت برنال
 نگذارند باللہ التوفیق۔ **قطع**

ہزار و دو صد و دہ چار ہجری شفیق من نوشت این ماجرا سے
 کہ تا صاحبہ لے روزی بر حمت کند در حق این مسکین و علیہ



